اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتها

هزاران هزار شکر بدرگاه کارساز که درین ایام میمنت فرجام

در سنه ۱۲۸۰ هجری ماه جمادی الثانی مطابق سنه ۱۸۶۳ عیسوی

این رساله فیض عجاله عذیب المنابع کثیر المنافع مسمی

میزان حروف الهجا فی مشابهة الضاد و الظاء

حسب فرمایش جناب مستطاب معلی القاب فخر الدوله

نواب مرزا علاؤ الدین احمد خان صاحب بهادر رئیس لوهارو

از تصنیفات جامع کمالات اقل مع بد عا مولوی محمد امام الدین شرح الصدره بنور الیقین

در مطبع بدر الدجی دهلی باهتمام خواجه قمر الدین خان طبع شد

60140

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ
والذین بذلوا جہدہم فی سبیل اللہ **اما بعد** پس کہتا ہے محقق محمدی اعنی عقلی الاصل نقلی الفرع ای سنی الفرع
المعتصم بحبل اللہ المتین محمد امام الدین بعون اللہ رب العالمین کہ جب اس عاجز نے بعد نوشت وخواند کے
امر دین میں غور کی تو اوس میں مخلوق کو متنازع وکل حزب بما لدیہم فرحون پایا پس نظر تامل دیکھا تو سب کو
آلودہ بلوث شرک پایا مگر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء
قلیلا ما تذکرون اول سے تا آخر توحید سے مملو اور شرک سے مبرا پایا پھر احوال مقران رسالت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم میں نظر کی تو بموجب خبر خیر البشر لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل
حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین
فرقۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ

Marfat.com

ما انا علیه واصحابی کی مثل بنی اسرائیل اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله حدیث
اتبعوهم فی تحلیل ما حرم وتحریم ما احل افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کی اونکو بھی
متفرق بفرق شتی امامیه ومعتزله وحروریه وحنفیه وشافعیه وغیرها کل حزب بما لدیهم فرحون مصداق
ان الذین فرقوا دینهم وکانوا شیعا لست منهم فی شیء کا بطوریکه خلاف اپنی امام اور مذہب کی عمل
کتاب اور سنت کو حرام اور ضلالت اور سبب خروج کا ملت حقہ سی زعم کرتی ہین یا یہانتک کہ
حروف قران شریف مین بلکہ سورہ فاتحہ مین خصوصًا ضاد معجمہ مین کوئی اوسکو ظا معجمہ زعم کرتا ہے
اور کوئی طا مہملہ اور کوئی بجای اوسکی ذال معجمہ پڑہتا ہی اور کوئی دال مہملہ جیسی کہ بہت سی اہل
عرب وہند وغیرہ پس غور کی تو وسیلہ نجات کا اوس غار تفرق اور سبل شتی سی بموجب ہذا صراطی
مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذلکم وصاکم بہ لعلکم تتقون کی ہر امر تمسک بحبل الله
المتین اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونه اولیاء قلیلا ما تذکرون کتاب سنت کی یا جیسا کہ
تامل کیا مسئلہ ضاد مین تو وہ اسکو متشابہ وقریب ظا معجمہ کی پایا جیسا کہ صاد مہملہ کو متشابہ وقریب
سین مہملہ کی یعنی جو مقاربت ومشابہت ضاد معجمہ کو ساتہہ ظا معجمہ کی ہی وہ ساتہہ کسی حرف کی
نہین ہی کیونکہ علت مشابہت کی اشیا مین اشتراک فی الکیف ہی جیسا کہ اوس سبحانہ تعالی نی
ثمرات دنیا اور ثمرات آخرت کو بسبب مشترک ہونی اونکی صورت وغیرہ مین متشابہا فرمایا
جیسا کہ سورہ بقرہ مین واتوا بہ متشابہا واقع ہی اور ضاد اور ظا معجمتین سوا استطالت جمیع کیفیات
ذاتی مین جہر قرب مخرج ہر دو حرف مین مشترک ہین پس ضاد اور ظا مین مشابہت بدلالۃ النص ہی
کیونکہ دلالۃ النص حکم منصوص علیہ کی علت ہوتی لغت کی رو سی نہ اجتہاد و استنباط کی رو سی اور آیت مذکورہ

مین علت تشابہ نہین ہوتی قرات دنیا اور آخرت مین اشتراک فی الکیف ہی اور اشتراک
فی الکیف ضاد اور ظا معجمتین مین بوجہ اکمل ہی اور دلالۃ النص قطعی ہوتی ہی مثل عبارت و اشارت
کی غیر محتمل تخصیص لیس کہ مشابہت ضاد و ظا و ذال معجمات کا منکر قطعی کا ہی اور انکار قطعی کا جفا
کفر ہی اور جو کہ ضاد و ظا مین بسبب بادی قرب مخرج و اشتراک صفات بغیر تعداد کی فصل و تمیز مشکل
ہی بغیر مشقت کی ممکن نہین حتی کہ قبل تصنیف کتب قرات کی اکثر مردمان خصوصاً اہل عجم انمین فرق
نہین جانتی تھی جمیع کلام مین ظا ہی کو استعمال کرتی تھی اور قانون الٰہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا
و ما جعل علیکم فی الدین من حرج ہی تو اوس سبحانہ تعالی نی واسطی دفع حرج مشقت مذکورہ کی اشارہ
کیا بنزول دو قرات مختلف اللفظ والمعنی قبیل اسماء و ما ہو علی الغیب بظنین بالظاء من الظنۃ یعنی
التہمۃ و بضنین بالضاد من الضن یعنی البخل کی بجواز تلاوت ایک کی مقام دوسری پر نماز وغیرہ مین
خصوصاً واسطی اہل عجم کی جیسا کہ فتوی ہی اسپر فقہا و قرا و مفسرین کا اور جو کہ مسمی ہر حرف کا اوسکی
اسم کی اول مین ہوتا ہی اسی واسطی اصل ہمزہ کی امزہ کہتی ہین تو اوسکا نام ہی ضاد قریب
و مشابہ لفظ ظاد کی ہی عین ظاد اور نہ دواد بوزن خواب بتفخیم دال جیسا کہ بہت سے اہل
زمانہ بولتی ہین اور بجای ضاد رخوہ ساکنہ منفوخہ کی حرف شدیدہ مقلقلہ غیر منفوخہ مثل دال
مہملہ کی پڑھتی ہین وہ بدعت قبیحہ رافع سنت بل فرض مفسد صلوۃ ہی عند الکل جیسا کہ اس امر
مین ہمارا مناظرہ حنفیہ سی ہو چکا ہی اور ہم اوسکی تفصیل بقدر دس بارہ جز کی مین بارہ سو بیاسی
ہجری مین لکھ چکی ہین اب سن بارہ سو چھیانوے ہجری مین واسطے سیر و مطالعہ جناب معلی القاب کے
رتبہ منبع فضل نواب ابن نواب مرزا علاء الدین خان صاحب والی لوہارو ادام اللہ تعالی ولایتہم

اوسکا اختصار مشتمل بر رسالہ و فتوی مولوی عبد الرحمان صاحب پانی پتی کی کیا جاتا ہی اور جو کہ
یہہ کتاب مشتمل ہی مشابہت ضاد وظا پر تو اسکا نام میزان حروف المعانی فی مشابہۃ الضاد والظاء
وصیانۃ المصدقین من وسواس المنکرین رکھا اور تفصیل مشابہت و مقاربت ضاد وظا کے
درحالیکہ وہ مشتمل ہی تفصیل مناظرہ مذکورہ پر اسطرح ہی کہ ایک میاں یوسف بن مظفر علیخان صاحب مغفور
شاہجہان آبادی دوسرا میاں محمد شاہ صاحب پنجابی نی خدمت مولانا و بالفضل اولانا سید محمد
نذیر حسین صاحب دام اللہ تعالی فیضانہم مین آکی علم دینی پڑہنا شروع کیا اوس عرصہ مین ہم
لوگون سی بہی گاہی گاہی مذاکرہ اتباع سنت نبویہ اور تقلید حنفیہ وغیرہ مین ہونی لگا حتی کہ میاں
یوسف صاحب حنفیت کو چہوڑکر سنی الفروع ہو گئی اور قید حنفیت اور شافعیت کو بدعت سیئہ
کہنی لگی اور میاں محمد شاہ صاحب پہلی سی بہی بڑہکر حنفی متعصب ہوئی اوسی عرصہ مین مذکورہ مسئلہ
ضاد مین ہوا مین کہا یہہ تمہارا ضاد کو دواد پڑہنا ہی ابتلا ہی مثل ابتلا التقلید حنفی شافعی وغیرہ کی
اونہون نی کہا یہہ ہمارا پڑہنا موافق اہل حرمین شریفین کی بلکہ تمام خلقت عرب اور عجم کی ہی اور
تمہارا ضاد کو قریب و مشابہ ظا کی کہنا اور پڑہنا سبکی خلاف ہی پس یہہ غلط ہی مین کہا اہل حرمین
شریفین اور تم لوگ جو ضاد کو مثل دال مہملہ کی پڑہتی ہو سب مقلدین ہو نہ محققین اور تقلید کار
عوام کالانعام کا ہی نہ محققین علما کا اور قول اور فعل عوام کا مخالف کتب کی حجت نہین اس
امر کو کسی کتاب معتبر ہی ثابت کرو پہر مین اس مقدمہ مین استفتا کیا تو مولانا سید نذیر حسین
صاحب نی ضاد کو قریب و مشابہ ظا کی لکہا اور مفتی صدر الدین صاحب اور مولوی نعمت اللہ
صاحب اور مولوی کریم اللہ صاحب وغیرہ ہم سب حنفیون نی اوسکو تسلیم کیا اور اوسپر اپنی مہر کی

Marfat.com

نی اور میان یوسف صاحب و محمد شاہ وغیرہ مخل ہوئی دریی اوسکی رد اور تلاشی
این سند کی ہوئی بعد ایک عرصہ کی مولوی عالم علی صاحب حنفی وارد مرادآباد نی ایک
فتوی لکھا اوسکی عبارت یہہ ہی در کتاب قرات مفتاح الرحمن نوشتہ کہ اگر در ضاد صفت
اطباق ادا نسازند دال مہملہ پیدا میشود وازجنس خود خارج میشود وعبارتہ ہذا لولا الاطباق
فیہا لصارت الصاد سینا والظاء ذالا والضاد دالا ولخرجت من جنسہا انتہی پس ازین معلوم شد
کہ ضاد را بصفت اطباق ادا نمایند تا از دال مہملہ فرق شود ورنہ این غلطی ست ونیز معلوم
گردید کہ فرق میان ضاد و دال مہملہ بصفت اطباق ست چنانچہ قراء اکثر دیار وامصار و
حرمین شریفین برین عمل وارند انتہی کلامہ پس یہہ اونکو ثری سند ہاتہہ لگی پہر تو میان یوسف
صاحب بسبب ورغلانی محمد شاہ صاحب کی مولانا صاحب سی کیا بلکہ مذہب سنی الفروع
سی برگشتہ ہوکی ہمراہ محمد شاہ صاحب کی مولوی قطب الدین صاحب و ضیاء الدین و کریم الع
صاحب و سدید الدین صاحب وغیرہ حنفیہ سی جا ملی اور پہر کر حنفی الفروع ہوئی اور کہا کہ
تمنی غیر مقلدونکی ضاد مین موافقت کیون کی اور میان یوسف کی پہر کی حنفی ہو لینی سے
وہ لوگ بہت خوش ہوئی اور اس امر مین مولانا صاحب کی مخالف سخت ہوئی اور رد
مقاربت و مشابہت ضاد و ظاء معجمتین مین ایک رسالہ مسمی بہ **تحقیق المحققین** لکہا اور اوس
رسالہ کی خطبہ مین میان یوسف سی حنفی الفروع لکہوا لیا پہر اون سب صاحبون نے
اوس پر اپنی مہر کی اور خدمت مولانا صاحب مین بہیجا مولانا موصوف نی اوسپر اپنی مہر
سنین کی اور سبب لکہنی معیار الحق رد تنویر الحق مولفہ محمد شاہ و قطب الدین کی اوسکی مناظرہ

Marfat.com

کو مجھ اپنی ادنی شاگردی انی پہ موقوف رکھا اوس عرصہ مین یہ عاجز بہی خدمت مولانا محبوب
مین حاضر ہوا ایس ملاقات ہوتی ہی فرمایا کہ سوا ہماری یہان سب امر ضاد مین میان یوسف
کی ہمراہ ہو گئی ہمنی اس امر مین مناظرہ تم پہ رکھا ہی اس عاجز نی عرض کی کہ اس زمانہ مین عام
مناظرہ کا لیتی ہین اور مجادلہ اور مکابرہ کرتی ہین اوس سی کچھ فائدہ نہین آخر اس عاجز
کو مکان یوسف صاحب پہ لیگئی اونہون نی اول تو اس عاجز کو محرف قران وغیرہ کہا پہر
اپنی دعوی دواد بوزن خواب تفخیم دال اول کی اثبات پر تعامل قرا اکثر دیار واہل حجاز
کو دلیل اجماع امت زعم کر کی پیش کیا اس عاجز نی بعون اللہ تعالی اوس کا جواب شافی دیا
چنانچہ اوسکی تفصیل بذیل تفصیل مناظرہ یوم ثالث مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی پہر کچھ
نہین آیا تو کہا کہ مفتی صدرالدین صاحب کی پاس چلو چنانچہ سویم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲
مین مکان مفتی صاحب پر کچھ گفتگو ہوئی پہر اسیطرح چہارم ماہ مذکور مین چنانچہ اسکی تفصیل بہی
دمین ہوگی انشاء اللہ تعالی پہر پنجم ماہ مذکور مین تو میان یوسف و محمد شاہ نی
اپنی سب موافقین علماء طلبہ حنفیہ سدید الدین بن رشید الدین و کریم اللہ و ضیاء الدین
وغیرہم کو مکان مفتی صاحب پر جمع کیا اور ایک مجمع ہوا اور اس عاجز نی جناب من یجیب المضطر
اذا دعاہ مین بصمیم قلب اعانت حق اور اہل حق کی طلب کی کہ اونکو کسی نی کہا کہ تمہارا دعوی کیا
ہی اونہون نی کہا ہمارا دعوی عدم مشابہت و مقاربت ضاد کی ساتہہ ظا کی ہی
یعنی ضاد کو مشابہ ظا کی نہین پڑہنا چاہیے کیونکہ جو ضاد مشابہ ظا کی ہی وہ ضاد ضعیفہ
مستہجنہ ہی اور اوس رسالہ مین ڈکمہ کی عبارتین پڑہنی لگی اور کہا کہ کافی الرضی قولہ الضاد

Marfat.com

الضعيفة قال السيرافي انها في لغة قوم ليس في لغتهم ضاد فاذا احتاجوا الى التكلم بها في العربية اعتاصت عليهم فربما اخرجوها ظاء لاخراجهم اياها من طرف اللسان واطراف الثنايا وربما تكلفوا اخراجها من مخرج الضاد فلم يتات لهم فخرجت بين الضاد والظاء انتهى كلامه اور لکھا چاربردی مین والضاد الضعيفة اى التى لم تقو قوة الضاد المخرجة من مخرجها ولم تضعف ضعف الظاء المخرجة من مخرجها فكانها بينهما انتهى كلامه اور لکھا نظامیہ مین اى التى مخرجها بين الضاد والظاء انتهى كلامه وكلامهم

جواب اول تو تم مدعی مقاربت اور مشابہت ضاد معجمہ کی ساتھہ دال مہملہ کی ہو یعنی تم تو مدعی صحت اوس دواد کی ہو کہ جسکو تم اور اکثر دیار ہند و اہل حجاز وغیرہ پڑہتی ہین اور مقاربت و مشابہت ضاد اور ظاکی تو تم منکر ہو نہ مدعی اور لکھا رشیدیہ وغیرہ مین المدعى من نصب نفسه لاثبات الحكم بالدليل او التنبيه والسائل من تكلم على ما تكلم به الخصم والدعوى ما يشتمل على الحكم المقصود اثباته انتهى كلامه اور عدم مشابہت ضاد کی ظاسی مستلزم مشابہت ضاد کو ساتھہ دال مہملہ کی نہین ہی دوسری تمہاری دلیل کا کبری غلط ہی یعنی کلیت کبری یعنی یہہ قول تمہارا کہ جو ضاد مشابہ ظاکی ہی وہ ضاد ضعیفہ مستہجنہ ہی صحیح نہین کیونکہ مشابہت اور ضعف مین عموم خصوص من وجہ ہی ایک دوسری کو لازم نہین تیسری عبارات رضی وغیرہ جو تمنی نقل کی ہین تمہاری دعوی کی موافق نہین کیونکہ عبارات مذکورہ مین کوئی لفظ ایسا نہین کہ اوسکا معنی یہہ ہو کہ جو ضاد مشابہ ظاکی ہی وہ ہر واحد ضاد ضعیفہ مستہجنہ ہی اور دلیل مرکب ہوتی ہی قضیتین سی واسطی تادی کی طرف مجہول نظری کی جیسا کہ اوسی رشیدیہ وغیرہ مین ہی الدليل هو المركب من قضيتين للتادى الى مجهول نظرى انتهى پس ظاہر ہوا کہ تم مناظرہ نہین کرتی بیہ ملا کہ

Marfat.com

الزام دیتی ہو یعنی مجادلہ کرتی ہو جیسا سی تہیدیہ وغیرہ مین ہی المناظرۃ توجہ المتخاصمین
فی النسبۃ مین الشیئین اظہار اللصواب و المجاہی لمنازعۃ لالزام الخصم وللسلامۃ عن الذمۃ
لالاظہار الصواب انتہی کلامہ جو تہی عبارات سطرہ منقولہ تمہاری ہماری دعوی کے
مطابق ہی یعنی عبارات رضی وغیرہ اقتضا کرتی اثبات دعوی ہماری کی کہ ضاد صحیحہ قریب
ومشابہ ضاد ضعیفہ کی ہی اور ہر ضاد ضعیفہ قریب مشابہ ظا معجمہ کی ہی پس ضاد صحیحہ قریب
ومشابہ ظا معجمہ کی ہی یعنی عبارات مذکورہ رضی جاربردی وغیرہ سے ثابت ہوا کہ
ضاد ضعیفہ ایک حرف ہی وسط ضاد صحیحہ اور ظا معجمہ مین اوسکو ساتہہ ضاد اور ظا کی نسبت
مساوی ہی کیونکہ مین بغیر تساوی نسبت طرفین متصور نہین ضاد صحیحہ اور ضاد ضعیفہ اپنی
شکلین متحد النوع یعنی متفق الحقیقۃ ہین یعنی یہہ دونون فرد ہین ضاد کی جیسیکہ زید او بکر
متحد النوع متفقۃ الحقیقۃ دونون فرد ہین انسان کی اور حقیقت ضعیفہ کو مقاربت ومشابہت
ظا معجمہ کے لازم ہی اجماعا یعنی تمہاری نزدیک بہی ضاد ضعیفہ کو ساتہہ ظا کی مشابہت
ومقاربت ذاتی ہی اور لکہا مفصل مین والضاد الضعیفۃ وہی التی تقرب من الذال انتہی
اور شرح اصول اکبری مین ضاد ضعیفۃ ای کالظاء فیجعلون مبینا بین الظاء انتہی اور جامع الحروف مین
والضاد الضعیفۃ ای کالظاء انتہی حتی کہ تم تو اوسکو عین ظا زعم کرتی ہو پس ہونا اوسکا بین بین
اقتضا کرتا ہی اوسکی مقاربت اور مشابہت کو ساتہہ ضاد صحیحہ کی اوس مرتبہ کہ جس مرتبہ مشابہہ
ظا معجمہ کے ہی اور جو کہو کہ نہین ہی تو ضاد ضعیفہ بین بین ہی نہین ہوگا والتالی باطل فکذا المقدم بلکہ ضاد ضعیفہ مثل ضاد
صحیحہ کی ہی جیسیکہ صاد کا سین مثل صاد مہملہ اصلیہ کے اور ظا کا ثا مثل طا مہملہ اصلیہ کے

Marfat.com

کی اور ہمزہ میں بین بین مثل ہمزہ اصلیہ کی اور رائے مفخمہ مرققہ کی اور رائے مرققہ مثل رائے مفخمہ کی
ہی کیونکہ ضاد ضعیفہ متفرع ہی ضاد صحیحہ سی جیسا کہ صاد کا اشمام متفرع ہی صاد اصلیہ سی اور
طا کا لتا وغیرہ متفرع ہی طا مہملہ اصلیہ وغیرہ سی اور ہر متفرع اپنی اصل ہی کی مخرج سی اوسی کی
صورت نوعیہ پر اوس کا مثل اور ہمشکل ہوتا ہی یعنی ہو بہو وہی ہوتا ہی لیکن بسبب تغیر
اعتماد کی اوسکی جنس اور جوہر ذاتی پر تغیر یعنی کہو کہراپن ہوجاتا ہی جیسا کہ لکہا جابر بردی
نی و مخرج المتفرع واضح مما تقدم فی الحروف الاصول وانما جعلناہا اصولا لاخلاصہا علی
تلوینہ مخارجہا وتمیزہا حروف اخا متفرعۃ وانما کانت ہی متفرعۃ لانہا ہی تلک لکن ازلن عن مقتضیاتہا
فتغیرت جوہرہا انتہی کلامہ ضاد ضعیفہ بہی مثل ضاد صحیحہ کی ہی اور بسبب ضعف کی کوئی شیئی یعنی
صورت نوعیہ سی نہیں نکلا اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ جس مرتبہ مقاربت اور مشابہت ظاء
معجمہ کی ساتہہ ضاد ضعیفہ کی ہی اوسی مرتبہ مقاربت اور مشابہت ضاد صحیحہ کی بہی ساتہہ
ضاد ضعیفہ کی ہی بطریق اولی کہ نفس الامر میں مشکلین ہین والا یلزم المحذور السابق فثبت کل
الضاد الصحیحۃ مشابہۃ الضاد الضعیفۃ وکل الضاد الضعیفۃ مشابہۃ الظاء المعجمۃ فکل الضاد الصحیحۃ
مشابہۃ الظاء المعجمۃ قطعاً ویقیناً یعنی ہر ضاد صحیحہ مشابہہ ضاد ضعیفہ کی ہی اور ہر ضاد ضعیفہ مشابہ
ظاء معجمہ کی ہی پس ثابت ہوا کہ ہر ضاد صحیحہ مشابہہ ظاء معجمہ کی ہی قطعاً ویقیناً حاصل یہہ کہ ضاد ضعیفہ
مشتبہ ضاد صحیحہ ہی یعنی ہمہ اوسکی جمیع صفات جہر ورخاوت وسکون ونفخہ وصمت واستعلا واطباق
وتفخیم واستطالت کی نکلتا ہی بغیر آمیزش مخرج ظاء معجمہ وغیرہ کی مگر بسبب ضعف اعتماد کی اوسکی
استطالت حقیقی میں طرف اول سی بقدر ایک ثلث کی کمی ہوجاتی ہی اصلی اوسکی استطالت

Marfat.com

ناقص اور کم ہوتی ہی استطالت ضاد صحیحہ سی کیونکہ حرف مساوی مقدار اپنی مخرج کی نکلتا ہی پس ضاد ضعیفہ بمنزلہ اوس ولدکی ہی جو بسبب ضعف رحم وغیرہ کی دس روز کم نو مہینہ کا ضعیف الجسم پیدا ہوا اور ضاد صحیحہ بمنزلہ اوس ولدکی ہی جو اوسی بطن سی بسبب کمال قوت رحم کی بعد تمام ہونی نو ماہ کی قوی الجسم پیدا ہو جیسکہ آٹھہ صفات مذکورہ سی کہ بمنزلہ آٹھہ ماہ کی ہین ضاد ضعیفہ مین بکمالہا موجود ہین اور صفت استطالت کہ بمنزلہ نوین ماہ کی ہی وہ ضاد ضعیفہ مین ناقص ہی اور ضاد صحیحہ مین کامل پس جیسکہ بسبب ضعف جسم وغیرہ کی اوس مولود یونی نو ماہ کی انسانیت مین کچھہ نقصان نہین اسیطرح ضاد ضعیفہ کی ضادیت مین بھی بسبب ضعف اعتماد کی کچھہ نقصان نہین پس ضاد صحیحہ اور ضاد ضعیفہ نفس الامر مین متحد المخرج والصفات یعنی مثلین مین مگر چونکہ نکلنی ضاد ضعیفہ مین ثلث مخرج چھٹ جاتا ہی تو قوت اور جسامت مین وہ مثل ضاد صحیحہ کی نہین ہی اور ضعیف ہی کیونکہ مخرج ضاد صحیحہ کا حافہ زبان پر مقدار تین طواحن ایک ضاحکہ ایک ناب ایک ثنایا علیہ یعنی چھہ دانت کی ہی اور مخرج ضاد ضعیفہ کا حافہ مذکور پر مقدار ایک ضاحکہ ایک ناب ایک رباعیہ یعنی چار دانت کی اور مخرج کسی حرف کا مقدار دو دانت سی کم نہین تو گویا وہ مقدار اکہ مخرج ضاد صحیحہ اور ضاد ضعیفہ مین بعد مقدار دو دو دانت کی ہی سبب استطالت کا ہی بہ نسبت مخرج ظا معجمہ وغیرہ کی پس اسیطرح وہ مقدار دو دانت کہ مخرج ضاد صحیحہ مین بعد مقدار چار دانت کی ہی سبب استطالت کا ہی بہ نسبت مخرج ضاد ضعیفہ کی لیس مخرج ضعیفہ کا اگرچہ قصیر ہی بہ نسبت مخرج ضاد صحیحہ کی مگر مستطیل ہی بہ نسبت مخرج ظا معجمہ وغیرہ کی اور ہر حرف مساوی مقدار اپنی مخرج کی ہوتا ہی گر یدہ تو ضاد صحیحہ ہی بہ نسبت

Marfat.com

ضاد ضعیفہ وغیرہ کی حرف مستطیل ہی جیساکہ ضاد ضعیفہ بہ نسبت ظاء معجمہ کی حرف مستطیل ہے
اور ظاء معجمہ بہ نسبت ضاد ضعیفہ کی حرف قصیری جیساکہ ضاد ضعیفہ بہ نسبت ضاد صحیحہ کی حرف قصیر ہے
اور صفت استطالت سبع مفردہ سی ہی اور کل صفات مفردہ قوی ہیں مگر لین جیساکہ لکھا ملا علی قاری نے
نی شرح جزریہ مین اعلم ان خمسا من الصفات العشرۃ المتقابلۃ قویۃ وخمسا منہا ضعیفۃ فالقویۃ
الجہر والشدۃ والاستعلاء والاطباق والاصمات والضعیفۃ الخمس المتقابلۃ وہی الہمس والرخاوۃ
والاستفال والانفتاح والزلق واما السبع المفردۃ فکلہا قویۃ الا اللین ثم کل حرف من التسعۃ والعشرین
لابد ان تتصف بخمس من الصفات العشر فما جمع جمیع الصفات القویۃ کالطاء المہملۃ فہو اقوی الحروف
وما جمع جمیع الصفات الضعیفۃ فہو اضعفہا کالہاء والفاء وما جمع فیہ الامران فہو متوسط فیہما فضعفہ
وقوتہ بحسب ما تضمنہ منہا انتہی کلامہ پس ضاد صحیحہ بسبب استطالت تامہ کی بہ نسبت ضاد متفرع کے
حرف قوی ہی جیساکہ بہ نسبت ظاء معجمہ کی اور ظاء معجمہ بسبب عدم استطالت کی بہ نسبت ضاد صحیحہ
اور ضاد متفرع کی حرف ضعیف ہی اور ضاد متفرعہ بسبب استطالت کی بہ نسبت ظاء معجمہ کے حرف
قوی ہی اور بسبب عدم استطالت تامہ کی بہ نسبت ضاد صحیحہ کی حرف ضعیف یعنی ضاد ضعیفہ
جیساکہ قوت مین مثل ضاد صحیحہ کے نہین ہی ویسا ہی ضعف مین ہی مثل ظاء معجمہ کے
جو اپنی مخرج سی نکلے ہی نہین ہی گویا بین بین ہی مثل اپنی مخرج کی یعنی ضاد صحیحہ اور ضاد
ضعیفہ اگرچہ بنفس الامر مین متحد المخرج ہین مگر مخرج ضاد ضعیفہ سے مخرج ضاد صحیحہ کا مقدار
دو دانت کے زاید ہے طرف اقصی حافہ کے گویا وہ جدا مخرج ہے مخرج
ضاد ضعیفہ سے جیساکہ مخرج ظاء معجمہ کا مقدار دو دانت کی بنفس الامر مین جدا ہے مخرج ضاد

Marfat.com

ضعیفہ سی اب دیکہو جیساکہ قرب مخرج ضاد ضعیفہ کو ساتہہ مخرج ظا معجمہ کی ہی ویساہی قرب ساتہہ
اوس مقدار مذکور مخرج ضاد صحیحہ کی ہی بلکہ اوس سے زیادہ کہ دونوں ضادونکا مخرج بمقدار رباعی
دانت کی متحد اور مشترک ہی اور جیساکہ مخرج ضاد ضعیفہ کا مقدار دو دانت کی مخرج ظا معجمہ سے
بڑاہی ویساہی مقدار دو دانت کی اوس مخرج مذکور ضاد صحیحہ سی بڑاہی حاصل یہہ کہ جو نسبت
مقاربت اور مشابہت سی مخرج ضاد ضعیفہ کو ساتہہ مخرج ظا معجمہ کی ہی وہ نسبت اوسکو ساتہہ
اوس مخرج ضاد صحیحہ کی بطریق اولی ہی مع اتصال منتہی مخرج حقیقی ضاد صحیحہ کی متصل مخرج ضاد ضعیفہ
کی ساتہہ مخرج ظا معجمہ کی اور جو نسبت مخرج ظا معجمہ کو ساتہہ مخرج ضاد ضعیفہ کی ہی وہ نسبت اوس
مخرج ضاد صحیحہ کو ساتہہ مخرج ضاد ضعیفہ کی بوجہ احسن ہی اور جو کہ ہر حرف مساوی بمقدار اپنے
مخرج کی ہوتا ہی مگر مدہ تو متحقق ہوا کہ جو نسبت قرب و مشابہت سی ضاد ضعیفہ کو ساتہہ
ظا معجمہ کی ہی وہ نسبت اوس ضاد ضعیفہ کو ساتہہ ضاد صحیحہ کی بوجہ احسن ہی اور جو نسبت ظا
معجمہ کو ساتہہ ضاد ضعیفہ کی ہی وہ نسبت ضاد صحیحہ کو ساتہہ اوس ضاد ضعیفہ کی بوجہ اکمل ہے
پس متحقق ہوا کہ ضاد صحیحہ قریب و مشابہ ضاد ضعیفہ کی ایساہی جیسا ضاد ضعیفہ قریب و مشابہ
ظا معجمہ کی بلکہ اوس سے زیادہ کہ نفس الامر مین ضاد صحیحہ اور ضاد ضعیفہ دونوں متحد المخرج والصفۃ
مثلین ہین جیسکہ لام مرققہ اور لام مفخمہ مثلین ہین اور جب متحقق ہوا کہ ضاد صحیحہ بقدر دو ثلث کے
من کل الوجوہ مخرج اور استطالت وغیرہ جمیع صفات اوس ضاد ضعیفہ مین جو قریب و مشابہ ظا معجمہ
متحد ہی اور بقدر ثلث یعنی مقدار دو دانت مانند ظا معجمہ کی ضاد ضعیفہ جدا ہی دقصر وغیرہ جمیع صفات ظا معجمہ مین مشترک ہے
اور ضاد صحیحہ و شبیہ و مشابہ ضاد ضعیفہ کی اور ضاد ضعیفہ نفس الامر مین مثلین ضاد صحیحہ کا قریب و مشابہ ظا معجمہ سی تو ظاہر ہوا
Marfat.com

ضاد صحیحہ کی ساتہہ ظا معجمہ کی بدیہیات سی ہی پس باوجود اقرار قریب و مشابہ ہونی ضاد ضعیفہ
کی ساتہہ ظا معجمہ کی اور بین مین ہونی اوسکی ضاد صحیحہ اور ظا معجمہ مین انکار مقاربت و مشابہت
ضاد صحیحہ کا ظا معجمہ سی انکار بداہت کا ہی کہ منکر اسکا احمق ہی مثل اوسکی جو ایک شی کی دو ثلث
کی قرب اور مشابہت ذاتی کا ساتہہ شی دوسری کی قایل ہوا اور تیسری ثلث کی مقاربت
اور مشابہت کا ساتہہ اوسکی انکار کرنی باوجود وجہ تشبیہ کی ثلث تیسری مین بہی اور ایسطح
یہ کہنا کہ ضاد ضعیفہ قریب و مشابہ ظا معجمہ کی ہی اور صحیحہ قریب و مشابہ ظا معجمہ کی نہین ہی
اگر صفات جہر و رخاوت وغیرہ مین کیونکہ مقتضی مشابہت کا وجہ تشبیہ ہی کہ جسمین مشبہ اور مشبہ
بہ دونون مشترک ہون یعنی دو ذات کا مشترک ہونا کسی کیف مین ہی کیفیات سی اور وہ
جیساکہ ضاد ضعیفہ ساتہہ ظا معجمہ کی جہر و رخاوت وغیرہ جمیع صفات مین مشترک ہی سوا استطالت
کی ویسا ہی ضاد صحیحہ ساتہہ ظا معجمہ کی جہر و رخاوت وغیرہ جمیع صفات مین مشترک ہے پس
ذات ضاد مشبہ اور ذات ظا مشبہ بہ اور صفات مذکورہ وجہ تشبیہ مین اب جیسکہ
ذات ضاد ضعیفہ کی مشابہ ذات ظا کی ہی ویسی ہی ذات ضاد صحیحہ کی مشابہ ذات
ظا کی ہی اب کیا معنی اس قول تمہاری کا کہ ضاد صحیحہ کی مشابہت ساتہہ ظا کی ذاتی یا نہین
صفاتی ہی اگر کہو کہ جہر وغیرہ صفات ضاد کی مشابہ جہر وغیرہ صفات ظا کی ہین تو اس
صورت مین جہر وغیرہ صفات ضاد کی مشبہ اور جہر وغیرہ صفات ظا کی مشبہ بہ ہوئی
اب انکی واسطی وجہ تشبیہ بہی چاہئی یعنی جہر وغیرہ صفات مذکورہ کی سلئے اب اور صفات
اور کیفیات ہونا کہ اونکو وجہ تشبیہ قرار دین کیونکہ مشابہت مین مشبہ اور مشبہ بہ اور وجہ

Marfat.com

تشبیہ تین امور کا ہونا ضرور ہے اور حال یہہ کہ صفات مذکورہ کی سبب سے اور صفات ہین
ہین دوسری یہہ کہ جب جہر وغیرہ صفات ضاد اور ظا کی بسبب مشترک ہونی اونکی کیفیات
فرضیہ ہین جو تمہاری زعم میں بین متشابہ ہین ہوئی تو ذات ضاد اور ذات ظا بسبب مشترک
ہونی اونکی جہر و رخاوت وغیرہ کیفیات مذکورہ موجودہ میں بطریق اولی متشابہ ہین
ہین تیسری یہہ کہ جنس صوت ساذج میں ضاد اور ظا مشترک ہین اور باوجود اصوات سادہ
کی ضاد اور ظا میں نہین ہی مگر صفات ممیزہ مذکورہ جیسیکہ باوراجو ہر کی انسان میں جنس
مگر فصول ممیزہ جسم و نامی و حساس و متحرک بالارادہ و ناطق بس ذات ضاد اپنی صفات [illegible]
اور ذات ظا اپنی صفات سی جدا نہین ہی یہہ مشابہت صفاتی ہی یا ذاتی اگر نہین ہی [illegible]
معنی چوتھی یہہ کہ مشابہت ضاد ضعیفہ کی ساتھہ ظا کی ذاتی ہی یا صفاتی اگر صفاتی ہی
تو اسکی اقرار اور اوسکی انکار کا کیا باعث اور اگر ذاتی ہی تو [illegible] مقتضی مشابہت
ذاتی ضاد ضعیفہ کا ساتھہ ظا کی صفات ضاد ہین یا ذات ضاد اگر صفات ہین تو دونون
ضاد جمیع صفات میں مشترک ہین اب باوجود مقتضی واحد کی دونون میں ایک کی مشابہت
ذاتی اور دوسری کی صفاتی کیونکر ہو سکی اور اگر ذات ہی تو ذات ضاد ضعیفہ کی
تو تقاضا مقاربت اور مشابہت ذاتی کا ساتھہ ظا کی کیا اور ذات ضاد صحیح کی
تمہاری نزدیک کیون نہین کیا اور حال یہہ کہ دونون ضاد مثلین میں متماثلہ [illegible]
مثل زید اور بکر کی یعنی دونونکی ذات متحدی جیسیکہ وہ ذات ضاد ضعیفہ مقتضی
مقاربت اور مشابہت ذاتی کی ساتھہ ظا کی ہی ویسی ہی وہ ذات ضاد صحیحہ [illegible] مقتضی

Marfat.com

مقاربت و مشابہت ذاتی کی ساتھہ ظا کی ہی پس باوجود اقرار مقاربت اور مشابہت ذاتی ضاد
ضعیفہ کے ساتھہ ظا کی علت انکار مقاربت اور مشابہت ذاتی ضاد صحیحہ کی ظا سی نہین ہی مگر جہالت
انتہایہ خیال ہیہ کہ ضاد صحیحہ ساتھہ ضاد ضعیفہ کی مخرج اور ذات اور جمیع صفات ذاتیہ مین متحد ہی اجماعًا
جیسیکہ صاد مہملہ ساتھہ صاد متفرع کی اور طار مہملہ ساتھہ طار متفرع کی اور لام مرققہ ساتھہ لام مفخمہ متفرع
کی مخرج اور ذات و جمیع صفات ذاتیہ مین متحد ہی اور مقاربت و مشابہت ضاد ضعیفہ کے
ساتھہ ظا معجمہ کی ذاتی ہی اجماعًا پس مقاربت و مشابہت ضاد صحیحہ کی بہی ساتھہ ظار معجمہ کے
ذاتی ہوئی اجماعًا اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ لفظ ضاد یعنی اسم ضاد بہی قریب مشابہ لفظ ظار
کی ہی کیونکہ مسمی ہر حرف کا اوسکی اسم کے اول مین ہوتا ہی اسیواسطی اصل ہمزہ کی امزہ کہتے
ہین جیسا کہ لکہا ملا علی قاری نی شرح جزریہ مین الا المبرد فانہ جعل الالف و الہمزۃ واحدا
محتجا بان کل حرف یوجد مسماہ فی اول اسمہ والالف اولہ ہمزۃ و اجیب بلزوم ان الہمزۃ
تکون ہاء لانہا اول اسمہا والتحقیق فی الفرق بینہما ان الالف لاتکون الاساکنۃ
ولا یتصور ان یوجد لہا اسم ویکون مسماہ ساکنا والہمزۃ انما تکون متحرکۃ او مجزومۃ فکان
حقہا ان یقال لہا امزۃ لکنہا ابدل منہا ہا انتہی کلامہ نہ مثل ظاد کی اور نہ مثل دواد بروزن
صواب بتفخیم دال اول کی یعنی یہہ جو تم ضاد کو دواد بولتے ہو غلط ہی اور ضاد
صحیحہ مین اشراب بعض صوت ظا کا نہین ہے اور نہ ہم اوسکے
قایل ہین **سوال** یہہ تمہارا ظاد بولنا نہ دواد تسمیہ وغیرہ
مین بتغییر اس اشراب کے ممکن نہین اور اسیطرح مشابہت

Marfat.com

مذکورہ بغیر اس اشراب کی متصور نہین ہی پہر کیونکر کہتی ہو تم کہ ہمارا عمل اس اشراب پر ہین
ہی اور اشراب صوت ظا کی ضاد مین قطعاً مستحسن ہی پس وہ ضاد ضعیفہ مستحبہ ہی اب اگر تم مدعی ہو تو اسکے
پاس اوسکی استحسان کی دلیل ہی تو پیش کرو **جواب** تم کیا کہتی ہو ہم تو مدعی مقاربت اور
مشابہت ذاتی اوس ضاد صحیحہ کی ساتھ ظا کی ہین جو جدا اور مغایر ہی ضاد ضعیفہ اور ظا معجمہ کا
یعنی وہ واحد الطرفین ضاد ضعیفہ مستحبہ کا ہی سوا اسکو ہمنی ابہی تمہاری رو برو بدلائل قطعیہ
عقلیہ اور نقلیہ عبارت رضی وجاربردی وغیرہ سے ضاد ضعیفہ مین جو خود تمہی اوسکی قائل ہو ثابت
کر دیا ہی نہ مدعی استحسان ضاد ضعیفہ مستحبہ کی کہ ہمسی اوسکی دلیل طلب کرو یعنی ہمنی تو مقاربت
ومشابہت اوس ضاد صحیحہ کی ساتھ ظا کی ثابت کی ہی جو جدا ہی ضاد ضعیفہ اور ظا سے اور مغایر ہے
اونکا کیونکہ ضاد ضعیفہ مین بین ہے اور ضاد صحیحہ اور ظا معجمہ اوسکی طرفین ہین اجتماعاً اور حسب قاعدہ
مین اپنے طرفین کا مغایر ہوتا ہے اسیطرح ہر طرف بہی اوسکی طرفین سے مغایر ہوتی
ہی طرف دوسرے کی جیسیکہ قریب مغایر مقرب الیہ کا اور شبہ مغایر مشبہ بہ کا ہوتا
اور تم بسبب اپنی نادانی کی کبہی اوس ضاد صحیحہ قریب ومشابہ ظا کو عین ظا زعم کرتی ہو
اور کبہی ضاد ضعیفہ جیسا کہ ابہی تعبیر کیا تمنی اوسکو ساتھ لفظ ظاد کی کہ یہ عین ظا ہے
نہ ضاد کیا تم مقرب اور مقرب الیہ کو عینا ایک دوسری کا جانتے ہو یا مشبہ کو عین مشبہ بہ
کا یا بین بین کی طرفین کو عین ایک دوسرے کا سمجہتے ہو عین ظا تو وہی ہے جو مخرج
ظا سے نکلی نہ مخرج ضاد وغیرہ سے والا تعین مخارج لغو ہوگی کوئی حرف سوا اپنی مخرج کی نہین نکل سکتا ہے
مثلاً اگر دی زمین کی انسان نکالنے میم مخرج فا سے مجتمع ہون تو ہرگز نہین نکلیگا یہ ممتنعات

Marfat.com

سے ہے یعنی تو اس سے ضاد صحیحہ کی مقاربت و مشابہت ساتھ ظا کی ثابت کی ہے جو قضیے

حافہ سے تا ادنی حافہ لسان وبایلیہا من الاسنان سے بغیر آمیزش مخرج ظا وغیرہ کی نکلتا ہے

اور اسمین دوسرے حرف ظا وغیرہ کی صوت کا کچھ اشراب کسیکی نزدیک نہین ہے اور تم کہتے ہو کہ مشابہت

مذکورہ بغیر اس اشراب کے متصور نہین اور حال یہہ کہ سبب مشابہت کا شیئین مین اشتراک فی الکیف ہے وہ اشراب پہ

موقوف اور منحصر نہین سو ضاد اور ظا خبر استطالت جمیع کیفیات مین مشترک ہین کیا تم کو جنون

ہے جو کہتے ہو کہ مشابہت مذکورہ بغیر اس اشراب کی متصور نہین یا جہالت یا یونہی مکابرہ

کرتے ہو اور اگر تم ہمکو کہتے ہو کہ تمسے ضاد بغیر اشراب بعض صوت ظا کی نکلنا ممکن نہین اول تو

یہہ کہ ہم مدعی اسکی مین کہ وہ ضاد صحیحہ کہ قریب و مشابہ ظا کی ہے نفس الامر مین اوسمین کچھ

اشراب صوت ظا کا نہین ہے سو ہمنے اوسکو ثابت کر دیا دوسری یہہ کہ ہمارا عجز عمل

مستلزم نقص نفس الامر کو نہین ہے تیسری یہہ کہ وہ ضاد کہ جسکو ہم اپنے نزدیک مخرج ضاد صحیحہ

سے بغیر آمیزش مخرج ظا کی نکالتے ہین اگر تمہاری زعم مین وہ صحیح نہین ہے آیا وہ تمہاری زعم

مین ضاد باشراب بعض صوت ظا ہے یا خالص ظا اگر وہ ضاد باشراب بعض صوت ظا ہے تو تمہارا

تعبیر کرنا اوسکو ساتھ لفظ ظاد کی کہ یہہ عین ظا ہے اور حال یہہ کہ مشرب مغایر ہوتا ہے اپنے

مشرب منہ کا بڑی نادانی ہے یا مکابرہ اور اسیطرح اگر وہ خالص ظا ہے تو یہہ کہنا تمہارا کہ

ضاد بولنا تسمیہ وغیرہ مین بغیر اس اشراب کی ممکن نہین اوس سے بڑہ کی نادانی ہے کیونکہ

اشراب بعض صوت ظا کا خود ظا خالص ہین کوئی قایل نہین اور اسی قبیل سے ہے تمہارا عین

ظا کو ضاد ضعیفہ زعم کرنا یعنی یہہ کہنا تمہارا کہ صوت ضاد کی کہ وہ عین یا قریب مشابہ صوت

خاکی ہی وہ ضعیفہ ہی جو تہی ہیہ کہ ہاتہ کنگن کو آرسی کی کیا حاجت تم ہمسی مخرج ظا کو کہ دیتا
سر زبان اور سر ثنایا علیا کی ہی بند کر کی ضاد کو نکلواؤ یعنی تم ہماری سر زبان اور سر ثنایا کی
بیچمین کوئی شی تپلی سی کچہہ اندر کو ہوتی ہوئی رکہہ کی ہمسی ضاد کو نکلواؤ گر ہم باوجود بند رہنی
مخرج ظا کی اوس ضاد کو حافہ زبان وما یلیہا من الاسنان سی بجمیع صفاتہا بطور یکہ اگر منافذ
اضراس پچلی رکہو تو اوسکی صوت کچہہ بند ہوتی معلوم ہوتی ہی ظا کی نکال کی تمکو سنا دین تو ہمارے
صحت عمل کی بہی تسلیم کرو پہر ہماری مقرو پر تمکو شراب کا گمان جایز نہین یہہ سنو فرض
ایض محض اب اس تمہاری سوال بیہودہ سی معلوم ہوا کہ تم نادان بی تمیز ہو یا ہمسی کا[illegible]
کرتی ہو بہر صورت تم قابل مناظرہ کی نہین ہو ہم تو بسبب شہرت تمہاری علم کی مناظرہ کو
آئی تہی تمکو تو سوا والغوا فیہ لعلکم تغلبون کی کچہہ نہین آتا تمنی دلی کو کیون بدنام کیا ہمسی تو
اوس سی مناظرہ کرین گی جو دانا فہمیدہ ہو تمکو ہمسی مکابرہ کرنا منظور نہین بس اب معاف
رکہو **سوال** ہمارا یہہ کلام ضاد ضعیفہ مین ہی اور ضاد ضعیفہ حروف متفرعہ سی ہی اور حرف
متفرع وہ ہی کہ جسمین اشراب کیجا یعنی لیجا بعض صوت حرف دوسری کی جیسا کہ لکہا کفایہ
شرح شافیہ مین ومخرج المتفرع واضح لانہا تحدث من اشراب بعض صوت غیرہ انتہی اور
مثل اسکی ہی جاربردی مین بس ضاد ضعیفہ ہی وہ ضاد ہی کہ جسمین اشراب کیجا بعض
صوت ظا کی اور یہہ اشراب صوت ضاد مین قطعا مستحسن ہی **جواب** ضاد ضعیفہ کی
مستحسن ہونی مین تمکو تو کچہہ کلام نہین ہی تم بہی تو اوسکو مانند صاد کا لسین والطا
کاتبا کی مستحبہ ہی جانتی مین اور مسکا استعمال درس ضاد صحیحہ کو کہ جسکی ہمنی مغایرت ومشابہت

Marfat.com

طاکی ثابت کی ہے لازم ہین والا استہجان صاد کا لسین اور طار کا لتا کا صاد اور طاء مہملتین
مہملتین کو بھی لازم ہوگا والتالی باطل فکذا المقدم اور یہہ جو تم ضاد ضعیفہ مین بعض صوت
طا کا اشراب کہتی ہو جیسکہ صاد کا لزای مین بعض صوت زای کا اشراب ہی ہمنہ یک
تعریف صاحب کفایہ سے اول تو متفرع ہونی حرف کو اشراب بعض غیر لازم ہے نہین
دالا لام مفخمہ اور نون خفیہ وغیرہ حروف متفرعہ مین ہین ہوتی کیونکہ حروف مذکورہ مین
اشراب بعض صوت حروف دوسری کی کسیکی نزدیک نہین ہی والتالی باطل کیونکہ
حروف مذکورہ اجماعاً متفرعہ ہین جیساکہ لکہا شافیہ مین ومخرج المتفرع واضح والفصیح ثمانیۃ
ہمزۃ بین بین ثلثۃ والنون الخفیۃ نحو عنک والف الامالۃ ولام التفخیم والصاد کالزای والشین
کالجیم انتہی کلامہ فکذا المقدم یعنی وہ تعریف حرف متفرع کی جو صاحب کفایہ نی کی ہی جامع نہین
ہی اسیواسطی رضی مین اس تعریف ناتمام کو ساتہہ صیغہ مجہول کے تعبیر کیا ہی جیساکہ لکہا
یعنی المتفرع حرفا یتفرع عن الحروف المذکورۃ وقیل باشرابہا صوتا من غیرہا انتہی کلامہ اور یہہ
کہنا تمہارا کہ مثل کفایہ کی جاربردی مین ہی غلط ہی کیونکہ جاربردی مین تعریف حرف
متفرع کی ساتہہ لفظ اشراب کے نہین ہی اوسمین تو یہہ ہی ویلحقہا حروف اخری
متفرعۃ وانما کانت متفرعۃ لانہا ہی تلک لکن ازلن عن مخرجہن فتغیرت جروسہن انتہی
کلامہ حاصل یہہ کہ حرف متفرع وہ ہی کہ متغیر ہو جرس اوسکی صوت کا اپنی متفرع عنہ سی وجہ
من الوجوہ خواہ باشراب جیسکہ صاد کالزای وغیرہ خواہ بغیر اشراب جیسکہ صاد کا لسین
اور لام مفخمہ وغیرہ پس تمہارا قول باشراب مذکور بی دلیل ہی اب ممکن ہے کہ ضاد

Marfat.com

ضاد ضعیفہ مین بہی اشراب صوت ظا کا نہین ہی بلکہ بعض متفرع مین تو اشراب اوسکی مشبہ کا
ممکن ہی نہین جیسیکہ صاد کا سین مین اشراب بعض صوت سین کا ممکن نہین کیونکہ صاد خود
اپنی وضع مین مشتمل ہی تمام صوت سین پر معہ زیادتی اطباق کی یعنی سین ایک جزو ہی اوسکی
اجزا سی جیسیکہ سیر ایک جز ہے اجزا سوا سیر سے مثلاً ایک تہلی مین بغیر تکلف سیر دہی آتی ہے
اور تہوڑی سی تکلف سے آدہ پا سیر اور تکلف تام سے سوا سیر بس سوا سیر اور اوسکا خیر
ہو بہو مثل صاد اصلیہ اور اوسکی خیر کی ہی اور آدہ پا سیر اور اوسکا خیر مثل صاد متفرع اور ا
خیر کی ہی اور سیر اور اوسکا خیر مثل سین اور اوسکی خیر کی ہی اب جیسیکہ اوس سوا سیر اور
اوسکی خیر مین نہ مشتمل ہے از روی وضع کی سیر اور اوسکی خیر پر اشراب بعض سیر اور اوسکی
خیر کا ممکن نہین محال ہی کیونکہ اشراب بعض غیر کو غیر مین کہتی مین نہ خود اوسی کی بعض کو
کہ اوسکی قوام مین داخل ہی ویسی ہی صاد مین بہی اشراب بعض صوت سین کا ممکن نہین
محال ہی کیونکہ اشراب بعض صوت سین کا صاد مین نہین ہوگا مگر اشراب بعض صفات سین کا
بواسطیکہ سین مین ما ورا صوت ساذج کی نہین ہی مگر صفات ہمس و رخاوت
وغیرہ اور حال یہہ کہ صاد خود اپنی وضع مین مشتمل ہی جمیع صفات سین پر معہ زیادتی تفخیم
و استعلا و اطباق کی اب سین مین کوئی صفت وجودی صاد سی زیادہ نہین کہ وہ صاد
مین اشراب کیجا لیس سین بہ نسبت صاد کی کل امر مین مانند فقیر محتاج کی ہی نہ صاد کو
امکان کچہہ سین سے لینی کا ہی اور نہ سین کو امکان کچہہ صاد کو دینی کا لیس اسی طرح ضاد معجمہ مین
اشراب بعض صوت ظا معجمہ کا ممکن نہین کیونکہ ضاد پہلی ہی مشتمل ہی جمیع صفات ظا پر معہ زیادتی استطالت کی اب ظا مین

Marfat.com

صفت ضاد سی زیادہ ہنین کہ وہ ضاد مین اشراب کی جا بیس ظا بہ نسبت ضاد کی مانند
نقیر محتاج کی ہی نہ ضاد کو امکان ہی کچھہ ظا سی لینی کا اور ظا کو امکان ہی کچھہ ضاد کو دینی کا
دوسری یہہ کہ اہل صرف کا ضاد ضعیفہ کو باوجود حاجت کہنی کا لظاکی بواسطی احتراز اوس تار تشنه
مقرب ضاد کی کہ اوسکو بہی ضاد ضعیفہ کہتی ہین جیساکہ لکہا رضی مین الضاد الضعیفۃ کما
یقال فی اثر دلہ اضر دلہ یقربون التار من الضاد انتہی کلامہ والضاد کالظار مثل ماقبل و ما بعد
کالسین والظار کالتار والبار کالفار اور مابعد الطا ف کالجیم کے ہنین کہنا اور خلاف
اوسکی ماقبل اور مابعد کی والضاد الضعیفۃ کہنا جیساکہ لکہا شافیہ مین واما الصاد کالسین
والظا کالتا والبار کالفار والضاد الضعیفۃ والکاف کالجیم فمستہجنۃ انتہی کلامہ اور حال یہہ کہ
جیساکہ ضاد متفرع حرف ضعیف اوربین بین ہی ویساہی صاد متفرع اور ظا متفرع
وغیرہ بہی حرف ضعیف اور بین بین ہی جیساکہ لکہا جاربردی مین قولہ الصاد کالسین
یقربون لفظ الصاد من السین حیث ضعف علیہم النطق بالصاد فقولہ الظا کالتار یکون فی کلام عجم
اہل العراق کثیر الان الظار فی اصل لغتہم معدوم فاذا احتاجوا الی النطق بشی من العربیۃ
فیہ ظار تکلفوا مالیس من لغتہم ضعف نطقہم انتہی کلامہ اور لکہا رضی مین فاذا نطقوا بہا تکلفوا
مالیس فی لغتہم فجاء الشی بین الظار والتار انتہی کلامہ اور یہہ اوسکی تغیر بین معہ لفظ ابیسے
کی اوسی کالظا کو باوجود طول عبارت کی لانا جیساکہ لکہا جامع العرف واما الکاف کالجیم
والجیم کالشین والضاد الضعیفۃ ای کالظار والصاد کالسین والظار کالتار
والفار کالبار کالفا فمستہجنۃ انتہی کلامہ اشارہ ہی ضاد ضعیفہ کی عدم اشراب پر یعنی حرف

60140

متفرع دو قسم مین ایک وہ کہ جسکو اپنی مشبہ بہ کی حیز مین دخل ہی خواہ بسبب اصل وضع کے جیسکہ ضاد کالسین خواہ بسبب اشراب کی جیسکہ کاف کالجیم اور دوسری وہ قسم کہ اوس کو اپنی مشبہ بہ وغیرہ کے حیز مین کچھہ دخل نہین نہ بسبب وضع کی اور نہ بسبب اشراب کی جیسکہ لام مفخمہ وغیرہ پس جسکو اپنی مشبہ بہ کی حیز مین دخل ہی اوسکی مشبہ بہ پر کاف تشبیہ کا داخل کیا ہی والا نہین پس اسواسطی جو کہ ضاد متفرعہ کو بہی مخرج ظا مین کچھہ دخل نہین ہی نہ بسبب وضع کی اور نہ بسبب اشراب کی تو اوسکو بہی والضاد الضعیفہ کہا اور یہہ ہی اوسکی تفسیر مین واسطی احتراز مذکور کی اوس سی جدا کی ای کالظاء کہا اور مثل ماقبل و ما بعد کی والضاد کالظاء نہین کہا اور بالفرض اگر اوسمین اشراب صوت ظا کا ہی تو وہ مانع مشابہت ضاد صحیحہ کو خاسی نہین ہی بلکہ اشراب ایک سبب ہی اسباب مشابہت سی کہ وہ اشتراک فی الکیف ہی اور یہہ اشراب کو اشتراک فی الکیف لازم ہی یعنی اشراب خاص ہی اور مشابہت عام ہی اور ہر خاص کو عام لازم ہی اور مشابہت ضاد صحیحہ او ظا کی بسبب اشتراک فی الکیف جہر و رخاوت وغیرہ کی ہی نہ بسبب اشراب صوت ظا کی ضاد مین اور مشابہت کو اشراب لازم نہین جیسکہ حیوان کو انسان پس مقاربت و مشابہت ضاد صحیحہ کو ساتہہ ظا کی بہی اشراب صوت ظا لازم نہین والا صاد و طا مطبقتین کو بہی اشراب صوت سین و تا لازم ہوگا والتالی باطل فکذا المقدم پس ثابت ہوا کہ ضاد صحیحہ قریب و مشابہ ظا کی ہی مغایر اور جدا ہی ضاد ضعیفہ سی بغیر اشراب صوت ظا کی **سوال** خدا تعالی نی قرآن شریف مین فرمایا ہی انا نحن نزلنا الذکر و

Marfat.com

انا لہ لحافظون پس یہ آیت دلالت کرتی ہی کہ قرآن شریف تبدل اور تغیر ہر طرح کی سی محفوظ ہی اور اجتک تمام خلقت عرب و عجم مین ضاد کو بصوت ضاد پڑہتی رہی ہی نہ قریب و مشابہ بصوت ظا کے پس معلوم ہوا کہ صوت ضاد کی جو قریب و مشابہ بصوت ظا کی نہین ہی وہ حق ہی اور مخالف اوسکا باطل ہی پس پڑہنا ضاد کو قریب و مشابہ بظا کی صحیح نہین ہی کیونکہ اجتماع تمام خلقت کا امر غلط پر ممکن نہین بقولہ علیہ السلام لا تجتمع امتی علی الضلالۃ پس ثابت ہوا تواتر قراء و فقہاء و اہل لغت سی کہ ضاد ہرگز ہرگز قریب و مشابہ ظا کی نہین ہی اور جو ضاد کہ عین یا قریب و مشابہ بظا کی ہی وہ ضاد ضعیفہ ہی اور ضاد ضعیفہ حروف مستہجنہ سی ہی اور حروف مستہجنہ کلام مردم غیر فصحا سی ہی نہ کلام اللہ تعالے سی پس ضاد ضعیفہ کلام الناس سی ہی اور کلام الناس نزدیک ائمہ اربعہ کی مفسد صلوۃ ہی پس جو کوئی ضاد کو عین ظا یا قریب و مشابہ ظا کے عمداً پڑہیگا تو باتفاق ائمہ اربعہ کی نماز اوسکی باطل ہوگی اور اگر بہولی سی پڑہیگا تو نزدیک ابی حنیفہ مین نماز اوسکی باطل ہوگی اور لکہا طحطاوی فی کتاب الذبایح شرح درمختار مین قال بعض المفسرین ان ہذہ الطائفۃ المسماۃ باہل السنۃ والجماعۃ اجمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ وہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ذلک الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار انتہی **جواب** یہ ہے دروغ گورا حافظہ نباشد باوجود اقرار پڑہنی ایک قوم کی ضاد ضعیفہ یعنی تمہاری نزدیک ہی وہ لوگ ضاد کو قریب و مشابہ ظا کی پڑہتی ہین جیسا کہ ابہی نقل کیا تمنی رضی وغیرہ سی اور تم کہتی ہو کہ ضاد ضعیفہ کلام مردم غیر فصحا کا ہی پہر یہ کہنا تمہارا کہ تمام خلقت عرب و عجم مین ضاد کو دواد پڑہتی رہی ہی نہ قریب

نہ قریب و مشابہ ظا کی خلاف صریح ہی اوسکی یعنی تمہاری کلام مین تناقض صریح ہی آیا وہ لوگ جو
تمہاری نزدیک بہی ضاد کو قریب و مشابہ ظا کی پڑہتی ہین تمام خلقت عرب و عجم مین داخل
ہین یا نہین اگر داخل ہین تو یہہ تمہارا دعوی اجماع کا جہوٹ ہی اور نہین تو یہ لوگ کہان مین
زمین سی نیچی ہین یا آسمان پہ ای یا دانون تمنی کچہہ بہی پڑہا ہی خود تمہاری مسلم الثبوت مولانا
شاہ عبد العزیز مرحوم نی تفسیر عزیزی مین نیچی قولہ تعالی وما ہو علی الغیب بضنین کی لکہا ہی بدانکہ
فرق میان مخرج ضاد و ظا بسیار مشکل است اکثر خوانندگان این دیار ہر دو را یکسان می برارند
نہ بجای ضاد صاد می باشد نہ بجای ظا طا انتہی کلامہ خصوصاً صدہا شیعہ خود شاہجہان آباد
مین ضاد کو قریب و مشابہ ظا کی بلکہ اکثر اونکی عین ظا پڑہتی ہین اور اس تمہاری دادیز ہی
کو غلط جانتی ہین اور لکہنو وغیرہ اہل ہند و اہل فارس و اہل شام وغیرہ کروڑہا آدمی جو ضاد
کو قریب و مشابہ ظا کی پڑہتی ہین جیسکہ تمہاری ملا علی قاری حنفی نی شرح جزریہ مین اور امام
جزری نی نشر او تمہید مین لکہا والضاد المفرد بالاستطالة ولیس فی الحروف ما یعسر علی اللسان مثلہ
والسنة الناس فیہ مختلفة وقل من یحسنہ فمنہم من یخرجہ ظاء معجمة وہم اکثر الشامیین ومنہم من یخرجہ
دالا مہملة او معجمة ومنہم من یخرجہ طاء کالمصریین ومنہم من یجعلہ لاما مفخمة وہم الزیالع ومن ضاہاہم
انتہی ملخصاً اونکی تو تم تکفیر ہی نہین اب ہو اس تغیر اور تبدل مذکور سی خدا تعالی نی اپنے
ذکر کو محفوظ کیون نہین رکہا اور حال یہہ کہ ہر شخص ہماری اور تمہاری طرح اپنی اپنے
قرأت کو اپنی ملفوظ قرآن زعم کرتا ہی اور اپنی مخالف کو غلط پڑہتا ہی مثلاً ہم قسمیہ کہتی ہین
کہ واللہ جبرئیل علیہ السلام نی ضاد کو قریب و مشابہ ظا کی رسول اللہ صلعم کو پڑہایا ہی

Marfat.com

اور رسول اللہ صلعم نے بھی ضاد کو قریب و مشابہ ظا کے پڑہا اور صحابہ کو پڑہایا ہے اور
ہم اپنے سب مخالفین کو اس امر مین غلطی پر جانتے ہین اور اسیطرح بعض عرب تو ضاد اور
ظا مین کچھ فرق نہین جانتے وہ دونونکو ایک حرف ظا ہی زعم کرتے ہین جیسیکہ تمہید مین ہے
علی ابن جنی فی کتابہ التنبیہ وغیرہ ان من العرب من یجعل الضاد ظاء مطلقا فی جمیع کلامہم انتہی
اور لکھا حاشیہ وما ہو علی الغیب بظنین تفسیر بیضاوی مطبوعہ دہلی احمد علی پر والباعث
علی ہذہ الاشارۃ ان اکثر الناس خصوصا العجم کانوا فی الزمان الاول لایعلمون الفرق
بینہما انتہی مختصرا اے نادانو معنی آیۃ کا یہ ہے انا لہ لحافظون بالکتابۃ فی المصاحف من
تغیر الشیطان وتحریف الانسان الذی وقع فی الکتب السابقۃ اور ذلک الکتاب فے
المصاحف وقت نزول سے آجتک تغیر اور تحریف مذکور سے محفوظ اور مصئون ہے
اور وہ جو تم حفاظت مقروہر فرد قاری کی سمجھے ہو یہان مراد نہین والا عدم حفاظت
لازم آئے گی والتالی باطل فکذا المقدم اور ابتلا ان قرار مقلدین عرب وعجم کو جو بجائے
ضاد کی دال مہملہ پڑہتے ہین باوجود اس اختلاف کثیر کی اجماع امت زعم کرنا برلن
ساطع ہے تمہاری نادانی پر کیونکہ معلوم کرنے نسبت شئین مین مقاربت ومجانست
اور مشابہت ومماثلت اور مباعدت ومنافرت وغیرہ سے ضرورحاجت فکر
ورای ہے اسمین اتفاق مجتہدین صالحین کا معتبر ہے نہ توارث بعض مقلدین کا جیسا کہ
خود تمہاری اصول یعنی لکہا منار اور اوسکی شرح نور الانوار مین اہل الاجماع
من کان مجتہدا صالحا الا فیما یستغنی عن الرای فانہ لایشترط فیہ اہل الاجتہاد بل لابد فیہ

من اتفاق الکل من الخواص و العوام حتی لو خالف واحد منهم لم یکن اجماعاً انتہی پہر لکہا
ستار مین و الشرط اجتماع الکل وخلاف الواحد مانع کخلاف الاکثر انتہی کلامہ اور اسیطرح
تنقیح و توضیح مین ہی ای اہل حق اب دیکہو یہہ مقلدین با وجود ادعا وجوب تقلید تشخص
معین اور اقرار حنفی ہونی کی فروع دین مین جیساکہ اول اپنی اس رسالہ مین لکہا
سنی الاصول وحنفی الفروع اپنی تئین محققین کہتی ہین جیساکہ دلالت کرتا ہی اسپر
نام رکہنا رسالہ مذکورہ کا تحقیق المحققین ای صاحبو تقلید مین عدم دلیل شرط ہے اور تحقیق
مین وجود دلیل پس یہہ اجتماع ضدین برہان قاطع ہی اونکی نادانی پر حاصل
یہہ کہ مناسبت و مشابہت ضاد صحیحہ کی ساتہہ ظا کی ایسی ہی جیسی مناسبت و
مشابہت دنبہ کی ساتہہ مینڈہی کی اور ضاد ضعیفہ کو مانند چہوٹی دنبہ کی سمجہنا
چاہئی پس جو کہی کہ مشابہت ضاد کی ساتہہ ظا کی بغیر اشراب صوت ظا کی ممکن
نہین اور ضاد ضعیفہ بغیر اشراب مذکور کی متصور نہین وہ نادان بی تمیز ہی مثل
اوسکی جو کہی کہ مناسبت و مشابہت بڑی دنبہ کی ساتہہ مینڈہی کی بغیر ملاو بعض
مینڈہی کی اوسمین متصور نہین اور چہوٹا دنبہ بغیر آمیزش بعض مینڈہی کے
اوسمین متصور نہین اور جو کہی کہ ضاد کو قریب و متشابہ ظا کی عمداً پڑہنی سی نماز
باطل ہی باتفاق ائمہ اربعہ کی وہ احمق ہی مثل اوسکی جو کہی کہ اگر عید الضحی کو کوئی
دنبہ جدا واسطی عمداً ذبح کری تو اوسکی قربانی باطل ہی باتفاق ائمہ اربعہ کی
اور جو کہی کہ بجای ضاد صحیحہ کی ضاد ضعیفہ پڑہنے سی نماز باطل ہی وہ جاہل ہے مثل اوسکی

Marfat.com

جو کہی کہ بجای لام متفرعہ کی لام محضہ پڑہنی سی نماز باطل ہے اور حال یہہ کہ اسکا کوئی اہل علم
قایل نہین ہی سو ان نادانونکی یعنی ابہی ثابت ہو چکا ہی کہ ضاد ضعیفہ ساتہہ ضاد صحیحہ
کی مخرج اور جمیع صفات مین متحد اور متفق ہی جیسیکہ لام متفرعہ ساتہہ لام اصلیہ کی اور
صاد متفرع ساتہہ صاد اصلیہ کی اور طار متفرع ساتہہ طاء اصلیہ کی مخرج اور جمیع
صفات مین متحد اور متفق ہین اور جو حرف مین مخرج اور صفت مین متحد اور متفق ہین وہ
متماثلین ہین بالاتفاق جیساکہ نقل کیا امام جلال الدین سیوطی نی اتقان مین قال فی تقریب النشر
ونعنی بالمتماثلین ما اتفقا مخرجا وصفة وبالمتجانسین ما اتفقا مخرجا واختلفا صفة وبالمتقاربین
ما تقاربا مخرجا او صفة انتہی کلامہ اور لکہا شرح جزریہ مین اما ان یکونا مثلین
بان اتفقا مخرجا وصفة کالباء والباء والثاء والثاء والیاء والیاء واما ان یکونا متجانسین
بان اتفقا مخرجا واختلفا صفة کالدال والطاء والتاء وکذا الذال والظاء والثاء
واما ان یکونا متقاربین بان تقاربا مخرجا او صفة کالدال والسین والتاء والثاء
والشین انتہی کلامہ اور سیح جامع الصرف وغیرہ مین دوسری یہہ کہ ضاد ضعیفہ حروف
متفرعہ سی ہی اور حرف متفرع اپنی متفرع عنہ کا مثل اور ہم نام یعنی ہو بہو ہی ہوتا ہے
مگر بسبب لغزش اعتماد کی اوسکی جرس وجہرنا ٹ مین کچہہ تغیر ہو جاتا ہی جیساکہ معلوم
ہوا جاربردی سی وانما کانت ہی متفرعة لانہا ہی لکنہا ازلن عن معتمدہن فتغیرت
جرسہن انتہی ای نادانو حروف متفرعہ سمجہہ اپنی اصول سی فصاحت کی روسے
متغیر ہین نہ یعنی من الاحرف متفرع ایسی متفرع عنہ کا مثل نہین ہے کما والتالی باطل فکذا المقدم

Marfat.com

اور فقہا کی نزدیک حکم فساد صلوۃ کا بتغیر معنی ہی نہ بتغیر الفاظ جمیع کتب فقہ مین ادنی سی اعلی تک یہی لکھا ہی اسکا خلاف ہرگز نہین پاوگی جیسا کہ لکھا فتاوی قاضیخان و عالمگیری مین و ان ذکر حرفا مکان حرف و لم یغیر المعنی بان قرا ان المسلمون ان الظالمون و ما اشبہ ذلک لم تفسد صلوتہ انتہی کلامہ پہر لکھا قاضیخان مین و ان نقص حرفا عن کلمۃ ان لم تتغیر المعنی لا تفسد صلوتہ فی قولہم انتہی کلامہ خصوصًا نزدیک ابی حنیفہ کی تغیر الفاظ قران تو درکنار اگر باوجود قدرت قرات قران کے الفاظ قران کو بالکل چہوڑ کر معنی قران کو فارسی وغیرہ مین پڑہی تب بہی اوسکی نماز باطل نہین ہوگی بلکہ جایز ہوگی جیسا کہ لکھا نور الانوار مین و لانہ اسم للمعنی فقط کما یتوہم من تجویز ابی حنیفۃ القراۃ بالفارسیۃ فی الصلوۃ مع القدرۃ علی النظم العربی انتہی کلامہ اور لکھا قاضیخان مین و لو قرا فی صلوتہ بالیس فی مصحف الامام نحو مصحف عبد اللہ بن مسعود و ابی بن کعب ان لم یکن معناہ فی مصحف الامام و لم یکن ذکرا و لا تہلیلا تفسد صلوتہ لانہ من کلام الناس و ان کان معناہ فی مصحف الامام یجوز صلوتہ فی قیاس قول ابی حنیفہ و محمد رح و لا یجوز فی قیاس قول ابی یوسف رح اما عند ابی حنیفہ رح فانہ یجوز قراۃ القران بای لفظ کان و محمد یجوز بلفظ العربیۃ و لا یجوز بغیرہا انتہی کلامہ اور تمہی مخالف اسکی اقرار کیا ائمہ اربعہ پر خصوصًا ابی حنیفہ پر کہ اگر بہولی سی بہی ضاد کو قریب و متشابہ ظا کی پڑہی تو اوسکی نماز نزدیک ابی حنیفہ مین باطل ہی نعوذ باللہ من الکذب الفخیم و البہتان العظیم ای بدنام کنندگان نیکنامان جو ضاد صحیحہ کو قریب و متشابہ ظا کی نہین جانتا اور نہین پڑہتا ہی اور اوسکی پڑہنی والے کو متشابہ ظا کے طرف غلطی کی نسبت کرتا ہی اور اوسکی نماز کو باطل کہتا ہی وہ نادان ابجد خود غلطی پر ہی اور اوسکا قول باطل وہ لیاقت امام اور پیشوا ہونیکی نہین رکہتا ہی بیشک تم اتباع حضرت ابی حنیفہ رح

Marfat.com

کی ایسی ہو جیسی شیعہ حضرت علی اور حسنین رض وغیرہ کی اور نصاری حضرت عیسی عم کی اور یہود
حضرت موسی عم کی اور رہبان اتباع حضرت ائمہ اربعہ وغیرہ کی ایسی ہین جیسی ائمہ اربعہ اور
اصحاب صحاح ستہ خلفاء راشدین وغیرہ کی پس ظاہر ہوا کہ بطلان صلوٰۃ ضاد کی مشابہ ظا
پڑہنی والی کی مفتی نہی ہو نہ ائمہ اربعہ اب کہو تو یہہ جو تم ہی صاد کا سین اور طا کا تا اور
مانند اوسکی پڑہتی ہو یہہ ہی تو جمیع مستحبہ مین اسمین تمہاری نماز ہی باطل ہی یا نہین یا حکم بطلان
صلوٰۃ کا مخصوص باستحسان ضاد ضعیفہ ہی یا تم جمیع مقلدین حنفیہ فصحا ہوا اور حال یہہ کہ اکثر تمہاری
حافظ و ملا کو حروف مستحبہ تو کیا بلکہ بجاء صاد کی عین سین اور بجاء طا کی تا اور بجاء حا کی ہا پڑہتا
سنا ہی یا یہہ فتوی مخصوص ہم محمدیون پر ہی نہ تم حنفیون پر کچھ تو وجہ تخصیص کی بتلاؤ عجب حال ہی
تم مقلدین حنفیہ مدعیان وجوب تقلید امام معین کا کہ محمدیون کو تو تمسک بقرآن حدیث سی
منع کرتی ہو اور کہتی ہو کہ سوا مجتہد کی تمسک بقرآن و حدیث اور فتوی دینا جائز نہین سو نقل
فتوی مجتہد معین کی جیسا کہ لکہا طحطاوی مین وقال فی فتح القدیر وقد استقر رای الاصولیین علی
ان المفتی ہو المجتہد فاما غیر المجتہد ممن یحفظ اقوال المجتہد فلیس بمفتی والواجب علیہ اذا سئل ان یذکر
قول المجتہد کالامام علی وجہ الحکایۃ فعرف ان ما یکون فی زماننا من فتوی الموجودین لیس بفتوی
بل نقل کلام المفتی لیاخذ بہ المستفتی وطریق نقل احد امرین اما ان یکون لہ سند فیہ او یاخذہ من کتاب
معروف تداولتہ الایدی من کتب الامام محمد بن الحسن ونحوہا من التصانیف المشہورۃ لانہ بمنزلۃ
الخبر المتواتر او المشہور انتہی کلامہ اور تم باوجود اس ناعلمی اور نافہمی کی تمسک بقرآن و حدیث
کرتی ہو اور قیاس ہی کرتی ہو اور ہر امر مین فتوی ہی دیتی ہو اگر تم اہل فتوی ہو یعنی مجتہد

Marfat.com

تو تقلید ابحنیفہ کی کیون کرتی ہو کہ محقق کو تقلید غیر کی شرک اور حرام ہی اور اگر تم اہل حنفیہ
نہین ہو مقلد ابحنیفہ کی ہو تو ہر امر مین ابحنیفہ ہی کا قول کتب معتبرہ متداولہ امام محمد بن حسن وغیرہ
کیون نہین نقل کرتی طحطاوی مین بھی اوس بعض مفسر مجہول کا قول کہ خلاف قران و حدیث و اجماع
صحابہ وغیرہ اور خود ابحنیفہ کی ہی نقل کرکی عمل مین لائی اور یہہ عبارت ندیکہی جو سوا ابحنیفہ اور
کا قول حنفی کو نقل کرنا جایز نہین اور دوسری ہم خلاف قران و حدیث کی ائمہ اربعہ کی تو اتباع
ہی نہین مین پہر ہم اوس قول مجہول کو حجت لانا دیوانگی ہی کیونکہ ہمارا طریق و مذہب
صراط مستقیم اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء قلیلا ما تذکرون اعنی
جلی و خفی بالجارحہ النبی صلی اللہ وسلم قران و حدیث صرف حق بسیط ہی جیسا کہ قدیم ہی
مین تمام مکلفین اور سلف صالحین کیواسطی فروع اور اصول مین طریق مستقیم ایک ہی
چلا آتا ہی جیسا کہ معلوم ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم الایہ سی اور اختلاف
شرائع سالقہ نسخ وغیرہ سی باختلاف ازمنہ کی ہی نہ یہ کہ ایک امر بعض مکلفین کو جایز ہو
اور ویسی ہی بعض مکلفین دوسرو نکو وہی امر اوسی زمانہ واحد مین منع ہو لیکن اب طریق
محمدی ہی ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ایک ہی صرف حق اوسمین ہرگز ہرگز احتمال بطلان کا نہین
لیکن اوسکو سبل شتی طرق و مذاہب اربعہ وغیرہ زعم کیا وہ بیشک طریق حقیقی جدا اور دو
ہو ایسی طالب حق پر اتباع اوسی ایک طریق مستقیم کا واجب اور ترک مذاہب متعددہ
کا لازم ہی جیسا کہ فرمایا ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ
ذلکم وصیکم بہ الایہ کیونکہ صورت اختلاف مین از روی نفس الامر کی حق بموضع واحد ہی غیر متعین

پس تعدد مذاہب بیشک حیز بطلان مین ہی یعنی ہر مذہب مذاہب متعددہ سی باطل ہی محل
حق پس واسطی اختیار شریعت مین حکم باتفاق و اجتماع اور نہی افتراق اور اختلاف سی وارد ہے
جیسا کہ فرمایا اعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا الآیہ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جا
ئہم البینات الآیۃ اور مذاہب متعددہ کو سبل شتی فرمایا جیسا کہ ان الذین فرقوا دینہم وکانوا
شیعا لست منہم فی شئی الآیہ حاصل یہ کہ ہمارا مذہب تو ایک طریق محمدی اتبعوا ما انزل الیکم
من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء قران وحدیث ہی کہ وہ صرف حق ہی اوسمین ہرگز ہرگز
کسیوقت احتمال بطلان کا نہین ہوتا ہی جیسا کہ طریق سلف صالحین ائمہ اربعہ وغیرہم کا تھا
نہ فہم و قول و فعل اپنا اور نہ کسی ایک سلف معین کا خلفاء راشدین اور ائمہ مجتہدین
سی کہ کبہی صواب ہوتا ہی اور کبہی خطا بلکہ ہم تو بحکم عموم فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے
اوسکی ہر ناقل اور ماہر صلحا سلف اور خلف سی دریافت کرتی اور عمل مین لاتی ہین اگر
تمہارا مذہب بہی یہی ہی تو ہم اور تم سب محمدی سنی ہین جیسی کہ ائمہ اربعہ وغیرہم محمدی
سنی تہی اب تمہارا اخاص حنفی یا شافعی وغیرہ ہونا باطل ہی ترجیح بلا مرجح اور اگر تمہارا مذہب
تقلید فہم اور قول و فعل ایک امام معین کی ائمہ اربعہ وغیرہم سی ہی یعنی اوسکی جمیع مسائل
نصبہ اور قیاسیہ کو تم اپنی حقمین واجب العمل اور جایز جانتی ہو اور اوسکی خلاف مسائل
مذاہب باقیہ کو واجب الترک اور ناجایز جانتی ہو تو یہہ اعتقاد فاسد اور مذہب
باطل ہی کیونکہ یا تو تمہاری نزدیک ازروی نفس الامر کی تمہاری امام ہر مسئلہ مین
مصیبت بحق اور باقی ائمہ دین ہر مسئلہ مختلف فیہ مین مخطی ہین یا نہین اگر ہر مسئلہ مختلف

Marfat.com

فیہ مین تمہاری ہی امام مصیب بحق ہین تو تمہاری نزدیک مذاہب باقیہ شافعیہ وغیرہ باطل
ہین کیونکہ صورت اختلاف مین حق بموضع واحد ہی اور مقابل حق کا باطل جب ہر مسئلہ مختلف
فیہ مین تمہاری ہی امام مصیب بحق ہین تو باقی ائمہ دین اوسمین بیشک خطا اور باطل پر ہین
پس ثابت ہوا کہ تمہاری نزدیک مذاہب باقیہ شافعیہ وغیرہ مرکب ہی حق اور باطل سی اور
جو شی مرکب ہی حق اور باطل سی وہ حکم باطل مین ہی جیسیکہ جو شی مرکب ہی جوہر اور عرض سے
وہ حکم عرض مین ہی اور جو شی مرکب ہی مستقل اور غیر مستقل سی وہ حکم غیر مستقل مین ہی دوسرے
صورت اختلاف مین حق بموضع واحد غیر معین ہوتا ہی تمنی اوسکو اپنی ہی امام کی لئی ہر مختلف
فیہ مین اگر بدلیل جانا ہی تو تم محقق ہوئی مقلد اب تمپر تقلید حرام ہی اوسمین تمہارا حنفی ہونا
باطل اور اگر بیدلیل ہی تو یہ تمہارا دعوی باطل تیسری تمہاری امام نبی معصوم نہین تھی اور مذہب
اہل سنت کا غیر نبی معصوم مین مخطی ومصیب ہی جیساکہ روایت کیا مسلم مین المجتہد یخطی ویصیب
اور اگر تمہاری نزدیک تمہاری امام بہی ہر مسئلہ مین مصیب نہین ہین بلکہ نفس الامر مین تمہارے
امام بہی بعض مسائل مین مخطی ہین تو بیشک باقی ائمہ دین اوس بعض مسائل مین مصیب بحق ہین
کیونکہ ارتفاع نقیضین محال ہی یعنی مثلا دس ہزار مسائل مختلف فیہ مین اونمین سی پانسو مسائل
مین تمہاری امام مخطی اور باقی ائمہ دین مصیب بحق ہین اور باقی پانسو مین تمہاری امام مصیب
بحق ہین اور باقی ائمہ مخطی اب اس تقدیر پر تمہاری نزدیک تمہارا مذہب حنفیہ بہی مرکب ہے
حق اور باطل سی اب اگر تم اپنی اوس مذہب حنفیہ کو حق اور واجب العمل جانتی ہو تو اوس
باطل کو بہی حق اور واجب العمل جانتی ہو اور حال یہ کہ وہ عند اللہ حق نہین باطل ہی و اگر کسی

تمہارا اوسیطرح اگر تم مذہب باقیہ مالکیہ وغیرہ کو خطا اور ناجایز العمل جانتی ہو تو اوس صواب
کو بھی جو تمہاری مذہب کی خطا کی مقابلہ مین ہی خطا اور ناجایز العمل جانتی ہو اور حال یہ
کہ عند اللہ صواب اور واجب العمل ہی تمپر ہی افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض
فما جزاء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیوة الدنیا ویوم القیمة یردون الی اشد العذاب وما اللہ
بغافل عما تعملون اور اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ اور اگر تم خود اپنے
اوس مذہب حنفیہ کو بھی مرکب حق اور باطل سی مثل مذہب مالکیہ وغیرہ کی جانتی ہو تو
تمنی باوجود علم اوسکی باطل ہونی پر اوسکو دوسری مذاہبون پر کیون اختیار کیا ہی
ترجیح بلا مرجح اگر بسبب منسوب ہونی اوسکی طرف ایک امام بزرگ دین کی اختیار کیا ہے
تو مذہب امامیہ اہل شیعہ کا احق ہی واسطی اختیار کی کہ وہ منسوب بائمہ اہل بیت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ہی یعنی حضرت ابو حنیفہ رح کچھ ائمہ اہل بیت حضرت علی اور حضرت امام حسین اور حضرت
امام حسن رضی اللہ عنہم سی زیادہ نہین تہی پس بیشک تم مصداق ہو ان الذین فرقوا دینہم
وکانوا شیعا لست منہم فی شیء انما امرہم الی اللہ ثم ینبئہم بما کانوا یفعلون کے اور لکہا
تفسیر اتقان مین واخرج الطبرانی وغیرہ بسند جید عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعایشة یا عایشة ان الذین فرقوا دینہم وکانوا
شیعا ہم اصحاب البدع والاہواء من ہذہ الامة انتہی کلامہ اور لکہا تفسیر بیضاوی مین
ان الذین فرقوا دینہم بددوہ فامنوا ببعض وکفروا ببعض اوافترقوا فیہ قال صلی اللہ
علیہ وسلم افترقت الیہود علی احدی وسبعین فرقة کلہا فی الہاویة الا واحدة وافترقت

Marfat.com

النصاری علی ثنتین وسبعین فرقة کلها فی الهاویة الا واحدة وتفترق امتی علی ثلث وسبعین
فرقة کلها فی الهاویة الا واحدة وقرا حمزة والکسائی ہہنا وفی الروم فارقوا ای باینوا وکانوا
شیعا فرقا یشیع کل فرقة اماما لست منهم فی شیء ای من السوال عنهم وعن تفرقهم او من
عقابهم او انت بری منهم انتهی کلامه اور لکھا اسکی حاشیہ مین قوله فرقوا دینهم الاختلاف
فی الدین تفریق وتقسیم واخذ کل فرقة قسما منه وکذا الایمان بالبعض والکفر بالبعض تفریق له
علی قسمین قوله بددوه ای فرقوه قوله شیعا جمع شیعة وہی الفرقة المتابعة [illegible]
قوله یشیع ای یتبعه انتهی کلامه **سوال** معنی مشابہت کا کیا ہی **جواب** اشتراک
شیئین فی الکیف ہی یعنی مشترک ہونا دو ذات کا کسی صفت مین ہی [illegible] —
سوال اشتراک جمیع صفات مین مراد ہی یا بعض مین اگر جمیع مین ہی تو چاہیے
کہ ضاد کو مشابہ ظا کی نکہو کہ ضاد اور ظا جمیع صفات مین مشترک نہین ہین اور اگر بعض
مین مراد ہی تو ہر یک حرف کو مشابہ دوسرے کا کہنا چاہیے کیونکہ کوئی حرف حروف
ہجا سی نہین ہے کہ وہ بعض صفات مین مشترک ہر واحد کا نہین ہی بلکہ بعض حرف ساتھ
بعض دوسرے کی جیسے کہ جیم دال مہملہ کی اور کاف ساتھ تا فوقانیہ کے اور ثا مثلثہ ساتھ
حا حطی کی جمیع صفات مین مشترک ہین اور انکی صوت مین مشابہت نہین پس
معلوم ہوا کہ اشتراک صفات مستلزم مشابہت صوت کو نہین ہی اور وہ جو رعایہ مین
لکہا ہے ان الضاد حرف یشبه لفظه فی السمع لفظ الظا لانهما من حروف الاستعلاء و
حروف الجهر والرخاوة ولولا اختلاف المخرجین وما فی الضاد من الاستطالة لکان لفظهما واحدا

Marfat.com

ولم یختلفا فی السمع انتہی کلامہ وہ تشبیہ صوت صفاتی استعلا و اطباق وجہر و رخاوۃ وغیرہ
مین ہی نہ صوت ذاتی مین کیونکہ صوت ذاتی ضاد کی بسبب جدائی اوسکی مخرج کی جدی ہی
صوت ذاتی ظا سی اور اسیطرح وہ جو جہد المقل مین لکہا ہی الضاد والظاء والذال المعجمات
الکل متشارکۃ فی الجہر والرخاوۃ ومتشابہۃ فی السمع لکن الاخیرین من مخرج واحد والضاد لیس من
مخرجہما انتہی کلامہ وہ بہی تشبیہ صوت صفاتی مین ہی نہ ذاتی مین یعنی ضاد کی لئی دو صوت
مین ایک ذاتی دوسری مغایر اوسکی صفاتی پس صوت ضاد کی نہین ہی مشابہ صوت
ظا کی سوا صوت صفات مشترکہ کی اور صوت صفات مشترکہ کی خارج ہی ذات ضاد اور
ذات ظا سی انمین داخل نہین کیونکہ مثلاً کل صفات ظا کی جہر رخاوۃ استعلا اطباق
صمت سکون جرس سات ہین اونمین سی صمت و سکون وجرس حا وخا وغیرہ مین اور
جہر و استعلا و اطباق طا مہملہ وغیرہ مین اور رخاوت عین وغین وغیرہ مین موجود ہین
باوجود اسکی حروف مذکورہ مین صوت ظا کی یعنی ظائیت موجود نہین اگر ظائیت صفات
مذکورہ سی پیدا ہوتی تو حروف مذکورہ مین بہی پائی جاتی اور حروف مذکورہ مین تو
ذات ظا مطلقا موجود نہین ہی پس صاف معلوم ہوا کہ صفات مذکورہ کو صوت ظا مین
یعنی وجود ظا مین کچہہ دخل نہین پس معلوم ہوا کہ صوت ظا کی ذاتی ہی نہ صفاتی اور اسیطرح
ذال وظا سب صفات مین متحد ہین جز اطباق پس صوت ظا کی بغیر اطباق کی بعینہ صوت
ذال کی ہی قال سیبویہ لولا الاطباق فی الظاء لکان ذالا پس ذال وظا سوا اطباق کے
شی واحد ٹہری اب معلوم کرنا چاہئی کہ ظائیت ظا کی اور ذالیت ذال کی ذاتی ہے

یا صفاتی یعنی مخرج سی حاصل ہوتی ہی یا صفات سی اور بطلان شق ثانی تو ظاہر ہی کہ جمیع صفات
ذال کی عین مین موجود ہین باوجود اسکی صوت ذالیت کی عین ہرگز اصلاً نہین پائی جاتی پس ثابت
ہوا کہ ظائیت اور ذالیت صوت ذاتی ہی نہ صفاتی اور یہہ معنی متشابہت کا تمہارا عقلی ہی تو بیان
عقل کو کچھہ دخل نہین اور اگر نقلی ہی تو کتب معتبرہ سی نقل کرو **جواب** اللہ تعالی شانہ نی ثمرات
آخرت اور ثمرات دنیا کو بسبب مشترک ہونی ان دونون کی صورت وغیرہ مین متشابہا فرمایا جیسا
کہ سورہ بقر مین وکلما رزقوا منہا من ثمرة رزقا قالوا ہذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابہا
الآیہ اور لکھا عبد اللہ ناصر الدین بیضاوی نی تفسیر آیت مذکورہ مین فان قیل التشابہ ہو التماثل
فی الصفة وہو مفقود بین ثمرات الدنیا والآخرة کما قال ابن عباس لیس فی الجنة من اطعمة الدنیا الا
الاسماء قلت التشابہ بینہما حاصل فی الصورة دون المقدار والطعم وہو کاف فی اطلاق التشابہ
ہذا انتہی پھر لکھا بعد چند سطر کی ومن تشابہہما تماثلہما فی الشرف والمزیة وعلو الطبقة انتہی کلامہ
اور اسیطرح بسبب مشترک ہونی قمر مشبہ اور عرجون قدیم مشبہ بہ کی پتلاپن اور زردی وغیرہ وجہ تشبیہ مین
فرمایا سورہ یس مین والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم اور اسیطرح بسبب مشترک
ہونی اہل بعث مشبہ اور جراد مشبہ بہ کی کثرت تموج وانتشار وجہ تشبیہ مین فرمایا سورہ قمر مین یخرجون
من الاجداث کانہم جراد منتشر مہطعین الی الداع اور بہت سی آیات مین اور لکھا امام جلال الدین
سیوطی نی تفسیر اتقان کی نوع تریپن تشبیہ واستعارات قرآن مین وقد افرد تشبیہات القرآن
بالتصنیف ابو القاسم البغدادی فی کتاب سماہ الجمان وعرفہ جماعة منہم السکاکی بانہ الدلالة
علی مشارکة امر لامر فی معنی وقال ابن ابی الاصبع ہو اخراج الاغمض الی الاظہر وقال غیرہ ہو الحاق

Marfat.com

تھی بدی وصف فی وصفہ انتہی کلامہ اور لکھا علامہ سعد الدین تفتازانی نے تلویح حاشیہ
توضیح کی فصل علاقہ حقیقت ومجاز میں کما بین الاسد والرجل الشجاع فانہما لا یتصلان
من جہۃ الذات والصورۃ بل من جہۃ الاشتراک فی معنی الشجاعۃ وعبر عن علاقۃ المشابہۃ
بالاتصال فی معنی الشروع کیف شرع لان المشابہۃ اتفاق فی الکیفیۃ والصفۃ انتہی کلامہ
اور لکھا غایۃ التحقیق میں تحت قولہ منہا ما وقع للتشبیہ والتشبیہ ہو الدلالۃ علی مشارکۃ امر لامر
فی معنی انتہی اور لکھا نظام الدین محشی شرح ملانی فالمعرب المرکب الذی لم یشبہ بین او التشابہ
ہو الاشتراک فی الکیفیۃ انتہی کلامہ اور لکھا میر ہاشم نے فصل دوسری واحد وکثیر الہیات
حاشیہ میبذی میں اعلم ان الشیئین ان اشترکا فی الجنس فہما المتجانسان او فی الکیف فمتشابہان
او فی الکم فمتساویان او فی الاضافۃ فمتناسبان او فی الخاصۃ فمتشاکلان او فی الاطراف
فمتطابقان او فی وضع الاجزاء فمتوازیان او فی النوع فمتماثلان والا فہما المتخالفان
انتہی کلامہ یعنی جس شئین میں اشتراک فی الکیف ہی وہ دونوں نفس الامر میں متشابہین
میں کوئی کہی یا نہ کہی خواہ وہ جنس اصوات سی ہوں جیسیکہ ح خ س ص ث ف
بسبب مشترک ہونی ان سب کے رخاوت وہمس وغیرہ میں یعنی جاری ہونی صوت میں ساتھہ
پستی اور سستی کی سب آپسمیں متشابہات ہیں اور جیسیکہ ظ ذ ز بسبب اشتراک ان سبکی
رخاوت وجہر وغیرہ میں یعنی جاری ہونی صوت میں ساتھہ بلندی اور اونچائی کی آپسمیں
متشابہات ہیں اور جیسیکہ ب ج د ق بسبب اشتراک ان سب کے شدت وقلقلہ
وغیرہ میں یعنی بند ہونی صوت میں بیچ مخرج کی اور احتیاج تقلقل اور اضطراب کی مخرج میں

Marfat.com

واسطی تبیان اوس صوت کی یہہ سب اسمین متشابہات ہین خواہ وہ جنس الوان و اضواء و اشکال
و مقادیر و حرکات و سکنات و حسن و قبیح وغیرہ سی ہون خواہ وہ جنس طعوم تلخ و شور و
شیرین وغیرہ سی ہون خواہ جنس روایح خوشبو و بدبو وغیرہ سی ہون خواہ جنس صلابت
و لین و حرارت و برودت وغیرہ سی ہون مگر ادراک بالجزم ہر قسم مشابہت کا اشیا
مین کار محققین متعلمین عقل مصداق تلک الامثال نضربہا للناس و ما یعقلہا الا العالمون کا ہی
نہ مقلدین مقیدین عقل بربقہ تقلید متوہمین مصداق ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین
لا یعقلون کا یعنی اللہ تعالی نی دواب سی خاص انسان ہی کو واسطی معرفت حق باطل کے
گوہر بیش بہا متاع کونین عقل کہ وزیر ہمین سلطان قلب کی ہی عطا کی ہی پس جنہون نے
اوس گوہر بیش بہا یعنی وزیر اعظم سلطان قلب کو ربقہ تقلید مین قید کرکی ذلیل و ضائع
کیا اور حق باطل مین اوسکی تعلیم ہنین قبول کی خاص اونہی شریرون کو شر الدواب
فرمایا نہ گدہی کتی خنزیر ریچہ بندر دوسری دواب کو کہ نہ اونکو یہہ امانت عطا ہوئے
اور نہ اونہون نی اوس ممتاز بہ حق باطل کو ذلیل و ضائع کیا کہ اوس شر عظیم کے
ساتہہ موصوف ہون پس مقلدین کو بسبب ضائع کرنی اونکی عقل گوہر بیش بہا افضل
انسان کو شر الدواب فرمایا جیسا کہ لکہا تفسیر بیضاوی مین ان شر الدواب عند اللہ
شر ما یدب علی الارض او شر البہائم الصم عن الحق البکم الذین لا یعقلون ایاہ عدہم من
البہائم ثم جعلہم شرہا لابطالہم ما میزوا بہ وفضلوا لاجلہ انتہی کلامہ ای میزوا عن البہائم بالعقل
اور کہین اونکو سفہا فرمایا جیسکہ سورہ بقر مین سیقول السفہاء لکہا تفسیر بیضاوی مین سیقول

Marfat.com

السفہاء الذین خف احلامہم واستہنوا بالتقلید والاعراض عن النظر انتہی کلامہ اور لکہا قاضی ثناء اللہ صاحب نے مظہری مین السفہاء الذین خف عقولہم حیث ضیعوا بالتقلید والاعراض عن النظر الصحیح او العناد انتہی کلامہ اور جو کہ مقلدین کی نزدیک معرفت حق و باطل مین عقل کو کچہہ دخل نہین وہ تابع وہم وخیال کی ہین تو اثبات حق اونکی قلوب پر ممکن نہین کیونکہ اثبات حق بغیر دلیل ممکن نہین اور دلیل کلی ہوتی ہی مرکب قضیتین سی موّدی طرف مجہول نظری جیسیکہ العالم متغیر وکل متغیر حادث فالعالم حادث اور اسیطرح ضاد وظا متشارکین فی الصفات ہین اور کل متشارکین فی الصفات متشابہین ہین پس ضاد وظا متشابہین ہین اور اسیطرح کاف وتا وغیرہ اور امور کلیہ مدرکات عقل کی ہوتی ہین اور مدرکات عقل نزدیک مقلدین کی معتبر نہین پس اونکا وہم ہمیشہ غالب اور حاکم رہتا ہی اونکی عقل پر یعنی اسباب علم کی خلق کی لئی تین ہین جیسیکہ لکہا عقائد نسفی اور اوسکی شرح مین اسباب العلم للخلق ثلثۃ الحواس السلیمۃ والخبر الصادق والعقل فالحواس خمس السمع والبصر والشم والذوق واللمس الخ یعنی ان اللہ تعالی قد خلق کلا من تلک الحواس لادراک اشیاء مخصوصۃ کالسمع للاصوات والذوق للطعم والشم للروائح لا یدرک بہا ما یدرک بالحاسۃ الاخری انتہی کلامہما مختصرا یعنی مدرک اصوات اور اوسکی کیفیات حسن وقبح مشابہت ومنافرت وغیرہ کی حروف وغیرہ مین سمع ہی اور مدرک الوان وغیرہ اسیطرح بصر ہی اور مدرک طعوم کی اسیطرح ذوق ہے اور مدرک روائح کی اسیطرح شم ہی اور مدرک صلابت لین وغیرہ کی اسیطرح لمس ہے اور اسیطرح پانچ مدرکہ باطنی ہین جیسا کہ لکہا اثیر الدین ابہری نے

Marfat.com

بدایۃ الحکمت مین واما التی فی الباطن فہی ایضا خمس الحس المشترک والخیال والوہم والحافظۃ و
المتصرفۃ انتہی کلامہ یعنی حواس خمسہ ظاہری جاسوس حس مشترک کی ہین جمیع صور محسوسہ کو ادراک کرکے
حس مشترک کو دیتی ہین اور حس مشترک مقدم بطن اول مین بطون ثلثہ دماغ سی جمیع صور محسوسہ
کو حواس ظاہری سے قبول کرکے اپنی خزانہ خیال مین ڈالتی ہے اور وہ خیال بطن اول کے موخر
مین نگاہبان جمیع صور محسوسہ کا بعد غیبوبت کی ہے جیسیکہ وہم آخر بطن اوسط مین معانی
معانیہ جزئیہ غیر محسوسہ بحواس ظاہر کو جو محسوسات مین ہین مثل قوت حاکمہ بکری مین کہ بہیڑیہ
مہروب عنہ اور ولد معطوف علیہ ہے ادراک کرکے اپنی خزانہ حافظہ مین ڈالی ہے اور حافظہ
اول بطن آخر مین نگہبان معانی مذکورہ ہی یعنی حافظہ کو نسبت ساتھہ وہم کی ایسی ہے جیسی خیال کو
ساتھہ حس مشترک کے پہر متصرفہ بطن اوسط مین صور کو خیال سے اور معانی کو حافظہ سی اخذ
کرکے ترکیب کرتی ہے بعض اوسکو ساتھہ بعض کے اور جدا کرتی ہی بعض کو بعض سے
بحکم عقل اور وہم یعنی جب متصرفہ کو عقل استعمال کرتی ہے تو اوس کا نام متفکرہ
اور اوس کا تصرف مواد فکریہ مین ہوتا ہے اور انتزاع کرتی ہے مثل اوس سے
امور کلیہ کو جو اوس کی مدرکات سے ہین اور جب اوس متصرفہ کو وہم استعمال کرتا ہے
مطلق محسوسات مین تو اوسکا نام متخیلہ اور اوس کا تصرف صور حسیہ [illegible]
مین ہوتا ہی اور وہم کو مدرکات متصرفہ پر اسلئے تصرف ہے کہ وہ سلطان ہے متصرفہ کی بلکہ اوسکو تسلط ہے
مدرکات عاقلہ پر بہی اسلئے متنازع ہوتی ہے وہ عاقلہ کو اور تحکم کرتی ہے اور سبر بخلاف احکام اوس
عاقلہ کے جیسیکہ خلاف میت کی عاقلہ ترتیب کرتی ہے کبہی مناس کہ یہہ میت

Marfat.com

ہی اور ہر میت جمادہی پس جمادہی اور کل جمادسی خوف نہین پس اس سی بہی خوف نہین
باوجود اسکی اوس خالف کی وہمیہ متنازع ہوتی ہی عاقلہ کو اور تحکم کرتی ہی اوس پر تو
وہ جی خوف کرتا ہی اوس میت سی یعنی مقلدین کو اگرچہ طلب گوہر حق کی مگر جو کہ بغلبۂ وہم
وخیال غرق خطا کی شناوری عقل پر کچہہ اعتبار نہین ہی تو کنارہ تقلید کو چہوڑکر دریای تدبر
قران وحدیث مین طلب گوہر حق کی لئی بیٹہتی نہین صدف اندوختہ مسائل مقلدین
سابقین پر اکتفا کرتی ہین حتی کہ طالبان صادق متبعان افلا یتدبرون القران کو
شناوری عقل سی دریای تدبر قران وحدیث مین منع کرتی اور ڈراتی ہین اسلئی کہ اونکو
بہنی والی دریای مذکور مین غرق بحور خطا اور گوہر ہای حق اونکی ہاتہون مین سنگریزۂ
بطلان متخیل ہوتی ہین **دوہرہ** جن ڈہونڈہا اون پائیان گہری پانی پیٹہ : جو پاین
ڈوبت ڈری وہ رہی کنارے بیٹہہ : اور جب مقلدین کی عقل مغلوب وہم وخیال ہے
تو اونکا دیکہنا اور سننا حق کو مثل نادیکہنی اور ناسننی کی ہی پس وہ دیکہنی حق سے اندہے
اور سننی حق سی بہرے اور کہنی حق سی گونگی اور فہم حق سی بی بہرہ ہین جیسا کہ فرمایا ان شر الدواب
عند اللہ الصم عن سماع الحق البکم عن النطق بہ الذین لا یعقلون ایاہ جلالین وبیضاوی
اور فرمایا ولقد ذرانا لجہنم کثیرا من الجن والانس لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین
لا یبصرون بہا ولہم آذان لا یسمعون بہا اولئک کالانعام بل ہم اضل اولئک ہم الغافلون
اور فرمایا قل ہو للذین امنوا ہدی وشفاء والذین لا یومنون فی آذانہم وقر وہو علیہم عمی اولئک
ینادون من مکان بعید یعنی قران شریف مومنون کو ہدایت لاتا ہی ضلالت سی اور شفا بخشتا ہے

Marfat.com

جہالت سے جیسکہ قولہ تعالی وا وتو بہ متشابہا ہدایت مشابہت ضاد ورظا پرلایا ہمکو وسکی ضلالت
سی اور قولہ تعالی وما ہو علی الغیب بظنین بظا وبضنین بضاد دو قراۃ متواتر نی شفا بخشی
ہمکو جواز صلوۃ کی بقرات ہر واحد کی مقام دوسری پر باشارۃ النص اوسکی جہالت سی
وفی اذانہم وقر من التقلید فلا یسمعونہ سماع تفہم وتدبر یعنی مومنون پر فہم قران آسان کیے
جیسا کہ فرمایا ولقد یسرنا القران للذکر فہل من مدکر ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئی وہدی
ورحمۃ وبشری للمسلمین ای محمد اور قولہ تعالی وا وتو بہ متشابہا مین تمہاری لیی دو بشارت ہین
ایک وعدہ ثمرات جنت آخرت مین بعبارۃ النص دوسری مشابہت ضاد اور ظا وغیرہ کے
دنیا مین بدلالۃ النص کیونکہ دلالۃ النص حکم منصوص علیہ کی علت ہوتی ہی لغت کی جہت سے
نہ اجتہاد اور استنباط کی جہت سی جیسکہ لکھا اصول الشاشی مین اما دلالۃ النص فہی علت
للحکم المنصوص علیہ لغۃ لا اجتہادا ولا استنباطا انتہی کلامہ اور آیت مذکورہ مین علت متشابہ ہین
ہونی ثمرات دنیا وآخرت مین اشتراک فی الکیف ہی جیسا کہ معلوم ہوا اور وہ علت یعنی
اشتراک فی الکیف ضاد وظا وذال معجمات مین بوجہ اکمل ہے پس حروف مذکورہ آپسمین
متشابہات ہین قطعاً اب منکر مشابہت حروف مذکورہ کا منکر قطعی کا ہی کیونکہ ثبوت متشابہت
حروف مذکورہ کا بدلالۃ النص ہی اور دلالۃ النص قطعی ہوتی ہی مثل عبارۃ النص و
اشارۃ النص کی غیر متحمل التخصیص ہے جیسا کہ لکھا منار کی شرح نور الانوار مین یعنی ان الدلالۃ
ایضا کالاشارۃ فی کونہا قطعیۃ انتہی پہر لکھا ان دونو مین والثابت بہ لایحتمل التخصیص لانہ
لاعموم لہ اذ العموم والخصوص من عوارض الالفاظ وہذا معنی لازم للموضوع لہ لا لفظ

Marfat.com

ولان العلة كالاذى مثلا اذا ثبت كونه علة الحرمة لايحتمل ان يكون غير علة بان يوجد الاذى ولم يوجد الحرمة فانما وجدت العلة وجدت الحرمة ولايسمى هذا لقيما انتهى كلامهما وهكذا فى التلويح وغيره اور انكار قطعى كا كفر ہے اور جب ثابت ہوا كہ علت مشابہت كى حروف وغيره مين اشتراك فى الكيف ہے تو معلوم ہوا كہ جس حرف كو ساتھ جس حرف كى اشتراك فى الكيف زياده ہى بہ نسبت حروف باقيہ كى تو اوسكى مشابہت بہى ساتھ اوسكى زياده ہے بہ نسبت حروف باقيہ كى جيسيكہ علت روئيدگى اور سبزه كى پانى ہے جسقدر پانى تا حاجت زياده پونہچتا ہے اوسيقدر روئيدگى مين زيادتى ہوتى ہے خصوصا جس حرف كو ساتھ جس حرف كى قرب مخرج كامل مع اشتراك صفات بغير تضاد ہے اوسكو تو مقاربت اور مشابہت ساتھ اوسكى ايسى سخت ہى كہ فصل اور تميز ہے اونمين مشكل ہے بغير مشقت كے ممكن نہين جيسيكہ ضاد اور ظا معجمتين مين اور صاد اور سين مہملتين مين اور تضاد انكى اور تضاد دو قسم ہى ايک بحسب وجود و صدق يعنى ہر واحد ضدين سے مثل وجود دوسريكو مشتمل نہين ہو اور نہ ايک كا صدق دوسرى پہ جائز ہو جيسيكہ شدت و رخاوت مين كہ شدت مين صوت حرف كى مخرج مين بند ہوتى ہے جيسيكہ اب اج اد اط اک اق وغيره مين اور رخاوت مين جارى ہوتى ہے جيسيكہ اذا از وغيره مين اور شى بند حالت بندش مين جارى نہين ہوتى اور نہ شى جارى حالت جريان مين بند ہوتى ہے پس وجود شى بند كا وجود شى جاريكو اور شى جارى شى بند كو مشتمل نہين اور نہ صدق ايک كا دوسرے پر جائز كہ اجتماع ضدين محال ہے دوسرا تضاد حسب صدق ہے فقط جيسيكہ استطالت اور قصر مين كہ صفت استطالت سى حرف طويل ہوتا ہى اور صفت قصر سے كوتاه اور ہر طويل مشتمل ہے

Marfat.com

مثل وجود کو اوپر پس درمیان تفخیم و ترقیق کے تضاد ہے بوجود نہیں فقط حسب صدق کے

کہ طویل اور قصیر کا صدق شی واحد پر بجہت واحد جائز نہیں اور اسیطرح صفت اظہار اطباق اور

استعلا سی حرف فخیم یعنی موٹا ہوتا ہی اور انکی ضد انفتاح اور استفال سے باریک اور ہر شی موٹی متمایز

ہوتی ہے مثل وجود باریک پر صدق ایک کا دوسری پر جائز نہیں پس یہان مراد ہمارے تضاد حسب وجود

وصدق ہو تو ہے نہ تضاد حسب صدق پس ضاد مستطیلہ اور ظا قصیرہ ہیں اور اسیطرح صاد اور سین

مہملتین میں تضاد حسب وجود نہیں ہے یعنی ضاد و ظا معجمتین مع قرب مخرج جز استطالت جمیع صفات

مین مشترک ہین اور اصل اور مادہ حروف تہجی کا وہ صوت ساذج ہے کہ جسمین کسی ہیئت

کی مخالفت اور منافرت نہین اور یہ حروف اوس صوت ساذج پر ہیئات عارضہ نہین

ہین مگر بسبب مخارج کی ایسی مخالفت بعض حروف کی ساتھہ بعض کے نہین ہے مگر بسبب مختلف

مخارج کی یعنی اجناس اور انواع حروف مین جدائی نہین ہے مگر بسبب جدائی اجناس اور انواع

مخارج کے یعنی اطباق مخرج سی حرف مطبقہ اور انفتاح مخرج سی حرف منفتحہ اور استطالت

مخرج سی حرف مستطیلہ اور قصر مخرج سے حرف قصیرہ اور جہر مخرج سی مجہور اور شدت سی

شدیدہ ہوتا ہے قبیل تسمیہ مسبب باسم سبب ہے جیساکہ مفہوم ہوتا ہی شرح جزریہ ملا علی قاری سے

فلینبغی ان یخلص کل واحد من الآخر بالفتح المخرج وانطباقہ انتہی کلامہ اور رضی سے المطبقۃ ینطبق

معہ الحنک علی اللسان لانک ترفع اللسان الیہ فیصیر الحنک کالطبق علی اللسان انتہی کلامہ

اور شرح اصول اکبر سے یسمی حرفا طویلا و مستطیلا فتسمیتہ لہ باسم مخرجہ انتہی

کلامہ اسے واسطے مخرج حقیقی ہر حرف کا [illegible] ہے

Marfat.com

مخرج حرف دوسرے سی جیسا کہ اوسی شرح جزریہ مین قولہ مخرجا وہو موضع الخروج فی الاصل لکنہ ہنا عبارۃ عن الحیز المولد للحرف کذا قالہ جماعۃ من الشراح والاظہر موضع ظہورہ وتمیزہ عن غیرہ انتہی کلامہ اور اوسی مین ہے الجمہور علی ان الکل احدہما مخرجا انتہی کلامہ اور شافیہ مین ہے مخارج الحروف ستۃ عشر تقریبا والا فلکل مخرج انتہی اور لکہا اس کے شرح رضی مین لان الصوت الساذج الذی ہو محل الحروف والحروف ہیاۃ عارضۃ لہ غیر مخالف بعضہ بعضا فی الحقیقۃ الخ فاذا کان الساذج الصوت الذی ہو مادۃ الحروف لیس بانواع مختلفۃ انتہی کلامہ مختصرا اور لکہا جامع الصرف مین الحرف صوت یخرج منقطعا عن امتدادہ بمنتہی عرض لہ فی الحلق او الشفۃ او ما بینہا وذلک العارض ہو المسمی بالمخرج وبہ تمایز الحروف اذ مادتہا ہو الصوت الساذج الذی لایخالف بعضہ بعضا انتہی کلامہ پس جون سے حرفین کے مخرجین مین فاصلہ ہے جیسا کہ مخرج کاف اور مخرج جیم مین کہ کاف اقصی لسان سی ہے اور جیم وسط زبان سے یا فصل بمخرج حرف ثالث ہی جیسا کہ مخرج صاد مہملہ او مخرج زای معجمہ مین فصل بمخرج سین مہملہ ہے اور مخرج ظا معجمہ اور مخرج ثار مثلثہ مین فصل بمخرج ذال معجمہ ہی یا فصل بتضاد صفت ہی جیسا کہ سین مہموسہ اور زای مجہورہ مین اور ذال معجمہ مجہورہ اور ثار مثلثہ مہموسہ مین ہے تو اون حرفین مین وصل اور تمیز آسان ہے نفس الامر مین اور جون سی حرفین کے مخرجین مین فاصلہ او فصل

Marfat.com

المخرج ثالث اور تضاد صفت نہین ہے جیسی کہ مخرج ضاد اور مخرج ظا معجمتین
مین نہین اور اسی طرح مخرج صاد اور سین مہملتین مین تو ان حرفین مین فصل
اور تمیز نفس الامر مین مشکل ہے بغیر مشقت کی خواص اور عوام سی ممکن نہین بس
حال مراتب مقاربت و مباینت اور مشابہت و منافرت بعض حروف کا ساتھہ
بعض کے ان جداولون اجناس اور فصول حروف سی معلوم کرو فالاول جداول
ما یخرج من الحلق منفتحا ساکنا مستقرا قصیرا مصمتا علی ستة انواع فالاول ہو من
اقصاہ مستفلا مجہورا شدیدا منہوکا والثانی ہو منہ مستفلا مجہورا بین بین والثالث
ہو من وسطہ مستفلا مہموسا رخوا مبینا سجا والربع ہو منہ مستفلا مہموسا رخوا خفیا والخامس
ہو من ادناہ مستعلیا مجہورا رخوا مبینا والسادس ہو منہ مستعلیا مہموسا رخوا خریرا
اور لکھا رضی مین وکان الخلیل یقول الالف اللینیة والواو والیاء والہمزة ہوائیة
ای انہا من ہواء الفم لا یقع علی مدرجة من مدارج الحلق ولا مدارج اللہاة ولا مدارج
اللسان قال واقصی الحروف کلہا فی الحلق العین وارفع منہا الحاء وبعدہا الہاء ثم
بعدہا الی الفم الغین والحاء والخاء ارفع من الغین انتہی کلامہ اور لکھا ملا علی قاری نے
شرح جزریہ مین وتقدیم العین علی الحاء کلام سیبویہ وہو قول الاکثر ونص ابو الحسن
بن شریح علی ان الحاء قبل العین وہو کلام المہدوی وغیرہ انتہی کلامہ

ا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

Marfat.com

	بين بين	مجهورة	مستفلة	حلقية	مصمتة	قمرية	منفصلة	منفتحة	ساكنة	ع
بحة	رخوة	مهموسة	مستفلة	حلقية	مصمتة	قمرية	منفصلة	منفتحة	ساكنة	ح
	رخوة	مهموسة	مستفلة	حلقية	مصمتة	قمرية	منفصلة	منفتحة	ساكنة	ه
،	رخوة	مجهورة	مستعلية	حلقية	مصمتة	قمرية	منفصلة	منفتحة	ساكنة	غ
خرخرة	رخوة	مهموسة	مستعلية	حلقية	مصمتة	قمرية	منفصلة	منفتحة	ساكنة	خ

والثاني جداول ما يخرج من اللسان وما فوقه من الحنك الاعلى بترتيب منتهاه من الحنك على ثلثة اقسام

فالقسم الاول ما يخرج من اقصاهما شديدا قلقلا منفتحا مصمتا مستقرا قصيرة على نوعين فالاول

هو من داخل اللهاة مستعليا مفخما والثاني هو من خارجها مستفلا مرققا

۰	مفخمة	مستعلية	قمرية	منفصلة	مصمتة	منفتحة	قلقلة	شديدة	مجهورة	ق
۰	۰	مرققة	قمرية	منفصلة	مصمتة	منفتحة	قلقلة	شديدة	مهموسة	ک
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

والقسم الثاني ما يخرج من وسطهما منفتحا مستفلا مرققا مصمتا مستقرا قصيرا على ثلثة انواع

فالاول هو من اتصال بطن اللسان بالحنك شديدا قلقلا مجهورا بينا

والثاني هو منه رخوا ساكنا مهموسا بينا متفشيا والثالث هو من غير الاتصال

رخوا ساكنا مهموسا خفيا لينا كما رضي شرح شافية من قوله والجيم والشين والياء وسط

اللسان وما فوقه من الحنك الجيم اقرب الى اصل اللسان وبعده الى خارج الفم الشين وبعده

Marfat.com

الی خارجه الیسار انتهی کلامه

ج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		+
ش	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	+
ی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	+

والقسم الثالث ما یخرج من ادناها علی ضربین فالضرب الاول ما یخرج من ادنی حافته اللسان وما یلیها من راسه فویق الضواحک والثنایا وما بینهما بحیث یخرج صوته فوق مخرجه مجهورا بین بین ساکن منفتحا مستفلا مزلقا مستقرا وقصیرا علی ثلثة انواع فالاول هو من اتصال راس اللسان بالحنک بحیث یخرج صوته من ناحیته منحرفا مزلقا والثانی هو منه مع دخل ظهره ارتعادا کانه یرتعد بحیث یخرج صوته من ناحیته منحرفا مفخما مکررا والثالث هو من اتصال الراس به بحیث یخرج صوته من الانف مرققا غنیا

ل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×

والضرب الثانی ما یخرج من طرف اللسان و اصول الثنایا مصعدا الی الحنک

Marfat.com

الاعلی بحیث ینحصر صوتہ فی النطع مجہورا شدیدا قلقلا بینا مصمتا مستقرا قصیرا
علی ثلثہ انواع فالاول ہو منہ مطبقا والثانی ہو منہ منفتحا مہتوتا والثالث ہو منہ
منفتحا لکہا رضی مین و قال الخلیل العین والحاء والہاء والغین والخاء حلقیۃ لان مبداہا
من الحلق والقاف والکاف لہویتان اذ مبداہما من اللہاۃ والجیم والشین والضاد
ایضا شجریۃ لان مبداہا من شجر الفم ای مفرجہ والصاد والسین والزاء
اسلیۃ واسلۃ اللسان مستدق طرفہ والطاء والتاء والدال نطعیۃ لان مبداہا
من نطع الغار الاعلی انتہی کلامہ اور لکہا ملا علی قاری فی شرح جزریہ مین یعنے
ما بینہ وبین اصول الثنایا العلیا مصعدا الی الحنک الاعلی الخ انتہی کلامہ اور ایسا
ہی ہے اتقان مین پہر لکہا شرح مذکور مین ویقال لہذہ الحروف الثلثۃ نطعیۃ
لخروجہا من نطع الغار الاعلی انتہی کلامہ جاننا کہ بعض محقق نے کاف اور تاء فوقانیہ
کو حروف مجہورہ قلقلہ مین داخل کیا ہے کہ یہہ دو نو متفق علیہ شدیدہ ہین اور
شدت خود اپنی ذات مین قوی ہے پس اوس کو قوت اعتماد لازم ہی اور
قوت اعتماد سی سانس بند ہوتا ہے بدون ضعف اعتماد کی جاری نہین ہوتا جیسا کہ
لکہا خود رضی مین نحو قفق فانک تری الصوت یجری ولا ینقطع ولا یجری النفس الا بعد
انقضاء الاعتماد وسکون الصوت واما مع الصوت فلا یجری وذلک لان النفس
الخارج من الصدر وہو مرکب الصوت یحتبس اذا اشتد اعتماد الناطق علی مخرج الحرف
اذ الاعتماد علی موضع من الحلق او الفم یحبس النفس وان لم یکن ہناک صوت وانما

Marfat.com

یجری النفس اذ ضعف الاعتماد انتہی کلامہ اور جس حرف مین سانس جاری نہین ہوتا وہ مجہورہ ہے نہ مہموسہ یعنی عدم جریان نفس نقیض ہے جریان نفس کے پس شدت نقیض ہے ہمس کے اور اجتماع نقیضین محال اور ان دونو کے مخرج مین بحالت وقف تقلقل یعنے جنبش ہوتی ہے رکیک اور بیت پر وقف کر دیکہو اور جس کی مخرج مین تقلقل ہو وہ قلقلہ ہے نہ ساکنہ اسی لئے داخل کیا سیبویہ نے اون کو حروف قلقلہ مین جیساکہ شرح جزریہ مین ہی ١ وراء شدة بکاف وتا + کشرکم وتتوفی فتنتا + اوہمزات الشدة فی الکاف والتاء نحو یکتسل وتتلوا خصوصا عند ورود تکرارہا نحو قولہ تعالی یکفرون بشرککم وتتوفیہم الملائکة واتقوا فتنة وذلک لان الشدة یمنع الصوت ان یجری معہما ثباتہما فی موضعہا القویتین الخ ولذا ادخلہا سیبویہ فی جملة حروف القلقلة انتہی کلامہ مختصر

اور لکہا شاطبیہ مین والکاف والتاء من المجہورہ انتہی کلامہ ——

ط	مجہورہ	شدیدہ	قلقلہ	مصمتہ	مستعلیہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	*	*
ت	مجہورہ	شدیدہ	قلقلہ	مصمتہ	مستفلہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	*
د	مجہورہ	شدیدہ	قلقلہ	مصمتہ	مستفلہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	*	*

والثالث جداول ما یخرج من اللسان وما فوقہ من الاسنان علی قسمین فالقسم الاول ما یخرج من راس اللسان وما فوقہ من الثنایا من غیر ان ثقیل الراس

Marfat.com

یہاں یجاذیہا ولیبا منہا بحیث یجری صوتہ بینہا صفیرا رخوا ساکنا متمتنا مستقرا

وقعید ابینا علی ثلثة انواع فالاول ہو منہ مہموسا مطبقًا والثانی ہو منہ مہموسا منفتحًا و

الثالث ہو منہ مجہورا منفتحی لکہا رضی مین قولہ وللصاد والزای والسین طرف اللسان

والثنایا کذا قال ابن جنی والزمخشرے یعنون انہا تخرج من بین راس اللسان

والثنا من غیران تتصل طرف اللسان بالثنایا کما اتصل باصولہا لاخراج الطاء

والتاء والدال بل تحاذیہا وتسامتہا وعبارة سیبویہ مما بین طرف اللسان

والثنایا الزای والسین و الصاد انتہی کلامہ اور لکہا آخر دال اوسی رضی مین واذا

جریت فی الشین الصوت رایت ذلک بین طرف لسانک وا علی الثنایا بین وضع الصاد

والسین انتہے کلامہ اور لکہا اوسی شرح جزریہ مین وقال ذکریا عبارة الشاطبی

من الثنایا یعنی العلیا ولا منافاة فہی من طرف اللسان ومن بین الثنایا العلیا

انتہی کلامہ اور اوسی شرح جزریہ مین ہے وانما قدم المصنف حروف الصفیر

علی الثنویة تبعا لسیبویہ ولانہا تقارب مخرج الطاء واختیہا لانہا قبل اطراف

الثنایا انتہی کلامہ

ص	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.
س	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.
ز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.

Marfat.com

والقسم الثاني ما يخرج من اطراف اللسان طرف الاسنان نحو ما سكنا ـ صمتا مستقرا مقيدا
مبنيا على اربعة انواع فالاول هو من اقصى الحافة الى ادنى الحافة وما فوقهما من الاضراس
والانياب والرباعيات مجهورا مطبقا مستطيلا والثاني هو من راس اللسان وما
فوقه من الثنايا مجهورا مطبقا والثالث هو منه مجهورا منفتحا والرابع هو منه مهموسا
منفتحا حاصل یہ ہے کہ حروف لسانیہ سی خاص ہیں یہ چار حروف نفس اسنان سے
نکلتی ہیں بطوریکہ لسان تحت اسنان ہا لگی خصوصًا ضاد میں جیسا کہ لکھا رضی نے
فان مخرج الضاد من اقصى احدى حافتي اللسان الى قريب من راس اللسان ومنتهاه
اول مخرج اللام وهذا الذي ذكرناه مخرج الضاد من اللسان وموضعها من الاسنان
نفس الاضراس العليا فيكون مخرجها بين الاضراس وبين اقصى احدى حافتي اللسان
الى قريب من راس اللسان الخ ويقال للضاد طويل لانه من اقصى الحافة الى ادنى
الحافة انتهى كلامه مختصرا پھر لکھا اوسی رضی میں قوله على مخرجها ليس بجيد لان مخرج الضاد
حافة اللسان وحافته تنطبق عليها الاضراس كما ذكرنا وباقي اللسان ينطبق عليه الحنك
انتهى كلامه اور عبارت مذکورہ سے جب ثابت ہوا کہ مخرج ضاد کا اقصی حافہ
سی قریب سر زبان تک ہی جیسا کہ اوسی رضی میں ہے قوله وللضاد اول احدى
حافتيه الحافة الجانب وللسان جانبان من اصله الى راسه كحافتي الوادي ويريد باول
الحافة ما يلي اصل اللسان وباخر الحافة ما يلي راسه انتهى كلامه اور لکھا اصول اکبری
میں وللضاد اول احدى حافتي اللسان منتهيا الى قريب من راسه ومن ثم بیسے

Marfat.com

حرفاً طویلا مستطیلا انتہی کلامہ تو معلوم ہوا کہ وہ دندان جو متصل ادنی حافہ یعنی قریب سر زبان سے ہیں وہی داخل ہیں مخرج ضاد میں جیسا کہ مفہوم ہوتا ہے شرح اصول اکبر سے یہی ای مخرج الضاد ذنب حافۃ من حافتیہ وما بعدہ منتہیا الی قریب من راسہ ای الی جزء من تلک الحافۃ قریب من راس اللسان مع الاضراس المتصلۃ بذنب تلک الحافۃ وذلک الجزء ما بینہما فالحافۃ الجانب واولہا مبدئہا ای دونہا وہو مایلی اصل اللسان وآخرہا مایلی راسہ ومن ثم ای من اجل ان مخرج الضاد محل ممتد من حافتہ من حافتی اللسان سے لے قریب من راسہ مع الاضراس المحاذیۃ لذلک یسمی حرفا طویلا ومستطیلا تسمیۃ لہ باسم مخرجہ انتہی کلامہ اسی لئے کہا شارح جزریہ نے کہ مراد اضراس سے اسنان ہیں جیسا کہ نقل کیا ملا علی قاری نے والمراد من الاضراس الاسنان انتہی کلامہ کہ اسنان شامل ہیں رباعیہ وغیرہ کو جو مخرج ضاد میں داخل ہیں یعنی مخرج ضاد میں تین طواحن ایک ضاحکہ ایک ناب ایک رباعیہ جملہ اسنان ہیں کیونکہ مخرج ضاد کا اسنان میں قریب ثنایا تک ہی جیسا کہ لکھا رضی میں ہے وادغام ہذہ الحروف فی الضاد اقوی من ادغامہا فی الشین لان الضاد قربت من الثنیۃ باستطالتہا وہذہ الحروف من الثنایا بخلاف الشین انتہی کلامہ سوال متفق علیہ ذکر مخارج میں ترتیب ہی اگر مخرج ضاد کا اقصی حافہ وما یلیہا من الاضراس ہی جیسی کہ تصریح ہے جمیع مصنفین سے تو ذکر مخرج ضاد کا قبل ذکر مخرج جیم شین یائے تحتانیہ کے ہوتا کیونکہ اقصی حافہ لسان قبل محاذات مخرج جیم وغیرہ کے

Marfat.com

ہی اور اگر مخرج ضاد کا ادنیٰ حافہ و مایلیہا من الرباعیہ وغیرہ سے ہے جیسا کہ دلالت

کرتا ہے اس پہ مقرر کرنا مصنفین کا مخرج ضاد کو مخرج یا تحتانیہ وغیرہ سے

جیسا کہ شاطبی مین + وحرف لہ اقصی اللسان وفوقہ + الحنک احفظ وحرف باسفلا

ووسطہ منہ ثلث وحافتہ فاقصا الحرف نطولا + انتہی کلامہ تو یہہ کہنا چاہئے

تہا وللضاد ادنی حافتی اللسان وما یلیہا من الرباعیۃ والناب نہ اقصی حافتے

اللسان وما یلیہا من الاضراس جواب مخرج ضاد کا اقصی حافہ و ما یلیہا من الاضراس

سی نہ ادنی حافہ و ما یلیہا من الرباعیہ ہے مگر اتمام اور کمال ہر شی کا اوس کے

انتہا پر ہوتا ہے اسی لئے مخرج حرف مین بھی انتہاء صوت ہی معتبر ہی جیسا کہ

شرح جزریہ مین بحیث انقطع الصوت کان مخرجہ المحقق انتہی کلامہ اور منقول ہی

انتہا صوت ضاد کی حافہ پر بعد محاذات مخرج یا تحتانیہ وغیرہ کے ہی پس اسی

بیان کیا مصنفین نے مخرج ضاد کو بعد مخرج یا تحتانیہ کے تا دلالت ہو ادنی

حافہ و ما یلیہا من الرباعیہ انتہاء مخرج ضاد پر اشارۃً اور ذکر کیا اقصی حافہ و

ما یلیہا من الاضراس ابتداء مخرج ضاد کو صراحۃً واسطے دفع توہم فقط ادنی حافہ

کے یعنی مخرج ضاد کا تمام حافہ سے ہے جیسا کہ معلوم ہوا اور لکھا جزریہ مین + والضاد

من حافتہ اذ ولیا + الاضراس من ایسر او یمنیاہا + اگر عبارت مذکورہ مین بجای الاضراس

کی الاسنان ہو تو بسبب قرینہ ذکر اوس کے بعد یا تحتانیہ کے توہم ہو کہ مراد

ادنی حافہ و ما یلیہا من الرباعیہ وغیرہ ہے فقط یعنی اقصی حافہ و مایلیہا من الاضراس

Marfat.com

اوسمین داخل نہین اور یہہ حال نہیہ کہ وہ مخرج ضاد مین داخل ہین پس واسطے
دفع توہم مذکور کے الاضراس کہا خاصتہ تا دلالت ہو شمول اقصی حافہ پر کہ محاذی
و متصل اضراس کے وہی ہے لکہا قاری شرف الدین نی ÷ تمام کنار زبان کا اوس
کرہی کے دانت ÷ طرف بائوین یا داہنی مخرج ضاد اس بہانت ÷ اور لکہا جزریہ اور
اوس کے شرح مین ملا قاری نے ÷ والظاء والذال وثاہا للعلیا من طرفیہما ÷
ای مخرج ہذہ الثلثۃ خاص للثنایا العلیا قولہ من طرفیہما ای من طرف اللسان و
اطراف الاسنان العلیا انتہی کلامہ جانکہ طرف جنس ہے اور حافہ وجانب ورأس
اوس کے انواع کیونکہ یہہ سب اطراف ہین سطح اسان کی کما یقال طرف
الجسم سطح وطرف السطح خط وطرف الخط نقطۃ اسیلئے ملا علی قاری فی شرح جزریہ
مین تعبیر کیا حافہ لسان کو ساتہہ طرف لسان کی قولہ والضاد من حافتہ اذ ولیا
ای مخرج ضاد من جانب اللسان وطرفہ او اقرب الجانبان ای احدہما انتہی کلامہ
پہر لکہا بعد پندرہ سولہ سطر کے و اعنی تخرج الضاد من طرف اللسان مستطیلۃ
الی مایلی الاضراس من الجانب الایسر وہو الایسر والاکثر او من الایمن وہو الیسیر
العسیر المعتبر او من الجانبین وہو من مختصات سیدنا عمر وہو معنی قول الشاطبی و
ہو لدیہما یعز وبالیمنی یکون مقللا انتہی کلامہ اور اسیطرح اسنان جمع سن کے
جنس ہے اور اضراس و انیاب وثنایا وغیرہ اوسکی انواع اور اقسام ہین جیسا کہ
لکہا ملا علی قاری نے فی شرح جزریہ مین اعلم ان الاسنان علی اربعۃ اقسام منہا اربع

Marfat.com

تسمی ثنایا ثنتان من فوق وثنتان من تحت من مقدمها ثم اربعة مما یلیها من کل جانب
واحد تسمی رباعیات ثم اربعة کذلک تسمی انیابا ثم الباقی تسمی اضراسا ومنها اربع
ضواحک ثم ست عشرة طواحن ثم اربع نواجذ ویقال ضرس الحلم وضرس العقل
وقد لا یوجد فی بعض افراد الانسان انتہی کلامہ کذا فی الرضی والجاربردی یعنی جانبہا
کہ حافہ لسان وراس لسان وغیرہ طرف لسان مین متحد اور مشترک اسیطرح اضراس
وثنایا وغیرہ اسنان مین متفق اور مشترک ہین پس ضاد وظا وذال وثا معجمات
مخرج طرف لسان واطراف اسنان مین متفق اور مشترک ہین اور جو حرفین مخرج
تقریبی مین متفق اور صفت مین مختلف ہین وہ متجانسین ہین پس ضاد اور ظا
متجانسین ہین جیسی کہ صاد اور سین مہملتین مگر جو کہ بغیر جدائے ذکر مخرج ضاد
کے معرفت استطالت اور حذر زعم اتحاد ضاد وظا سے کہ سابق مین بعض
عرب ان دونو کو ایک حرف ظا زعم کرتے تہی ممکن نہین ہے اسی لئے مخرج
ضاد کو مخرج ظا اور اوسکی اخوات سی جدا ذکر کرتے ہین

ض	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ظا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ذ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ث	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

Marfat.com

والرابع حد اول ما يخرج من بطن الشفة السفلى واطراف الثنايا العليا

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	فظ	[illegible]	[illegible]	ذو	من

والخامس حد اول ما يخرج من ضم الشفتين بالاشباع بحيث يرتفع صوته على ثلثة انواع منها الاول ما ينطبق فيه الشفتين بحيث ينحصر صوته بالكلية فيخرج بتقلقلها الى [illegible] ما تنطبقان فيه بحيث ينحصر صوته بالكلية فيخرج من الانف والثالث ما ينضمان فيه بالانفتاح

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

والى اكابر عالم [illegible] كه در كتابى قرأت مفتاح الرحمان نوشته كه اگر در ضاد صفت اطباق را ادا نسازند دال مهمله پيدا ميشود و از جنس خود خارج ميشود وعبارته ان لولا الاطباق فيها لصارت الصاد سينا والطاء تاء والظاء ذالا والضاد دالا ولخرجت من جنسها انتهى پس ازين معلوم شد كه ضاد را بصفت اطباق ادا نمايند تا از دال مهمله فرق شود ورنه اين موجب غلطى است ونيز معلوم گرديد كه فرق ميان ضاد و دال مهمله بصفت اطباق است چنانچه قراء اكثر ديار و امصار

Marfat.com

درمیان متعرفین برین حمل دارند انتہی کلامہ جواب اس عبارت کا مفتاح سے یہ
معلوم ہوتا ہے کہ ضاد اور ظا اور ذال معجمات متجانسین ہیں کیونکہ قولہ و حرف
من جنسہا سے معلوم ہوا کہ ضاد کی لئے جنس ہے اور جنس وہ ہے جو مقول ہو کثیرین
مختلفین بالحقایق پر جواب ما ہو میں جیسیکہ جواب الانسان والفرس والبقر
ما ہم میں حیوان ہے اور ہر جنس کو کثرت افراد اور انواع لازم ہے اور وہ
کثیرین آپسمیں متجانسات ہوتی ہیں جیسیکہ انسان و فرس و بقر وغیرہ میں
پس ضاد کی واسطے بہت ہونا حروف متجانسہ کا ضرور ہے اور وہ متجانسہ ضاد
کی نہیں ہیں مگر ظا معجمہ اور ذال اور سکے اخوات فقط کیونکہ دال مہملہ اور اوسکے
اخوات وغیرہ کا تو متجانس ہونا واسطے ضاد کے ممکن نہیں اسلئے کہ متجانسین
وہ حرفین ہیں جو متفق ہوں مخرج تقریبا میں اور مختلف ہوں صفت میں جیسا کہ
معلوم ہوا سابق میں نشر و ہیرہ سے اور تشکل مخرج دال مہملہ اور اوسکے
اخوات کی بالاجماع طرف زبان پر فوق اسنان ثنایا میں ہوتی ہے اطراف
اسنان کی طرف نہیں اور تشکل مخرج لام اور اوسکی اخوات کی اطراف اسنان
تشکل مخرج صاد مہملہ اور اوسکے اخوات کی اطراف اسنان کی طرف نہیں اور
یعنی ان نو حروف کی مخارج کی تشکلیں دانتوں کے سروں کی [illegible]
ہیں اور تشکل مخرج ضاد معجمہ کے بالاجماع طرف زبان پر [illegible] اطراف اسنان پر ہو
سے جیسا کہ واضح ہوا ذکر مخارج میں اور فوق و تحت [illegible] ہیں [illegible]

Marfat.com

اوس مین مجانست کہان بخلاف حروف ثلثہ ظا وذال وثا معجمات کی کہ بالاجماع انکے
مخرج کے شکل مثل شکل مخرج ضاد کے تحت اطراف اسنان ہوتی ہے جیساکہ
معلوم ہوا ذکر مخارج مین اور لکھا رضی مین ویلیہ فی الحسن ادغام اللام الساکنۃ
فی الطاء والدال والتاء والصاد والزای والسین وذلک لانہن تراخین عن اللام
الی الثنایا ولیس فیہن انحراف نحو اللام کما فی الرای ووجہ جواز ادغام اللام فیہا
ان آخر مخرج اللام قریب من مخرجہا واللام معہا من حروف طرف اللسان
ویلیہ فی الحسن ادغامہا فی الظاء والثاء والذال لانہن من اطراف الثنایا وقار
بن مخرج الفاء وانما کان الادغام مع الطاء والدال والتاء والصاد والزاے
والسین اقوی منہ مع ہذہ الثلثۃ لان اللام لم ینزل الی اطراف الثنایا کمالم
ینزل الطاء واخواتہا الیہا بخلاف الثلثۃ انتہی کلامہ پس ثابت ہوا کہ ضاد وظا
وذال وثا معجمات متجانسات ہین دوسرے یہہ کہ تمہارے نزدیک بہی
اگر در ضاد صفت اطباق ادا نسازند دال مہملہ پیدا شود واز جنس خود خارج
شود یعنی تمہارے نزدیک بہی دال مہملہ جنس ضاد معجمہ سے نہین ہے
اور عبارت مذکورہ مفتاح مین ہر حرف مطبقہ وقت عدم اطباق کی اپنے
ہی ہم جنس سے بدل ہوتا آتاہی جیساکہ صاد سین سی اور طا تاسی اور ظا ذال سے
پس مقتضای سوق عبارت مفتاح اور مقتضاء عقل یہی ہے کہ ضاد معجمہ بہی
وقت عدم اطباق کی اپنی ہم جنس ہی سے بدل ہوتا ہے کہ وہ ذال معجمہ ہی نہ

Marfat.com

دال مہملہ جیسا کہ زعم کیا تمنی یعنی حیوان ناطق سے اگر ناطق عدم ہو تو وہ حجر
اور شجر نہین ہوگا یعنی صحت عبارت مفتاح الرحمان کی اسطرح سے لولا الاطباق
لصارت الصاد سینا والطاء والظاء زاء والضاد ذالا اوخرجت من جنسہا
انتہی کلامہ یعنی جیسیکہ انسان وفرس وبقر قریب الجنس ہین اسیطرح صاد
وظا و ذال معجمات بھی قریب الجنس ہین جیسا کہ معلوم ہوا ذکر مخارج ہین اور
لکہا رعایہ ہین فلیحفظ بترقیق الذال فی اللفظ لانہ ان دخلہا تفخیم فیؤدیہا الی الاطباق
فیصیر عند ذلک ظاء او ضاد الا انہا احت الظاء فی المخرج وقریبۃ من الضاد فی
الجنس ایضا انتہی کلامہ یعنی جب ضاد بسبب عدم اطباق کے ذال معجمہ ہوگا
تو وہ اپنی جنس سے خارج نہین ہوگا ہان اگر عدم اطباق ضاد اسطرح ہو کہ
نکالنی ہین زبان دانتون کے نیچے ہی نہین لگی تو البتہ ضاد اوس وقت ذال
معجمہ نہین ہوگا وہ اپنی جنس سے خارج ہوجاگا اسصورت ہین خواہ وہ لام
ہوجاے خواہ طا مہملہ خواہ دال مہملہ خواہ زای معجمہ وغیرہ کچھہ تخصیص دال مہملہ کے
نہین کیونکہ مخرج ضاد اور ذال معجمتین کا دانتون کے نیچے سے
نہین لگی تو ذال معجمہ بھی نہین نکلی گے یعنی تمہاری مفتی ما لعلی سی بسبب ادا
کی نقل عبارت مفتاح مین کئے تغیر واقع ہوئی اول یہہ کہ لفظ فیہا کا مرجع کیا ہے
اگر کہو کہ حروف مطبقہ تو عبارت مین لغو یا اضمار قبل الذکر لازم آتا ہے کہ حروف
مسطورہ بعد اوسکی خود مذکور نہین عبارت قوم مین اس مقام پر فیہا نہین ہے

Marfat.com

جیسا کہ تلخیص میں ہے لولا الاطباق فی الصاد لکان سینا الخ اور شرح جزریہ میں قال
الرومی وغیرہ لولا الاطباق لصارت الطاء الخ دوسرے عبارت مفتاح میں
اور ظا معجمہ بیان ہے اور معجمہ ہونا یہ دال مہملہ بجز نقطہ کے معنی کا ہے
اور باشتباہ ... کی عبارت مذکورہ میں ... وقت عدم اطباق
کی ... دال ... ہے پس مقتضا تقرر عبارت مفتاح کا یہی ہے
کہ ضاد ... وقت عدم اطباق کے ... تبدیل ہوتا ہے
نہ غیر جنس دال مہملہ ... عبارت مفتاح و الضاد و الذال کو بسبب
... تقلید ... صاحب ... کی نقطہ دال معجمہ کا نظر
نہیں آیا ... دال مہملہ زعم کرکے
... بہت سے ہمزہ اور ہاء ... ہے
باوجود کہنی اگر در ضاد صفت اطباق اور ... دال مہملہ شود و از جنس خود
خارج گردد اور حال یہ ہے کہ مغایرت جنس ... مغایرت مخرج ہی اور عدم اطباق
مستلزم خروج حرف مطبقہ کو اوسکی جنس سے نہیں اور نہ مستلزم وجود دال مہملہ
کو والا لصاد و طاء مہملتین ... وقت عدم الاطباق کے دال مہملہ ہو جاتے
نہیں ... والثانی باطل فکذا المقدم اور اسیطرح عدم اطباق مستلزم
عدم رخاوت و سکون و نفخ وغیرہ صفات ضاد کو اور وجود شدت و قلقلہ
وغیرہ صفات دال مہملہ کو نہیں ہے یہ کہنا کہ فرق میان ضاد و دال مہملہ بصفت

Marfat.com

اطباق است یعنی لفظ دلیل قاطع ہے نادانی قائل پر [illegible]

تم اور قرار اکثر دیار و امصار و حرمین شریفین کے بموجب [illegible]

تفخیم دال اول کی نکالی اور پڑہی ہو اور فرق اوس میں اور دال [illegible]

اطباق ہے ہی نہ اور کسیطرح کا ہینتاب وہ دال مہملہ ہے نہ ضاد معجمہ حرف قرآنی

کیونکہ ضاد معجمہ حرف قرآنی اور دال مہملہ میں تو [illegible]

کہ شکل مخرج ضاد معجمہ حرف قرآنی کے [illegible]

ہی ہے اور شکل مخرج دال مہملہ [illegible]

یعنی ہے اجاتا جیسا کہ ابہی واضح ہوا کہ مخارج [illegible]

[illegible]

ہرگز ہرگز ضاد معجمہ قرآنی نہیں ہے کیونکہ [illegible]

نکلی نہ مخرج دال مہملہ سے اور خروج تمہارا [illegible]

ممکن نہیں یعنی اگر مخرج دال مہملہ کو بند کرکے اسطرح [illegible] وغیرہ

دو انگشت چوڑا یا پانچ انگشت لمبا درمیان [illegible] زبان اور [illegible]

حایل کرکے باوجود کہلا رہنے مخرج ضاد معجمہ کے [illegible] پر [illegible]

اوس سے جدا اور دور ہے تم جب اور [illegible] اور تجھم [illegible]

احلام و ضما خسان وغیرہ پڑہو اور نکالو تو تمہارا [illegible] مخرج ضاد

نہیں نکلیگا اور جب اوس تمہاری [illegible] کا نکلنا مخرج ضاد معجمہ سے ممکن نہیں

تومعلوم ہوا کہ وہ ضاد معجمہ نہین وہ دال مہملہ ہے کیون کہ ماہیت اور ماہیت
ہرحرف کی اوسکی مخرج ہی سے معلوم ہوتی ہے جیسا کہ لکھا ملا علی قاری فی شرح
جزریہ بین فالمخرج للحرف کالمیزان یعرف بہ ماہیتہ وکمیتہ والصفۃ لہ کالمحک وان قد
یعرف بہا ماہیتہ وکیفیتہ انتہی کلامہ دوسرا فرق شدت ورخاوت ہے کہ ضاد قرآنی
رخوہ ہے اور دال مہملہ شدیدہ یعنی رخوہ وہ حرف ہے کہ جاری ہو صوت اوس کے
مخرج مین وقت سکون سے جریان تام اور شدیدہ وہ حرف ہے کہ بند ہو صوت
اوسکی مخرج مین بند ہونا تام پس نہین جاری ہو جریان سہل ہی لکھا رضی مین
واذا اشبعت الاعتماد وجری الصوت کما فی الضاد والظا والذال والزاے
والعین والیا فہی مجہورۃ رخوۃ وان اشبعتہ ولم یجر الصوت کالقاف والجیم
والطا والدال فہی مجہورۃ شدیدۃ انتہی کلامہ اور لکھا جامع الصرف مین والشدۃ
ان ینحصر صوت الحرف فی مخرجہ عند اسکانہ فلا یجرے والرخاوۃ بخلافہا انتہی
کلامہ اور لکھا رضی مین ونعنی بالشدیدۃ ما اذا نطقت بہ لم یجر الصوت والرخوۃ
ما یجری الصوت عند النطق بہ والفرق بین الشدیدۃ والمجہورۃ ان الشدیدۃ
لم یجر الصوت عند النطق بہا بل انک تسمع بہ فی آن ثم تنقطع الخ لان الرخاوۃ
ان یجری الصوت بالحرف عند اسکانہ کالبزالخ وانما اعتبر فی امتحان الشدیدۃ
والرخوۃ اسکان الحرف انتہی کلامہ مختصرا اور لکھا ملا قاری فی شرح جزریہ مین
لان الرخوۃ اذا نطق بہا نحو اجلس وافرش جرے معہا الصوت والنفس

Marfat.com

عند سکونہا والشدیدۃ اذا نطق بہا فی نحو اضرب واقعد انحبس الصوت والنفس معہا

ولم یجر انتہی کلامہ اور اسی شرح جزریہ مین ہے والیقہ اذا انحصر صوت الحرف فی

مخرجہ انحصارا تاما فلا یجری جریا سہلا یسمی شدیدۃ فانک لو وقفت علی قولک الجح وجدت

صوتک راکدا محصورا حتی لو رمت ان تمدہ لم یمکنک واما اذا جری الصوت

جریا تاما ولا ینحصر اصلا یسمی رخوۃ کما فی الطش فانک اذا وقفت علیہا وجدت

صوت الشین جاریا بمدہ ان شئت انتہی کلامہ پس ثابت ہوا کہ ضاد قرآنی کے

صوت جاری ہوتی ہے اوس کے مخرج مین وقت سکون کی جریان تام اوس

مدت تک کہ چاہی تو مثل جاری ہونی صوت ظا و ذال و زای و غین و باقی کل معجمات

کی اور مانند الخ جیسیکہ اَشْ اَضْ اَسْ اَزْ اَذْ اَظْ اَضْ مین اور صوت دال مہملہ کے

بند ہوتی ہے اوسکی مخرج مین ہونا تام پس نہین جاری ہونے وہ جریان سہل ہے

حتی کہ اگر چاہے تو دراز کرنا اوسکا تو نہین ممکن ہوگا تجھکو مانند قاف وغیرہ کے

یعنی جیساکہ اَقْ اَکْ اَجْ اَطْ اَتْ اَدْ اَبْ مین اب دیکھو وہ دوا دکہ جس کو تم اور قرا

اکثر دیار و امصار و حرمین شریفین سے بزعم ضاد معجمہ پڑہتی ہو بیشک وہ حرف شدیدہ

ہی مثل دال مہملہ کے نہ رخوہ مثل ظا و ذال و زای معجمات کی اصفات احلام وغیرہ

کو پڑہ دیکھو وس کے صوت مثل صوت دال مہملہ و ما ادراک کی مخرج مین بند ہو جاتے

ہی بالکل تمہاری پڑہنی مین اگر تم روئے زمین کے اہل دواد جمع ہو کی اوس دواد کے

صوت وقت سکون کی مثل صوت ظا و ذال و زای معجمات کی جاری کرنا چاہو تو وہ

Marfat.com

تم سی ہرگز ہرگز ممکن نہین ہوگا پس ثابت ہوا کہ وہ تمہارا دواد قطعًا دال مہملہ شدیدہ
ہی نہ ضاد معجمہ رخوہ حرف قرآنی تیسرا فرق قلقلہ اور ساکنہ ہی کہ دال مہملہ مثل قاف
وجیم و طا مہملہ و با موحدہ کی قلقلہ ہے اور ضاد قرآنی مثل ظا و ذال و زای معجمات
وغیرہ کی ساکنہ یعنی قلقلہ وہ حروف ہی کہ جس کے مخرج مین وقت سکون کی خصوصًا وقف
مین تقلقل یعنے اضطراب اور تحرک ہو یعنی جبتک کہ متکلم اوس کے مخرج مین جنبش
ثانی بسم تحتانی کو بسم فوقانی سے جدا نہین کری مخاطب پر او سکا بیان اور ظہور تام
نہین ہو جیسا کہ لکہا ملا قاری نی شرح جزریہ مین حروف القلقلہ وہی القاف و الطاء
المہملہ والباء الموحدۃ والجیم والدال المہملہ وانما وصفت بذلک لانہا عین سکونہا لاسیما
اذا وقف علیہا تقلقل المخرج حتی یسمع لہ نبرۃ قویۃ لما فیہا من شدۃ الصوت الصاعد
بہا مع الضغط دون غیرہا وہی لغۃ التحریک والاضطراب انتہی کلامہ اور لکہا رضے
مین فاذا اردت بیانہا للمخاطب احتجت الی قلقلۃ اللسان وتحریکہ عن موضعہ حتی
یخرج صوتہا فتسمع انتہی کلامہ اور لکہا جامع الصرف مین تحتاج فی بیانہ للمخاطب
الی تحریک اللسان عن موضعہ حتی یزول الضغط ویتبین الحرف انتہی کلامہ جیسی کہ
الحق دا و طا والباب واحاج وجدید مین حالت وقف مین اور ضاد معجمہ اون
حروف ساکنہ سی ہے کہ جنکی مخرج مین تقلقل نہین جیسا کہ لکہا خلاصۃ التجوید
مین و این حروف را قلقلہ از ان گویند کہ وقت ادای انہا چنان آواز قوی
ظاہر میگردد کہ ۔۔۔ ۔۔۔ مخرج اما این صفت در حالت سکون ظاہر است

Marfat.com

از تحرک و در حالت وقف اظهر بلکه بعضی این صفت را شامل بوقف کرده اند و قند
وی سکون ست و آن بمعنی آرام گرفتن ست و ساکنه بیست و چهار حروف باقیه
ست که وقت سکون در مخرج ایشان جنبش نباشد انتهی کلامه جیسی که اَشْ اَلْ اَضْ
اَسْ اَزْ اَذْ اَضْ ہین اور وہ دو دادکہ جبکو تم اور قرار التردیار و امصار و حرمین
شریفین کی پڑہتی ہو وہ حرف قلقلہ ہے بسنا و بسطن المحیض پر تم اسی طرح وقف
دیکھو اوس مین مثل حریق و اجاج و لوط و یعقوب و جدید کی انفتال مخرج ہی بدون
جدا کرنے سر زبان کے نطع تا وسے اوسکا بتایان اور لہو تام تم اہل عجم
اور عرب ہی مثل غواش و غیظ کی بغیر انقطاع صوت ممکن نہین بیشک وہ تمہارا
دواد حرف قلقلہ مخرج دال مہملہ سے ہی نہ ساکنہ مخرج ضاد معجمہ سے جو تمہارا فرق نفخ سے
کہ ضاد قرآنی منفوخہ ہے کہ وقت نکالنے اوس کے مخرج حافہ اور اضراس سے اوس کے
صوت مثل نفخ کی جاری ہوتی ہے منفذ اضراس سے ہاں کہ حالت سکون اور وقف
مین جیسا کہ لکھا رعنی مین و بعض الحروف اذا وقفت علیہا خرج معہا مثل النفخۃ ولم
ینضغط ضغط الاول وہی الظاء والذال والضاد والزای فان الضاد یجد المنفذ من
بین الاضراس والظاء والذال والزای یجد منفذ من بین الثنایا واما الحروف المہموسۃ
فکلہا تقف علیہا مع نفخ لانہن یجرین مع النفس انتہی کلامہ یعنی نفخ صوت ضاد قرآنی
کا منفذ اضراس سے جاری ہوتا ہی باہر کو اس طرح کہ اگر منفذ اضراس و ما قبلہا انگشت سے
بند کیا جاتو وہ جریان خلل پذیر ہوجا بخلاف حروف قلقلہ دال مہملہ و جیرہ کی کہ اون کے

مخرج مین جریان صوت اور نفخ کی لئے کہین منفذ نہین جیساکہ رضی مین مفسر مذکور
ہین اور وہ دواد کہ جس کو تم اور قراء اکثر دیار وامصار وحرمین شریفین کی پڑہتے
ہو بیشک اوس مین جریان صوت مثل نفخہ منفذ اضراس سے بالکل نہین اُخ اُخ
کو تم اپنی طرح پڑہ دیکہو اور حال یہ ہے کہ ضاد قرآنی منفوخہ ہی جیساکہ معلوم ہوا
رضی سے اور لکہا خلاصۃ التجوید مین ہشتم نفخ وآن معنی دمیدن است ومنفوخہ
چہار حروف اند ضاد وظا وذال وزای کہ در تلفظ آنہا مثل نفخ پیدا گردد انتہی
کلامہ پس ثابت ہوا کہ وہ تمہارا دواد شدید قلقلہ غیر منفوخہ دال مہملہ ہے نہ رخوہ
ساکنہ منفوخہ ضاد قرآنی پانچوان فرق اطباق وانفتاح سے کہ ضاد مطبقہ ہے
اور دال مہملہ منفتحہ جیساکہ کتب تجوید مین مسطور ہے اور وہ دواد کہ جسکو تم اور
قراء اکثر دیار وامصار وحرمین شریفین کے پڑہتے ہو اوس مین اطباق ضاد معجمہ کا
نہین ہے کیون کہ اطباق ضاد کا اس طرح ہے کہ اقصی حافہ تا ادنی اوسکی متصل
اضراس وغیرہ کی جالگی اور وہ اضراس وغیرہ اوس تمام حافہ پر منطبق ہو جاوین
اور باقی زبان پر حنک منطبق ہو جا جیساکہ لکہا رضی لان مخرج الضاد حافتہ تنطبق علیہا
الاضراس کما ذکرنا وباقی اللسان ینطبق علیہ الحنک انتہی کلامہ اور جب مخرج ضاد مین
مسطور کا اطباق ہوگا تو بیشک وہ ضاد مطبقہ رخوہ ساکنہ منفوخہ مستطیلہ
بجمیع صفاتہا نکلی گا اب تم کنارہ زبان کو نیچی اضراس کے دبا کی اُخ اُخ ہی نکال
دیکہو ضاد ہی بجمیع صفاتہا نکلی گا نہ اور کوئی حرف بشرطیکہ اوس کے نکالنی مین

Marfat.com

کنارہ مذکور تخت افراس سی نکلنی نہ پائی اور حال یہہ ہے کہ وہ دواد کہ جس کو تم اور قراء

اکثر دیار و امصار و حرمین شریفین پڑہتے ہو اوس مین رخاوت و سکون وغیرہ

بعض صفات ضاد کی نہین ہین پس معلوم ہوا کہ اوس تمہاری دواد مین اطباق

ضاد بہی نہین ہی کیون کہ اگر اوس مین اطباق ضاد ہوتا تو اوس مین جمیع صفات

بہی ہوتے پس ثابت ہوا کہ وہ تمہارا دواد منفتحہ شدیدہ قلقلہ مجہورہ منفوخہ ہے

مخرج دال مہملہ سے نہ مطبقہ رخوہ ساکنہ منفوخہ مخرج ضاد قرآنی سے چہٹا

فرق قصر اور استطالت ہی کہ ضاد قرآنی مستطیلہ زمانیہ ہے اور دال مہملہ

وغیرہ جمیع حروف باقیہ غیر مستطیلہ یعنی صوت ساذج جمیع جوانب ہر مخرج مین

بآن واحد داخل ہو کے حرف بنجاتی ہے مانند منقلب ہونی پانی کی ہوا بخروج

دفعی پہر اگر اوس مخرج مین رخاوت تفشی وغیرہ ہی تو وہ حرف جاری ہوتا ہے

والا نہین مگر صوت مذکور ابتدا اور انتہا مخرج ضاد مین بآن واحد نہین پونہچ سکتی

جس آن مین کہ وہ اول حافہ پر پونہچتی ہے وہ آن فنا ہو جاتی ہے قبل پونہچنے

اوس صوت سی آخر حافہ پر یعنی صوت مطلق کا حرف ہونا مخرج ضاد مین بخروج

تدریجی سے ہے یعنی استطالت ذات ضاد کے بمقدار استطالت مسافت

مخرج ضاد کے اقصی حافہ سی ادنی حافہ تک ہی کیون کہ ہر حرف مساوی مقدار

اپنی مخرج کے نکلتا ہے مگر مدہ جیسا کہ لکہا ملا علی قاری نے شرح جزریہ مین ان

کل حرف مساوی مخرجہ ای المقدار لا ینجاوزہ ولا یتقاصر عنہ الا حرف المد فانہا دو

مخرجہا ومن ثم قبلت الزیادہ فی المد الی انقطاع الصوت انتہی کلامہ پس ہر حرف
باعتبار اصل کے قصیرہ آینہ ہے مگر ضاد منفرد ومستطیلہ زمانیہ ہے اس
صفت استطالت مین اوسکا کوئی حرف شریک نہین یہہ منفرد ہے آمین
اور بسبب رخاوت اور نفخ کی جریان اور استطالت وصفی مین شین وغیرہ کا
بہی شریک ہے اور مراد اوس استطالت مخصوصہ سی امتداد مخرج ضاد مین
اول حافہ سے آخر حافہ تک ہے جیسا کہ لکہا ملا علی قاری فی شرح جزریہ مین
المتفشی الشین وضاد استطل ای قولہ استطل امر من الاستطالہ وہے
لغۃ البعد المسافتین والمراد منہا الامتداد من اول حافۃ اللسان الی آخرہا کما قال
الجعبری پہر لکہا چند سطر کے والفرق بین المستطیل والممدود ان المستطیل
جری فی مخرجہ والممدود جری فی نفسہ انتہی کلامہ پس معلوم ہوا کہ ضاد قرآن
مستطیلہ ہے اور وہ دواد کہ جس کو تم اور قرار اکثر دیار وامصار وحرمین شریفین
پڑہتے ہو اوس مین کسی طرح کی استطالت اور درازی نہین ہے وہ منکر الوجود
مثل دال ہملہ کے قصیرہ آینہ ہے پڑہ اور پڑہوا دیکہو وہ شدیدہ قلقلہ منفتحہ
قصیرہ آینہ غیر منفوخہ مثل دال مہملہ کے قطعا مخرج دال مہملہ سے ہی نہ خود سا کمنہ
منفوخہ مطبقہ مستطیلہ ضاد قرآن نے مخرج ضاد معجمہ سے اور رخاوت وسکون
ونفخ واطباق واستطالت وغیرہ اور ان کے اضداد صفات لازمیہ ذاتیہ
ممیزہ اجناس اور انواع حروف کی ہین جیسا کہ لکہا ملا علی قاری نے شرح جزریہ مین

Marfat.com

وقد يطلق الصفة ويراد بها النعت النحوي والمراد بها هنا عوارض تعرض للاصوات
الواقعة في الحروف من الجهر والرخاوة والهمس والشدة وامثال ذلك فالمخرج للحرف
كالميزان يعرف به ماهيته وكميته والصفة له كالمحك والناقد يعرف بها هيئته وكيفيته
وبهذا اتميز بعض الحروف المشتركة في المخرج عن بعضها مادة ولولا ذلك لكان الكلام
بمنزلة اصوات البهائم التي لها مخرج واحد وصفة واحدة فلا يفهم منها المرام وهذا
معنى قول المازني اذا همست وجهرت واطبقت وفتحت اختلفت اصوات الحروف
التي من مخرج الواحد وقال الرماني وغيره لولا الاطباق لصارت الطاء دالا لانه ليس
بينهما فرق الا الاطباق ولصارت الظاء ذالا ولصارت الصاد سينا فسبحان
من في كل شيء حكمته انتهى كلامه اور لکھا رضی بین وقال سیبویه لولا الاطباق في
الصاد لكان سينا الى آخره انتهى كلامه اور لکھا جاربردی بین وفائدة هذه الصفات
بين ذوات الحروف لانه لولاهي لاتحدت اصواتها وكانت كاصوات البهائم
لا يدل على معنى فسبحان من وقت في كل شيء حكمته انتهى كلامه اور لکھا اوی شرح
جزریه بین تحت قوله وهو اعطاء الحروف حقها من صفة لها ومستحقها +
يفرق بين حق الحرف ومستحقه ان حق الحرف صفته اللازمة من جهر وهمس وشدة
ورخاوة وغير ذلك من الصفات الذاتية انتهى كلامه اور لکھا خلاصة التجويد بين
وصفات متضادة وغير متضادة صفات لازميه وذاتية اند مر ذات حرف راكه
حروف بدون آن صفت از ما سوا خود ممتاز نمیگردد و دال است ما لا یقوم

Marfat.com

ذات الحرف بوجہ انتہی کلامہ اور مراد فصل سے نہین ہوتاہی مگر ممیز ذاتی جیساکہ
لکھا قطبی مین فہو ممیز الماہیۃ عن المشارکہا فی جنس لہا او وجود فیکون فصلا انتہی
کلامہ اور لکھا اس کے حاشیہ مین عبد الحلیم نے قولہ فیکون فصلا اذلا معنی للفصل
الا الذاتی الممیز وہو کذلک انتہی کلامہ پس ثابت ہوا کہ صفات مذکورہ اپنی اپنے
حرف کی فصول ممیزہ ہین جیساکہ واضح ہے جداول حروف سی دوسری یہہ
کہ جو حرف مخرج تقریبی مین متفق ہین اور صفت مین مختلف وہ آپس مین متجانسات
ہین جیساکہ معلوم ہوا وفی المتماثلین ان اتفقا مخرجا وصفۃ وبالمتجانسین ان اتفقا
مخرجا واختلفا صفۃ عبارت نشرسی وکذا فی جامع الصرف وشرح الجزریہ اور
متجانسین وہ دوشی ہین جو مشترک ہون جنس مین جیساکہ معلوم ہوا اعلم ان
الشیئین ان اشترکا فی الجنس فہما المتجانسان حاشیہ میبذی سے اور متجانسین
کہ دو نوع ہوتی ہین یعنی ایک جنس کے انکو دو امر ذاتی ایک جنس مشترک فیہ
دوسری فصل مقسم جنس اور ممیز نوع لازم ہین پس جنس حروف متحد المخرج کے
وہ صورت مطلق ہے جو اوس مخرج سے نکلی اور صفات مختلفہ اونکی فصول ممیزہ
ہین جیساکہ یہہ سب جداول حروف مین مفصلًا مسطور ہی اور مخرج سبب
تمیز ہے نہ خود ممیز یعنی مخرج حرف کی فصل نہین اور نہ جنس کیون مخرج حرف کا
ظرف اور حیز ہے اور ظرف ہر شی کا اوس سے خارج اور اوسکا مغایر ہوتا ہے
اور جنس اور فصل اپنے نوع کی اجزاء ذاتیہ داخلیہ ہین یعنی فصل اپنے نوع کا جزء ذاتی ہے

Marfat.com

مقوم ہوتا ہے اور اپنی جنس کا مقسم جیسا کہ لکھا قطبی میں الفصل له نسبة الی النوع
ونسبة الی الجنس الے جنس ذلک النوع فاما نسبته الی النوع فانه مقوم ای داخل فی قوامه
وجزء له واما نسبته الی الجنس فانه مقسم له ای محصل قسم له فانه اذا ضم الی الجنس صار المجموع
قسما من الجنس نوعا له مثلا الناطق اذا نسب الی الانسان فهو داخل فی قوامه وماہیته
واذا نسب الی الحیوان صار حیوانا ناطقا وہو قسم من الحیوان انتہی کلامه پس ثابت
ہوا کہ جہر و ہمس و شدت و رخاوت و قلقله و سکون و اطباق و انفتاح و استعلا و استفال
و تصفیر وغیرہ حروف کی فصول ممیزہ ذاتیہ و اجزاء داخلیہ ہیں جیسا کہ ناطق وہ
و ناہق وغیرہ بنسبت انسان و اسپ و خر وغیرہ کی اور تم کہتے ہو کہ اشتراک صفات
مستلزم مشابہت صوت کو نہیں اور وہ جو لکھا ہے اور جہد المقل میں لکھا ہے کہ
صوت صفاتی ہیں نہ ذاتی ہیں یعنی ضاد کی سے لئے دو صوت ہیں ایک ذاتی دوسرے
مغایر اوس کے صفاتی ہیں صوت ضاد کی نہیں ہے مشابہ صوت ظا کی سوا
صوت صفات مشترکہ کے اور یہ صوت صفات مشترکہ کی خارج ہے ذات ضاد و ذات
ظا سے یعنی داخل نہیں کیوں کہ تمام کل صفات ظا کی جہر رخاوت استعلا اطباق
صمت سکون جرس سات ہیں ان میں سے صمت سکون جرس حا و خا وغیرہ
میں موجود ہیں باوجود اسکی حا و خا وغیرہ میں صوت ظا کی یعنی ظائیت موجود
نہیں اور اسیطرح جہر استعلا اطباق دال وغیرہ میں اور رخاوت غین وغیرہ
میں موجود ہیں باوجود اسکے حروف مذکورہ میں ظائیت موجود نہیں الا ظائیت

طاکی صفات مذکورہ سی ہوتے تو حروف مذکورہ مین بھی پائی جاتی پس صاف معلوم
ہوا کہ صفات مذکورہ کو وجود طا مین کچھہ دخل نہین ای نادانون یہہ تمہارا قول مثل
اوس سفیہ بے تمیز کی ہے جو کہی کہ اتحاد نوع کا مستلزم مماثلت وجود کو ہین کیون کہ
اکثر موجودات متحد النوع ہین جیسا کہ مرد وعورت عالم وجاہل مومن وکافر نوع انسان
مین یعنی حیوان ناطق مین یعنی جسم نامی حساس متحرک بارادہ ناطق مین یہہ سب متحد
ومشترک ہین باوجود اسکی انمین مماثلت نہین جیسا کہ فرمایا اوس سبحانہ تعلی نے
لیس الذکر کالانثی ہل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون افنجعل المسلمین کالمجرمین
مالکم کیف تحکمون اور وہ جو آیت قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی مین ہے وہ مماثلت
وجود وفصول مین ہے نہ اصلی مین یعنی آنحضرت کے لئی دو وجود ہین ایک اصلی دوسرا
مقابل اوسکا وفصول پس وجود آنحضرت کا نہین ہے مماثل وجود مخاطبین وغیرہ
زید وبکر کے سوا وجود فصول مشترکہ کے اور وجود فصول مشترکہ کا خارج ہے
ذات آنحضرت اور ذات مخاطبین وغیرہ ہر فرد انسان سے داخل نہین کیون کہ
مثلا کل فصول زید کی جسم ونامی وحساس ومتحرک بارادہ وناطق پانچ ہین اون مین سے
جسم ونامی شجر مین موجود ہین باوجود اسکی شجر مین وجود زید کا یعنی زیدیت نہین
اگر ان فصلون سے وجود زید کا ہوتا تو شجر مین بھی ہوتا پس صاف معلوم ہوا کہ
جسم اور نامی کو وجود زید کچھہ دخل نہین اور اسیطرح حساس ومتحرک بارادہ فرس و
حمار وغیرہ مین موجود ہین اور انمین وجود زید کا نہین پس صاف معلوم ہوا کہ حساس

Marfat.com

ومتحرک بارادہ کو وجود زید مین کچھہ دخل نہین اور اسی طرح ناطق خارج از وجود زید
موجود ہے اور اون مین وجود زید کا نہین پس صاف معلوم ہوا کہ جسم و نامی
وحساس ومتحرک بارادہ وناطق کو وجود زید وبکر وغیرہ افراد انسان مین کچھہ دخل
نہین ہے اور وجود زید کا فضولی نہین اصلی ہے نعوذ باللہ من الجہل وسوء الفہم
اسیطرح یہہ قول تمہارا کہ ذال وظا سب صفات مین متحد ہین سوا اطباق کے
ظا کی بغیر اطباق کی بعینہ صوت ذال ہے پس ذال وظا سوا اطباق کے شی واحد
ٹھہری اب معلوم کرنا چاہئے کہ ظائیت ظا کی اور ذالیت ذال کی اوس کے
مخرج سے حاصل ہوتی ہے یا صفات سے اور بطلان شق ثانی کا تو ظاہر ہے
کیونکہ جمیع صفات ذال کے عین مین موجود ہین باوجود اس کے صوت ذال کی
عین مین اصلا نہین پائی جاتی پس ثابت ہوا کہ ظائیت اور ذالیت صوت ذاتی ہے
نہ صفاتی مثل قول اوس دیوانہ بیتمیز کے ہی جو کہے کہ انسان اور حیوان سب صفات
مین متحد ہین سوا ناطق کے اور وجود انسان کا بغیر ناطق کے بعینہ وجود حیوان کا
ہی پس حیوان اور انسان سوا ناطق کے شی واحد ٹھہرے اب معلوم کرنا چاہئے
کہ انسانیت انسان کے اور حیوانیت حیوان کی اصلی ہے یا فصولی یعنی ذاتی سے
حاصل ہوتی ہے یا فصول سے اور بطلان شق ثانی کا تو ظاہر ہے کیونکہ
جمیع فصول حیوان کے شجر مین موجود ہین باوجود اسکی شجر مین حیوانیت اصلا
ہی پس ثابت ہوا کہ انسانیت اور حیوانیت وجود اصلی ہے نہ فصولی ای حقا

Marfat.com

ہر صفت صفات مذکورہ ضاد اور ظا وغیرہ سے اپنے موصوف کی ذات کو لازم اور مقوم ہے جیسا کہ جسم و نامی حساس متحرک بارادہ و ناطق ہر واحد ذات انسان اور فرس وغیرہ کا مقوم اور لازم ہے اور وجود ملزوم کا بدون لازم کے محال اور حرف ظا شدا اوس صوت مجہورہ رخوہ مساکنہ منفوخہ مطبقہ مستعلیہ وغیرہ کا نام ہے جو سر زبان اور سرے ثنایا علیا سے پیدا ہوتی ہے یعنی اوس مجموعہ مشخصہ کا نام ہے نہ فقط صمت و سکون جرس کا اور نہ فقط جہر استعلا اطباق کا اور نہ فقط رخاوت نفخ بیان استقرار کا اور وجود کسی شی کا بدون اوس کل اجزاء ذاتیہ کی ممکن نہیں پس طلب کرنا تمہارا وجود ظا کو حا و خا وغیرہ میں بسبب مشترک ہونی اونکی بعض صفات میں بدون اطباق وغیرہ کی جہالت صریح ہے ورنہ انسان و بقر و غنم وغیرہ جمیع انواع حیوان شجر میں موجود ہوتی والتالی باطل فکذا المقدم پس جو کہ علماء اور جہد المقل وغیرہ میں ضاد و ظا و ذال معجمات کو بسبب مشترک ہونی اونکی جہر رخاوت و صمت وغیرہ صفات ذاتیہ میں متشابہات لکھا ہے تو وہ مشابہت ذاتی ہے نہ صفاتی یعنی وہ تشابہ صفاتی ذاتی ہے نہ صفاتی غیر ذاتی جیسا کہ زعم کیا تمنے اور عبد الرحمان پانی پتی حنفی نے یعنی لکھا اوسنے صفحہ چہلیس ۴۶ تحفہ نذیریہ میں باید دانست کہ تمیز دو قسم میباشد یکی ذاتی و دیگر صفاتی چنانچہ تشابہ ہم دو قسم میباشد ذاتی و صفاتی پس میان ضاد و ظا بسبب مخالفت مخرجین اینہا تمیز ذاتی حاصل است پس تشابہ ذاتی میان دو حرف متحد المخرج متحقق باشد مانند

سین و صاد و دال و تا که در مخارج خود با متحد هستند و تمایز از یک دیگر در آنها بصفات
ست پس درینها تشابه ذاتی و تمایز صفاتی است و تشابه صفاتی میان دو حرف
مختلف المخرج و مشترکة الصفات می باشد چنانچه میان ضاد و ظا و دیگر حروف که با وجود
مخالفت مخرج شرکت در صفات دارند و مراد ما از صفت عرض مفارق نیست بلکه عام
ست از عرض مفارق و دایم و لازم انتهی پھر لکھا صفحہ سینتیس[۳۳] مین پس هر کسیکه نفی تشابه
فیمابین ضاد و ظا کرده پس از آن نفی تشابه ذاتی است و هرکسی که فیما بین آنها تشابه گفته
پس مراد من تشابه صفاتی است نه ذاتی اھ یعنی کلامه ای گم کردہ گان شہرستان
حق یہ ہے دگرے تمہاری کہ حروف متحد المخرج مختلفة الصفات مین مشابہت ذاتی اور
تمیز غیر ذاتی ہے اور حروف مختلفة المخرج مشترکة الصفات مین تمیز ذاتی اور مشابہت
غیر ذاتی بشتاب طرف بیابان جہالت اور خولستان ضلالت کی ہے شہرستان حق
منحرف بچند وجوہ اول یہہ کہ صاد و سین مطلقین وغیرہ حروف متحد المخرج مختلفة
الصفت نزدیک جمیع ائمہ قرات اور صرف کی متجانسین ہین جیسا کہ لکھا [illegible]
شرح جزریہ مین و اما ان یکونا متجانسین بان اتفقا مخرجا و اختلفا صفة کالدال والطاء
والتاء وکذا الذال والظاء والثاء انتہی کلامہ اور نشر وغیرہ سی معلوم ہوا اور ہر متجانسین
کو دو امر ذاتی ایک جنس مشترک فیہ دوسری فصل ممیز ہر واحد لازم ہین دو حروف
مذکورہ مین ایسٹ مالی یعنی صوت ساذج جنس مشترک فیہ اور صفات فصانہ فصول
ممیزہ ذاتیہ ہین جیسا کہ واضح ہوا سابق مین کتب تجوید اور صرف وغیرہ سی اور نیز علم

Marfat.com

متقدمین مذکورین عبد الرحمان وغیرہ کا خلاف ائمہ تجوید اور صرف کی یہہ ہے کہ حروف
متحد المخرج ممیز ذاتی نہین دوسرے یہہ کہ حروف مختلف المخرج مین نزدیک عبد الرحمان
مذکور وغیرہ کے بہی ممیز ذاتی ہے اب کہتی ہین ہم اون کو کہ وہ ممیز ذاتی حروف
مختلف المخرج مین تمہارے زعم مین کیا ہے اگر کہو کہ مخرج ہے تو یہہ باطل ہے کیون کہ
مخرج حرف کا ظرف ہے اور ظرف ہر شی کا اوس کے ذات سی خارج ہوتا ہے نہ داخل اور دوسرے
منسوب بذات اپنی منسوب الیہ کی ذات مین داخل ہوتا نہ خارج تیسری یہہ کہ اگر مخرج
ممیز ذاتی ہے تو تم اوس کو حروف متحد المخرج مین ممیز ذاتی کیون نہین کہتی اور حال یہہ
ہے کہ مخرج تحقیقی ہر حرف کا جدا اور مغایر ہے مخرج تحقیقی ہر حرف دوسری سی جیسیکہ مخرج
تحقیقی جیم کا وسط زبان پر قریب جز زبان کے اور مخرج تحقیقی یا تحتانیہ کا قریب سر
زبان کی ہے اوسی وسط زبان پر پس مخرج کو کہ ممیز غیر ذاتی ہے حروف مختلف المخرج
مین ممیز ذاتی اور حروف متحد المخرج مین ممیز غیر ذاتی کرنا افراط اور تفریط ہے او خلاف
ائمہ مذکور کے جیسا کہ معلوم ہوا و ذلک العارض ہو المسمی بالمخرج و بہ تمایز الحروف
بانواع الصوت والاظہر موضع ظہورہ وتمیزہ عن غیرہ شرح جزریہ وغیرہ سی اور جب ثابت
ہوا کہ مخرج حروف کا ممیز غیر ذاتی ہے تو اب ماسوای مخرج کی حروف مختلف المخرج
مین ممیز ذاتی کیا ہے اگر کہو کہ ماہیت عالی ہے تو وہ جمیع حروف کے جنس الاجناس مشترک
فیہ ہے وہ ممیز حروف نہین ہو سکتے پہر اب ہر حرف مین ماورا ماہیت عالی کے نہین ہے
مگر صفات مقومہ اوس حرف کے اور تتمہ اوس ماہیت عالی صوت ساذج کے پہر یا ہمیں

شدت یا رخاوت قلقلہ یا سکون وغیرہ سی جیسا کہ نوع سافل مین ما وراء ماہیت عالیہ
کی نہین ہے مگر فصول مقومہ ومقسمہ جیسا کہ میر قطبی مین قلت لیس فی السافل وراء ماہیۃ
العالی الا الفصول المقومۃ للسافل فاذا قومت المشترکۃ الحد السافل والعالی ماہیۃ مثلا
لیس فی الانسان وراء الجوہر الا فصول مقومۃ للانسان ومقسمۃ الجوہر ہی قابل الابعاد والنامی
والحساس والمتحرک بالارادۃ والناطق وکذا لیس فی الانسان وراء الجسم الا فصول مقومۃ
للانسان ومقسمۃ للجسم ہی الثلثۃ الاخیرۃ ولیس فیہ ایضا وراء الجسم النامی الا فصلان مقومان
ہما الاخیران ولیس فیہ ایضا وراء الحیوان الا فصل واحد ہو الناطق فانہ اذا ترتب الاجناس
کان الذی تحت الجنس العالی مرکبا منہ ومن فصل وہکذا فلا یتمیز السافل من الذی فوقہ
الا بما ہو فصل مقوم لہ انتہی کلامہ پس اسیطرح نہین ہے ظا معجمہ مین ماوراء صفات مخرج
کی مگر فصول یعنی صفات مقومہ ظا کی اور مقسمہ صوت سافج کی رخوہ ساکنہ
مصمتہ مستقرہ مجہورہ منفوخہ وغیرہ اور اسیطرح نہین ہے ظا مین سوا رخوہ [illegible]
رخوہ سے کے مگر صفات مقومہ ظا اور مقسمہ صوت رخوہ سے کے ساکنہ وغیرہ اور اسیطرح
نہین ہے ظا مین وراء صوت رخوہ ساکنہ کے مگر صفات مقومہ ظا اور مقسمہ [illegible]
رخوہ ساکنہ مصمت وغیرہ اسیطرح آخر تک [illegible] اگر حروف [illegible] الجنس [illegible]
صفات ممیزہ ذاتی نہین تو پھر حروف مذکورہ مین کوئی شی ممیز ذاتی [illegible]
المخرج مین ممیز ذاتی اور ممیز ذاتی غیر ممیز ذاتی کے محال ہے بالاجماع [illegible] ان صفات کو ممیز ذاتی [illegible]
اور جیسے مختلف المخرج مین صفات ممیزہ ذاتیہ ہین تو حروف متحد المخرج مین بطریق اولی ممیزہ ذاتیہ ہین بلکہ

Marfat.com

ذاتی شئے کا ہر وقت اوسکا ذاتی ہوتا ہے اور اگر کہو کہ حروف متحد المخرج مین تمیز

ذاتی نہین ہے جیسا کہ لکھا تنی تو یہہ انکار تمہارا مستلزم ہے بطلان مجانست

اور اثبات مماثلت حروف متحد المخرج کو کہ اجماعًا متجانسات ہین اور جنس بغیر فصل

نہین ہوتے یعنی حروف متحد المخرج مین اگر امتیاز و اتفاق ذاتی نہین ہے تو لامحالا

اتحاد و اتفاق ذاتی ہے کہ ارتفاع نقیضین محال ہے پس اس صورت مین حروف

مذکورہ متفقۃ الحقیقۃ یعنی متحد النوع مثل زید و بکر وغیرہ افراد انسان کی ہوئے

جیسا کہ لکھا تو نے صفحہ ستر اخر تحفہ ندیہ مین بلکہ تمام حروف اگر متحد الماہیتہ ہین تو

اختلاف انہا مانند اختلاف اشخاص زید و عمرو و بکر ہست یعنی نوع وہی ہے جو مقول

ہو کثیرین متفقۃ الحقیقۃ پر جواب ماہو مین جیسا کہ تہذیب مین ہے النوع وہو المقول علی

الکثیرۃ المتفقۃ الحقیقۃ فی جواب ماہو اور کل متحد النوع مثلین ہوتی ہین جیسا کہ معلوم

ہوا سابق مین اور فی النوع مماثلًا ان عبارت حاشیہ میبذی سے پس تمہاری اس

زعم فاسد پر حروف متحد المخرج مثلین ہین یعنے صاد مثل سین زای کی ہے

و بالعکس اور ضاد و ظا مجیبین ہے مخرج تقریبی مین متحد ہین جیسا کہ واضح ہوا سابق

مین پس ضاد اور ظا بھی اس تمہاری زعم پر مثلین ہوئی اور دہ لکھا تمہارا صفحہ چھبیس

مین کہ ضاد و ظا بسبب اختلاف مخارج خود ہا از قسم کاف و قاف شدند نہ از قسم سین

و صاد شامت تقلید سی ہے نہ تحقیق سے وای تمہاری سمجھ پر منشا بہت بھاگی

اور لزوم مماثلت اختیار کیا اور حال یہہ کہ مثلین ہوتا ہے متحد المخرج مختلف الصفت

Marfat.com

کا اجتماع باطل ہے اور جو امر مستلزم باطل کو ہو وہ خود باطل ہے پس لابد حروف
مذکورہ مین ممیز ذاتی نہوگی اور حروف مذکورہ مین ممیز ذاتی نہین سے ہے مگر
صفات مذکورہ پس ثابت ہوا کہ صفات جہر وہمس وشدت ورخاوت وغیرہ ممیزہ
ذاتیہ ہین جیسا کہ مفہوم ہوتا ہے اس قول امام جزری سے ٭ وہو اعط الحروف
حقہا ٭ من صفۃ لہا ومستحقہا ٭ کہ صفات حروف دو قسم ہین ایک لازمی ذاتی
دوسرے انتقائی عرضی جیسا کہ لکھا ملا علی قاری نے فی اسکی شرح مین انتہی اور
تکو یہہ بھی معلوم نہین ہے کہ ادنی رسالہ قرأت خلاصۃ التجوید مین لکھا بدان کہ بعض
صفات از ینہا قوی اند از بعض مثل جہر وشدت واطباق واستعلا استطالت وقلقلہ
وصفیر وتکریر وبعض ضعیف اند مثل ہمس ورخاوت واستفال وانفتاح وغیر آن واین
صفات متضادہ وغیر متضادہ وصفات لازمیہ ذاتیہ اند مر ذات حرف را کہ حرف
بدون آن صفت از ما سوای خود ممتاز وجدا نمیگردد والذاتی ما لا یقوم ذات الحرف
بدونہ واین حروف را صفات دیگر اند کہ آنرا انتقائی وعرضی گویند والعرضی ہو الذی
یعرض الحرف لموجب بوجہ مثل تفخیم لام وترقیق راء ومد وادغام واخفا انتہی
کلامہ اور جب تحقق ہوا کہ صفات مذکورہ حروف کی ممیزہ ذاتیہ ہین اور حروف مین تمیز
ذاتی ہے بسبب صفات ممیزہ ذاتیہ مذکورہ کی نہ مخرج سے کہ وہ ممیز غیر ذاتی ہے
تو ثابت ہوا کہ صفات مذکورہ مشابہت حروف مین وجوہ تشبیہ ذاتیہ ہین اور حروف
مین تشابہ ذاتی بسبب مشترک ہونے اون کے صفات ذاتیہ مذکورہ مین ہے

Marfat.com

نہ مخرج ہیں کہ مخرج حرف کا ذاتی نہیں پس متحقق ہوا کہ ضاد و ظا و ذال معجمات ہیں
جیسے کہ تمیز ذاتی ہی ویسی ہی مشابہت بھی مثل صاد و سین مہملتین کی ذاتی ہے
اور صاد و سین مہملتین ہیں جیسے کہ مشابہت ذاتی ہے ویسی ہی تمیز بھی مثل تمیز ضاد و
ظا و ذال معجمات کی ذاتی ہے اور انکار مشابہت ذاتی کا حروف مختلف المخرج مشترکۃ
الصفات مثل ذال و زای معجمتین سے باوجود اقرار ساتھ مشابہت ذاتی کے حروف
متحد المخرج مختلفۃ الصفت مثل جیم و شین و یا میں رجما بالغیب ہے اور منکر اوس کا
سو دیکھ زرات سا اوس کا ہے ای نادان جب تیرا ہی قول اور قاعدہ مستلزم تشابہ ذاتی
حروف مختلف المخرج مشترکۃ الصفت کو ہے تو پھر انکار کرنا تیرا مشابہت ذاتی ضاد
و ظا و ذال و زای معجمات کی دلیل قاطع ہے تیری عدم واقفیت علم قراءت وغیرہ
پر چہ جائیکہ انکار مطلق مشابہت حروف مذکورہ ہی جیسے کہ لکہا انہونی جواب فتوی محقق
مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے ان آخر تحفہ نذیریہ صفحہ ستر میں بخدمت مشفق
مولوی نذیر حسین صاحب . از اقم الخلیقہ عبد اللہ جان عفی عنہ بعد سلام مسنون تحریر
مرام آنکہ حسب فرمودہ سامی دانست خود در مقدمہ ضاد نوشتم لیکن آن مشفق
حسب وعدہ خود تسلیم و التفات نہ فرمود بجوابش پرچہ استفتا و خط شیخ کاذبین
مولوی حبیب اللہ فرستادند دیدم مؤید مقتدا خود یافتم کہ در دروغ بندے
بی عدیل است و آنچہ در استفتا نوشتہ بود قرین صواب بود لیکن تشابہ متعارفہ و
مبادلہ باہم جواز خلاف ما ناقص بود و تیز از مطالعہ تعذر نماد تعجب شد و ہم مشابہت

وہم صوت زای وذال معجمتین تعجب بر تعجب افزود که در حروف شبیہۃ التلفظ
ہم ضاد بر باشد کجا ذال وکجا زای که در ہر دو مباینت مخرج وصفات وصوت
ہمہ حاصل است با این ہمہ اینہار مشابہت صوت در فتوی نوشتند وبجیالات
خود رجا بالعجب وتشابہ جزے ہر حرف را که خواہند متشابہ یکدیگر نوشتند ونمی دانند
که تشابہ وتمایز حروف موقوف بر اشتراک مخرج وصفات نیست بلکہ تمام حروف
اگر متحد الماہیۃ ہستند اختلاف اینہا مانند اختلاف اشخاص زید وبکر است واگر
مختلف الماہیۃ ہستند اختلاف اینہا مانند اختلاف انسان وفرس وبقر است الخ
اور لکہا صفحہ بہتر مین وچنانچہ غلطی تشابہ زای وذال درین مسئلہ زننہ ہم چنان
بسیار غلطیہا در فتوی ہا قرأت دہلی دیدہ شدند که ان مخدوم بتحریر آنہا علمار
دہلی را بلکہ دار العلوم دہلی را بدنام کردند وفضیحت ساختند که در دہلی کسی ماہر قرأت
نماندہ اگر علم قرأت وعلمش نبود دست اندازی در اجوبہ این فن مناسب نبود
انتہی کلامہ مختصرا ای نادانون بی ادب کالای مقلد قابل قبول محققین کے نہین ہوتے
خصوصا کالا سے جہالت تجہ جیسی جہل مرکب کا که ناپاید ہے قابل قبول
کسی کے نہین خود تیرا ہی قول بقاعدہ تجہکو رد کر رہا ہے جیسا که لکہا تو نے
صفحہ چہتیس مین تو وتشابہ صفاتی بیان دو حرف مختلف المخرج مشترکۃ الصفات
میباشد چنانچہ میان ضاد وظا ودیگر حروف که با وجود مخالفت مخرج مشترکات صفات
واند انتہی کلامہ اور یہان تو مشابہت ضاد وظا سے تعجب بانکار کرتا ہے خصوصا

مشابہت زای وذال معجمتین سے تجھکو تعجب پر تعجب ہوتا ہے اور حال یہہ کہ زای وذال معجمتین سوا حیز مخرج صفاتیہ جہر رخاوت صمت سکون نفخ استفال انفتاح استفال بیان وغیرہ مین مشترک ہین معہ قرب مخرج کی جیساکہ واضح ہوا جدا اول حروف مین اور لکہا ادغام متقاربین رضی مین واذا کان فاء افتعل مقاربا فی المخرج للتاء وذلک اذا کانت الفاء احد الثمانیۃ الاحرف التی ذکرنا ان التاء تدغم فیہا لکونہا من طرف اللسان کالتاء وہی الدال والذال والطاء والظاء والثاء والصاد والسین والزای ویضم الی الثمانیۃ الضاد لما ذکرنا من انہا باستطالتہا قربت من حروف طرف اللسان واما الشین فبعیدۃ منہا کما ذکرنا انتہی کلامہ اور تو خلاف ائمہ قرات اور صرف کی لکہتا ہی کہ کجا زای وکجا ذال کہ در ہر دو مباینت مخرج وصفات وصوت ہمہ تا حاصل ست با این ہمہ ایشان را مشابہت صوت در فتوی نوشتند ونمی دانند کہ تشابہ وتمایز حروف موقوف بر اشتراک مخرج وصفات نیست اور خود خلاف اوس قول کے کہ تونی صفحہ چہتیس مین لکہا پس میان ضاد وظا بسبب مخالفت مخرجین ایشان تمیز ذاتی حاصل ست وتمایز از یکدیگر در بنہا بصفات انتہی کلامہ بلکہ جمیع ائمہ کی نزدیک تمیز اور مشابہت بسبب مخرج وصفات ہی کے ہی اور تو سب سے خلاف کہتا ہی کہ تمیز وتشابہ موقوف اشتراک مخرج وصفات پر نہین تو پہر کا ہے پر موقوف ہے کہین کچہہ لکہتا ہے توکہین کچہہ جمیع ائمہ سے کے خلاف جیساکہ سابق مین معلوم ہوا کہ مشابہت حروف مین بسبب اشتراک فی الصفت کے ہے

Marfat.com

اور لکھا امام مکی نے رعایہ میں ان الضاد حرف تشبیہ لفظہ فی السمع لفظ الظاء لانہما من حروف الجہر والرخاوۃ والاستعلاء والاطباق اور لکھا امام فخر الدین رازی فی تفسیر کبیر میں کہ مشابہت درمیان ضاد اور ظاء کے بسبب شرکت ہونی اونکی صفات میں ہے جیسا کہ لکھا المختار عندنا ان اشتباہ الضاد بالظاء لا یبطل الصلوۃ ویدل علیہ ان المشابہۃ بینہما شدیدۃ جدا والتمیز عسیر فوجب ان یسقط التکلیف بالفرق بیان المشابہۃ من وجوہ الاول انہما من حروف الجہر والثانی انہما من حروف الرخوۃ والثالث انہما من حروف الاطباق والرابع ان الظاء وان کان مخرجہ من طرف اللسان واطراف الثنایا العلیا ومخرج الضاد من اول حافۃ اللسان وما یلیہا من الاضراس الا انہ حصل فی الضاد انبساط لاجل رخاوتہا وبہذا السبب یقرب مخرجہ من مخرج الظاء فثبت بما ذکرنا ان المشابہۃ بین الضاد والظاء شدیدۃ وان التمیز عسیر واذا ثبت ہذا فنقول لو کان ہذا الفرق معتبرا لوقع السوال عنہ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او فی ازمنۃ الصحابۃ لاسیما عند دخول العجم فی الاسلام فلما لم ینقل وقوع السوال عن ہذہ المسئلۃ البتۃ علمنا ان التمیز بین ہذین الحرفین لیس فی محل التکلیف انتہی کلامہ مختصرا اور عبارات ائمہ کو بلا دلیل رد کر دیا جاتا ہے اور نہیں سمجھا کہ کیا لکھا یعنی اول تو امام مذکور نے دعوی کیا کہ ضاد اور ظاء میں مشابہت سخت اور تمیز مشکل کے سبب سے بوجب قولہ تعالی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وما جعل علیکم فی الدین من حرج فرق کرنا واجب نہیں اگر ہو سکے بہتر ورنہ نماز باطل نہیں پھر اوس کے دلایل اور وجوہ تشبیہ کہ یہ دونوں قرب مخرج کے

فلان فلان صفت ذاتیہ مین شترک ہین بیان کرکے اوس عدم وجوب فرق کو ثابت
کیا ساتھ حدیث تقریر سے اور اجماع قولی وفعلے اور سکوتی صحابہ اور تابعین کے
اور تو بسبب اپنی جہالت کی اوس سب کو نہ لیاقت سمجہہ کے اوس سے انکار ہی کرتا جاتا ہے
اور باوجود اس لکہنی اپنی کے کہ اگر تمام حروف متحد الماہیۃ ہستند اختلاف اینہا اند
اختلاف اشخاص زید و عمر و بکر ست واگر مختلف الماہیۃ ہستند اختلاف اینہا مانند
اختلاف انسان و فرس و بقر ست تشابہ ذاتی ضاد و ظا و دال و زا سے مجادلہ سے
انکار سے ہی کرتا جاتا ہے اور حال یہہ کہ متحد ماہیت ہونا تمام حروف کا بزعم تیرے
مقتضی ہے مماثلت حروف مذکورہ کو جیسا کہ ابہی معلوم ہوا سابقین اور اگر تمام حروف مختلف الماہیۃ مثل انسان
و بقر و غیرہ انواع حیوان کے ہین تو حروف مذکورہ وجود فصول کا لازم ہی کیونکہ اختلاف انواع مختلف الماہیۃ کا بغیر اختلاف فصول ممیزہ ذاتیہ کے ممکن
نہین اور حروف مین کوئی شئ ممیز ذاتی نہین ہے مگر صفات پس ثابت ہوا کہ جو مشابہت بسبب صفات مذکورہ سے ہے
وہ ذاتی ہے اب کہو اس انکار مین تو ہی جہوٹا ہے یا ائمہ صرف و قرأت وغیرہ یعنی
ائمہ مذکورین کے نزدیک تو ذال و زای مجتبین قریب المخرج اور جز صفیر جمیع صفات
ذاتیہ مین متحد ہین اور تو کہتا ہی کہ کجا زای و کجا ذال کہ در ہر دو مباینت مخرج و صفات
و صورت ہمہ حاصل ست اب اس مخالفت مذکورہ مین بیشک تو ہی جہوٹا ہے یا آئمہ
مذکورین اور یہی آئمہ مذکورین کے نزدیک جیسکہ تمایز حروف موقوف ہی اختلاف
مخرج و صفات پر ویسی ہے مشابہت حروف بہی موقوف ہی اشتراک صفات پر
اور تو کہتا ہے کہ تمایز و تشابہ حروف اشتراک صفات اور مخرج پر موقوف نہین

Marfat.com

اب کہو مخالفت مذکورہ مین بیشک تو ہے جہوٹا ہے یا ائمہ مذکورین اور بہی ائمہ
مذکورین کے نزدیک صفات مذکورہ لازمیہ ذاتیہ ہین جیسا کہ معلوم ہوا شرح
جزریہ وغیرہ سے اور مشابہت ضاد اور ظا بین وجوہ تشبیہ صفات ذاتیہ ہین تو
اون مین مشابہت ذاتی ہے اور تو اوسکا انکار کرتا ہے اور اوسکے قائل اور فاعل
کو شیعہ بی اعتبار کہتا ہے جیسا کہ لکہا تونی اپنی فتوی مین جواب مرقومہ بالا صحیح
ضاد سنت سجیہ سیلہ را با ظا منقولہ قصیرہ اصلا تشابہ تناسب نیست ہر کہ بلفظ ضاد را
مشابہ ظا یا عین آن جائز گوید پس آن شخص درحقیقت شیعہ است اگرچہ خود را بمذہب
اہل سنت حسب تقیہ ظاہر ساختہ وقول شیعہ مذہب در امر دین خصوصًا در قرات
قرآن کہ میراث اہل سنت است چہ اعتبار دارد پس قائل تشابہ ضاد یا عینیت آن
با ضا ضال است بذات خود و مضل است مر دیگران را انتہی کلامہ مختصرا اور حال یہہ
کہ ائمہ مذکورین سے کے اتقان کے نوع انہاون بدائع قرآن کے جناس ہین کہ
الجناس ہو تشابہ اللفظین سے الافظ ہی اوس کے تجنیس لفظی ہین ومنہا اللفظی بان
یختلفا بحرف مناسب للآخر مناسبۃ لفظیۃ کالضاد والظاء کما فی قولہ تعالٰی وجوہ یومئذ
ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ انتہی کلامہ اور لکہا جہد المقل مین والضاد والظاء والذال المعجمات
ایضًا متشارکۃ فی الجہر والرخاوۃ ومتشابہۃ فی السمع انتہی کلامہ اور لکہا فتاوی عالمگیری
مین وان ذکر حرفا مکان حرف ولم یتغیر المعنی بان قرا ان المسلمون وان الظالمون وما اشبہ
ذلک لم تفسد صلوتہ وان غیر المعنی فان امکن الفصل بین الحرفین من غیر مشقۃ کالظاء

مع الضاد والصاد مع السين والظاء مع الثاء اختلف المشايخ قال اكثرهم لا تفسد صلوتهم كذا فی فتاوی قاضیخان وکثیر من المشایخ افتوا به انتهی کلام اور اسی طرح فتح القدیر اور درمختار وغیرہ کتب فقہ مین مسطور ہے کہ اگر قصدا سہو سے مکان ضاد کے ظاء پڑھی یا بالعکس تو نماز جائز ہے بہ روایت مفتی بہ اور سہوا اور معذور سے تو بالاتفاق جائز ہے لکھا امام غزالی نے کیمیا سعادت مین فرق میان ضاد وظا بجا آرد اگر نتواند روا باشد انتہی کلامہ یعنی اگر ضاد اور ظا مین فرق نہین ہو سکی بجای ضاد کے ظا بعینہ پڑھے یا بالعکس پڑھے تو یہہ بھی بعذر مقاربت سخت اور مشابہت شدید کی امین جائز ہے بحدیث تقریر سے اور اجماع صحابہ وغیرہ سے کے جیسا کہ معلوم ہوا عبارت تفسیر کبیر امام رازی سے ابتدا المحمدین اور ان اکثر الناس خصوصا العجم کانوا فی الزمان الاول لا یعلمون الفرق بینہما حاشیہ بیضاوی سے وان من العرب من یجعل الضاد ظاء مطلقا فی جمیع کلامہم تمہید امام محمد ابن جزری سے یعنی کتب ائمہ سے ثابت ہے کہ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین اکثر عرب خصوصا عجمی لوگ کہ وہ سب اصحاب تہی بجای ضاد کے ظا بعینہ پڑہتی تھے حتی کہ از منہ صحابہ و تابعین مین سب ہے تا تدوین کتب قرات و انتشار علوم اسی طرح پڑہتی رہے اس مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی کسی اصحاب سے انکار ثابت نہین ہوا جیسا کہ لکھا امام رازی نی فلما لم ینقل وقوع السوال عن ہذہ المسئلہ انتہی اور عدم انکار نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا

نام حدیث تقریری ہے اور حدیث اقرؤا القرآن بلحون العرب واصواتہا سے
مراد عرب سابقین ہین جو زمانہ صحابہ سے تہی نہ لاحقین و مولدین کہ اون کی زبان
مخلوط بلغت عجم ہوگئی ہے اور اکثر اصحاب نبی کا بجاے ضاد کی ظا معجمہ پڑہنا اور باقی
کی تقریر یعنے اوس پر انکار نہ کرنیکا نام اجماع اعتقادی ہی مع قول و فعل اکثر کی جیسا کہ
دلالت کرتی ہے اسپر عبارت توضیح کے الاجماع اتفاق المجتہدین من ائمۃ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم فی عصر علی حکم شرعی انتہی اور عبارت تلویح والمراد بالاتفاق الاشتراک
فی الاعتقاد او القول او الفعل انتہے کلامہ اور انکار اجماع صحابہ کا کفر ہے جیسا کہ لکہا
تنقیح مین ثم الاجماع علی مراتب اجماع الصحابۃ رضی ثم اجماع من بعدہم فیما لم یرو فیہ
خلاف الصحابۃ ثم اجماعہم فیما روی فیہ خلافہم انتہی اور لکہا اوسی تلویح مین قولہ
ثم الاجماع علی مراتب فالاولی بمنزلۃ الایۃ والخبر المتواتر یکفر جاحدہ انتہی کلامہ اور تو
خلاف اون سب کے بجاے ضاد کے ظا معجمہ پڑہنے کو تلبیس اور مفسد صلوۃ کہتا ہے
جیسا کہ لکہا تونے ابتدا حال مولوی حبیب اللہ مین اور ابتدا رسالہ تحفہ تدبیریہ مین
ای جاہل علاوہ اوس کے ضاد کی جای پر ظا معجمہ کا پڑہنا تلاوت اور نمازمین تو
خود کلام اللہ سے ثابت ہی جیسا کہ نازل کرنا اوس تعالی کا وما ہو علی الغیب بظنین
لفظا اور دوسرے قرات مین وما ہو علی الغیب بضنین بضاد جیسا کہ جلالین بیضاوی
وغیرہ مین دو قرات مختلف المعنی کا قبیل اسمارسی دال ہے جواز قرات ہر دو
پر مقام دوسری کے کیونکہ علت مقاربت مخرج اور مشابہت شدید کی

ضاد اور ظا مین صرح جہہ موجود سے ہے اب کہو منکر جواز مباوات مذکورہ اور مشابہت
مسطورہ مثال ہصل عاری علم و ادب سے ہے یا شبت نعوذ باللہ من قول الکفر و
فعلہ و اعتقادہ اور رد جو لکہا تونی فتوی مذکور مین افسوس کہ قرآ و علما بمیزند و جاہلان
با غلطات خود عوام را گمراہ سازند و در شک اندازد و بر عدم تشابہ ضاد با ظا اجماع قرا و
فقہا متوارث ہست انتہی بیشک تلبیس ابلیس سے ہے ای مفتر ے تونی کچہہ بہی پڑہا ہے
اجماع شرعی مین تو اتفاق و اجماع کل مجتہدین کا شرط ہے اگر یک مجتہد کا بہی
خلاف ہو تو اجماع منعقد نہین ہوتا جیساکہ لکہا منار مین والشرط اجماع الکل وخلاف
الواحد مانع کخلاف الاکثر اور یہان برعکس ہے تم فاسد تیری سے کے قرآن یعنی او توبہ
متشابہا وغیرہ اور حدیث اور اجماع صحابہ و تابعین اور کتب قرات و تفسیر وغیرہ
ائمہ مذکورین سے ثابت ہی کہ ضاد و ظا مین متقاربت سخت اور مشابہت شدید سے ہے
اب کہو بیشک توہی ساتہہ اپنی غلطیونکی عوام کو گمراہ کرتا اور شک مین ڈالتا ہی یا ائمہ
مذکورین جو ضاد کو مشابہ کی کہتے اور لکہتی ہین اور تیغ انکا ذہین دروغ بندی مین بعید
بیشک تو اور تیری مصدقین ہین یا نیز اخصم حبیب اللہ ای مفتر ے تو عدم مشابہت
ضاد اور ظا پر اجماع قرا و فقہا کا لکہتا ہے اور واسطی فریب دہی عوام کی عبارت
نشر فی قرات عشر امام محمد بن جزری سے کے سند عدم مشابہت ضاد و ظا پر نقل کرتا ہی
جیساکہ لکہا تو نے اپنی فتوی مین و بر عدم تشابہ ضاد با ظا اجماع قرا و فقہا متوارث ست
بطور نمونہ عبارت امام القرا و المحدثین علامہ جزری رح از کتاب نشر نقل کردہ شود دا لضاد

Marfat.com

اللفظ بالاستطالة وليس في الحروف ما يعسر على اللسان مثله فان السنة الناس فيه مختلفة
وقل من يحسنه فمنهم من يخرجه ظاء معجمة ومنهم من يمزجه بالذال ومنهم من يجعله لاما ومنهم من يخرجه
ظاء ومنهم من يشمه الزاي وكل ذلك لا يجوز فليحذر من قلبه الى الظاء ولا سيما فيما يشتبه بلفظ
نحو ضل من يدعون يشتبه ظل وجهه مسودا فليعمل الرياضة في احكام لفظه خصوصا اذا
جاوره ظاء نحو انقض ظهرك يعض الظالم وحروف مفخم نحو ارض الله وحرف يجانس
ما يشبهه نحو الارض ذهبا وكذا اذا سكن واتى بعده حرف اطباق نحو فمن اضطر وغيره
نحو فضتم واخفض جناحك وفي تضليل فقط وہمین گونہ جمیع اصحاب تصانیف قرأت
وتجوید وصرف درکتب خود نوشته اند انتهى كلامه اى كذاب مفتری عبارت مذکورہ سے
کونسی لفظ کا معنی ہے کہ ضاد مشابہ ظا کی نہیں یا عدم مشابہت ضاد اور ظا پر اجماع
قرا و فقہا کا ہے ای جاہل کج فہم یہ عبارت امام جزری کی خود خبر دیتی ہے
تشابہ ضاد و ظا سے بدو گواہ ایک قول فليحذر من قلبه الى الظاء ولا سيما فيما يشتبه بلفظه
نحو ضل من يدعون يشتبه ظل وجهه مسودا یعنی امام ابن جزری کی نزدیک لفظ ضل
مشتبہ لفظ کا ہے یعنی ان دو لفظوں میں اشتباہ واقعی ہے اور اشتباہ واقعی
بغیر شبیہ سے یعنی بغیر مشابہت تحت لی ممکن نہیں پس ثابت ہوا عبارت نشر سے
کہ لفظ ضاد ضل کا مشابہ لفظ ظا ظل سے ہے ہی دوسرا قول او حرف يجانس ما يشبهه
نحو الارض ذهبا یعنی مجاور ہو ضاد کے ایسا حرف کہ وہ مجانس ہو اوس حرف کا
کہ جو مشابہ اوس ضاد کا ہے اور مثال الارض ذهبا میں مجاور ضاد کی ذال معجمہ ہے

Marfat.com

پس معلوم ہوا کہ متجانس ذال کا مشابہ ضاد کا ہی اور وہ متجانس ذال کا ظا صحیح ہے
اجماعاً کیونکہ متجانسین وہ دو حرف ہین جو مخرج مین متحد اور صفت مین مختلف ہون
جیسا کہ لکھا ملا علی قاری نے شرح جزریہ مین واما ان یکونا متجانسین بان اتفقا
مخرجا واختلفا صفۃ کالدال والطاء والتاء وکذا الذال والظاء والثاء انتہی کلامہ
پس ثابت ہوا اس عبارت نشر سے کہ ظا مشابہ ضاد کی ہے ای جہال کج فہم ان
تمہارا ہر ہر فقرہ دال ہے تمہاری بے علمی اور نافہمی پر اب کہانتک کس کس کی غلطی بیان
کی جاوے اس تھوڑی لکہی کو بہت جانو تم اپنے کلام کا معنی تو سمجھتے ہے نہین ہو
کہ اسکا مدلول مطابقی کیا ہے اور تضمنی والتزامی کیا پہر تمکو فہم کلام مجتہدین سے
کہ متضمن قیود اور اشارات کو ہوتا ہے کیا نسبت علاوہ اس کے مقلدین کو منصب
تصنیف اور فتوی نویسی کا کہان بیشک تم مصداق عن عمرو یقول سمعت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض
العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس رؤساء جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا
کی ہو یعنی تصنیف کتاب اور فتوی نویسی منصب مجتہدین کا ہے نہ تمہارا اور
تمہارے اساتذہ مقلدین کا مقلدین کو محققین زعم کرنا اور اونکی قول وفعل
مخالف ادلہ کو نہین چھوڑنا شیوہ اولئک کالانعام بل ہم اضل کا ہے ہمارا دین
محمدی ہے اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء قلیلا ما تذکرون یعنی
نہ قول وفعل اہل حجاز وغیرہ کا مخالف ہو خواہ موافق خصوصاً قرات قران شریف

Marfat.com

کردہ لغت فصحی عرب پر نازل ہوا ہے کردہ معجزہ ہے اور اعجاز اوسکا موقوف
ہی فصاحت اور بلاغت وغیرہ پر نہ لغت ہر قوم عرب پر فصیح ہو خواہ غیر فصیح خصوصاً
کہ ایک مدت مدید سے تمام لغت عرب مین خلط ہو گیا ہے یعنی بہت سی حروف
کو اونہون نے متغیر اور مبتدل کر دیا ہے جیسا کہ دال ہے اسپر عبارت شافیہ کے
اما الصاد کالسین والطا کالتا والبا کالفا والضاد الضعیفۃ والکاف کالجیم فمستہجنۃ
انتہی اور لکہا اسکی شرح رضی مین والظن ان العرب انما اخذوا ذلک من العجم المخالطم
ایاہم انتہی کلامہ اور لکہا جاربردی مین ان الحروف المستہجنۃ انما اشتات لمن لطۃ
العرب غیرہم وذلک حین جاء الاسلام واقتنوا الجواری من غیر ضلیتم وجاء منہم الاولاد
حروفاً من لغۃ امہاتہم وخلطوہا بلغۃ العرب انتہی کلامہ یعنی بعد زمانہ صحابہ کی کوئے
بدل ثاء مثلثہ کے تاء فوقانیہ اور کوئی بدل قاف
کے کاف فارسی اور کوئی بدل کاف کے جیم فارسی اور کوئی حا کے
ہا اور کوئی بدل ذال و ظا و ضاد معجمات کے دال مہملہ وغیرہ پڑہنے لگا جیسے کہ لکہا ملا علی قاری
نے ومنہم من یخرجہ والاہملۃ او معجمۃ انتہی یعنی کوئی بجائے کثیر کے کتیر اور ثلثہ کے تلتہ
اور کوئی بجا قل ہو اللہ کی گل ہو اللہ اور بجائے قل یا ایہا الکافرون کی گل یا ایہا الکافرون
اور کوئی بجا ایاک نعبد و ایاک نستعین کے اباچ نعبد و اباچ نستعین اور کوئی بجا الحمد کے
الہمد اور بجائے حق کے ہک اور کوئی بجائے کذاب کے
گداب اور بجائے صلوٰۃ الظہر کے صلوٰۃ

الذین اور بجای غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے غیر المغدوب علیہم والاالدالین
اور بجاء شہر رمضان کی شہر ریدان اور بجای اقرضوا اللہ قرضا کی اقردوا اللہ قردا
اور بجای فی المحیض کے المحید اور بجاء فترضی کے فتروا پڑہنی لگی یعنی غلط پڑہنی
والی اس کثرت کو پہونچی کہ صحیح پڑہنی والون پر بسبب اپنی کثرت کی مثل تمہارے
غالب آنی لگی اور باطل قریب ملتبس بحق ہوا پس بمقتضاء انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ
لحافظون کی قایم ہوئی جہابذہ امت اور لکہا اونہون نے اسمین واسطی تمیز حق
وباطل کے وہ کچہ جو بچا تہا اون کو حضرت نبویہ سی بنقل تواتر جیساکہ لکہا امام جلال الدین
سیوطی نے اتقان کے نوع بیسوین معرفت حفاظ وروات قرآن مین ثم لما اتسع الخرق
وکاد الباطل یلتبس بالحق قام جہابذۃ الامۃ وبالغوا فی الاجتہاد وجمعوا الحروف والقراآت
وعزو الوجوہ والروایات ومیزوا الصحیح والمشہور والشاذ باصول اصولوہا وارکان
فصلوہا فاول من صنف فی القرآت ابو عبید القاسم بن سلام ثم احمد بن جبیر الکوفی
ثم اسمعیل بن اسحق المالکی صاحب قالون ثم ابو جعفر بن جریر الطبری ثم ابو بکر محمد بن
احمد بن عمر الداجونی ثم ابو بکر بن مجاہد ثم قام الناس فی عصرہ وبعدہ بالتالیف فی انواعہا
جامعا ومفردا وموجزا ومسہلا وائمۃ القرآت لاتحصی وقد صنف طبقاتہم حافظ الاسلام
ابو عبد اللہ الذہبی ثم حافظ القراء ابو الخیر بن الجزری انتہی کلامہ پس تصحیح حروف
اون مخارج اور صفات پر واجب ہے جو ائمہ قرات کو حضرت نبوی سی بنقل تواتر پہونچی
ہین اور اونہون نے اپنی کتب مین لکہی ہین کیونکہ قران معجزہ ہے اور اعجاز اوسکا

Marfat.com

موقوف ہی فصاحت اور بلاغت وغیرہ پر اور فصاحت اور بلاغت موقوف ہی صحت لغت پر اور صحت لغت موقوف ہی تصحیح حروف پر اور تصحیح حروف موقوف ہے اون کے نکالنی پر اون کی مخارج سے مع اون کے صفات مذکورہ اور مسطورہ کتب ائمہ مین کہ اونکو افصح العرب والعجم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بنقل تواتر فرما بعد قرن پہونچی ہین پس واسطی ادا اور اوس وجوب کے واجب ہے امت پر معلوم کرنا مخارج اور صفات مذکورہ کا جیسا کہ لکھا ابن جزری مذکور نی مقدمہ جزریہ مین ؏ اذ واجب علیہم محتم * قبل الشروع اولا ان یعلموا * مخارج الحروف والصفات * لیلفظوا بافصح اللغات * اور لکھا امام جلال الدین سیوطی نے اتقان مین من المہمات تجوید القرآن وقد افردہ جماعات کثیرون بالتصنیف منہم الدانی وغیرہ اخرج عن ابن مسعود انہ قال جودوا القرآن قال القراء التجوید حلیۃ القراۃ وہو اعطاء الحروف حقوقہا وترتیبہا ورد الحرف الی مخرجہ واصلہ وتلطیف النطق بہ علی کمال ہیئتہ من غیر اسراف ولا تعسف ولا افراط ولا تکلف والی ذلک اشار صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ من احب ان یقرء القرآن غضا کما انزل فلیقراہ علی قراۃ ابن ام عبد یعنی ابن مسعود وکان رضی اللہ عنہ قد اعطی حظا عظیما فی تجوید القرآن ولا شک ان الامۃ کما ہم متعبدون بفہم معانی القرآن واقامۃ حدودہ ہم متعبدون بتصحیح الفاظہ واقامۃ حروف علی الصفۃ المتلقاۃ من ائمۃ القراۃ المتصلۃ بالحضرۃ النبویۃ وقد عد العلماء القراۃ بغیر تجوید لحنا انتہی کلامہ اور لکھا امام جزری نے مقدمہ جزریہ مین والاخذ بالتجوید حتم لازم * من لم یجود القرآن اثم * لانہ بہ الالہ انزلا * وہکذا منہ الینا وصلا * وہو ایضا حلیۃ

التلاوۃ ٭ وزینۃ الاداء والقرائۃ ٭ واعطاء الحروف حقہا ٭ من صفۃ لہا ومستحقہا ٭ ورد
کل واحد لاصلہ ٭ واللفظ فی نظیرہ کمثلہ ٭ مکملا من غیر تکلف ٭ باللطف فی النطق بلا تعسف
اور لکھا اسکی شرح مین ملا علی قاری نی تجوید القرآن وہو تحسین الفاظہ باخراج الحروف
عن مخارجہا واعطاء حقوقہا من صفاتہا وما یترتب علی مفرداتہا ومرکباتہا فرض لازم وحتم
دائم ثم ہذا العلم لاخلاف فیہ انہ فرض کفایۃ والعمل بہ فرض عین فی الجملۃ علی صاحب قراۃ
وروایۃ ولوکانت القراۃ سنۃ قولہ منہ الینا وصلا ای وصل القرآن من الالہ الینا متواترا
من اللوح المحفوظ علی لسان جبرئیل علیہ السلام وبیان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لاصحابہ
رضی اللہ عنہ وتعلیمہم التابعین ثم اتباعہم منہم وہلم جرا الی مشایخنا رحمہم اللہ متواترا
ہکذا بوصف الترتیل المشتمل علے التجوید والتحسین وتبیین مخارج الحروف وصفاتہا
وسائر متعلقاتہا التی معتبرۃ فی لغۃ العرب الذی نزل القرآن العظیم بلغاتہم بقولہ
تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ فینبغی ان یراعی جمیع قواعدہم وجوبا
فیما یتغیر المبنی ویفسد المعنی واستحبابا فیما یحسن بہ اللفظ ویحسن بہ النطق حال الاداء
انتہی کلامہ مختصرا حاصل یہہ کہ کل اہل اسلام عرب وعجم پر تصحیح حروف قرآن سے کے خصوصا
صحت ضاد سے کے موافق اوس مخرج اور صفات کی واجب ہے جو کتب معتبرہ ائمہ مذکورین
مین مسطور ہے نہ موافق مزعوم جہال مقلدین منکرین افادہ کتب کی اور کتب کے
روسی جو قرب مخرج اور اشتراک صفات ضاد کو ساتہہ ظا کی ہے وہ ساتہہ کسی حرف کے
حروف باقیہ سے نہین ہے سوال ضاد اور ظا قریب المخرج ہین بلکہ درمیان ان دونون

تو مخارج تو حروف کا فاصلہ ہے فیہما یون بعید جواب اول تو سابق مین کتب صرف
وقرات ائمہ مذکورین سے ثابت ہوا ہو چکا ہی کہ مخرج ضاد کا جڑ کنارہ زبان سے قریب
سر زبان تک ہے پس جو حرف کہ سر زبان سے نکلتا ہے بیشک اوسکو ساتھ ضاد کے
قرب مخرج ہے ناقص یا کامل مراد ناقص سے قرب مخرج فقط لسان مین اور مراد
قرب کامل ہے قرب مخرج لسان وما فوقہ من الاسنان مین متحاکی کیونکہ مخرج حرف
کا ظرف مکانی ہے اور جس سے ظرف مکانی کو ساتھ ظرف مکانی شئے دوسری کے
جس مرتبہ قرب واتصال حاصل ہے بسبب قلت وکثرت وتبدل اوسکی مظروف کے
اوس قرب واتصال ظرفین مین کسی طرح کا بعد وفاصلہ نہین واقع ہوتا ہی اور بسبب
قرب مخرج مذکور کے ائمہ مذکورین کے نزدیک اوس حرف کا جو کہ سر زبان سے
نکلتا ہے ادغام بھی ضاد مین جائز ہے جیسا کہ لکھا شافیہ مین واللام المعرفۃ
تدغم وجوبًا فی مثلہا وفی ثلثۃ عشر وغیر المعرفۃ لازم فی تحویل ران وجائز فی البواقی
اور لکھا اسکی شرح رضی مین یرید بثلثۃ عشر النون والراء والدال والتاء والصاد
والزای والسین والطاء والظاء والثاء والذال والضاد والشین وانما ادغمت
فی ہذہ الحروف وجوبًا لکثرۃ اللام المعرفۃ فی الکلام وفرط موافقتہا لہذہ الحروف
لان جمیعہا من طرف اللسان کاللام الا الضاد والشین وہما یخالطان حروف
طرف اللسان ایضا اما الضاد فلانہا استطالت لرخاوتہا حتی اتصلت بمخرج اللام
وکذا الشین حتی اتصلت بمخرج الطاء انتہی اور اوسی رضی مین ہے دلیل ادغامہا

فی الضاد والشین لانہما لیسا من طرف اللسان کالمذکورۃ لکنہ جاز الادغام فیہما لاغام
مخرجہما بطرف اللسان کما مر انتہی پہر لکہا اوسے رضی نے بعد ایک صفحہ کے
واعلم ان الاحرف الستۃ المذکورۃ اعنی الطاء والظاء والدال والذال والتاء والثاء
تدغم فی الضاد والشین المعجمتین ایضا لکن ادغامہا فیہما اقل من ادغام بعضہا
فی بعض ومن ادغامہا فی الصاد والزای والسین لان الضاد والشین لیسا من
طرف اللسان کالستۃ الاحرف المذکورۃ وانما جاز ذلک لان الضاد
والشین کما ذکرنا استطالتا حتی قربتا من حروف طرف اللسان وادغام ہذہ الحروف
فی الضاد اقوی من ادغامہا فی الشین لان الضاد قربت من الثنیۃ باستطالتہا وہذہ
الحروف من الثنایا بخلاف الشین انتہی اور لکہا اوسی رضی نے بعد ایک ورق کے
ویضم الی الثمانیۃ الضاد لما ذکرنا من انہا باستطالتہا قربت من حروف طرف
اللسان واما الشین فبعیدۃ منہا کما ذکرنا انتہی کلامہ اور لکہا امام جلال الدین سیوطی نے
ادغام متجانسین ومتقاربین اتقان مین فالباء تدغم فی المیم فی یعذب من یشاء
فقط والتاء فی عشرۃ احرف الثاء البینات ثم والجیم الصالحات جنات والذال السیئات
ذلک والزای الجنۃ زمرا والسین الصالحات سندخلہم ولم یدغم ولم یوت سعۃ الجزم
مع خفۃ الفتحۃ والشین باربعۃ شہداء والصاد والملائکۃ صفا والضاد والعادیات
ضبحا والطاء اقم الصلوۃ طرفی النہار والظاء الملائکۃ ظالمی والثاء فی خمسۃ احرف التاء
حیث تومرون والذال الحرث ذلک والسین وورث ربن والشین حیث شئتما

Marfat.com

والضاد حديث وغيرت انتهى كلامه اور لكها ملا على قارى نے شرح جزريه مين ثم
الحروف من حيث هي قسمان قمرية وشمسية وكل منهما اربعة عشر حرفا فالقمرية يجمعها
قولك ابغ حجك وخف عقيمه فيظهر لام التعريف عندها والشمسية ما عداها ويدغم لام
التعريف فيها الخ پهر لكها بعد بيان امثله اور وجه تسميه قمريه اور شمسيه كے سبب
الاظهار في الاول تباعد المخرجين وسبب الادغام في الثاني تقارب المخرجين انتهى كلامه
اب غور كرو كه جب مخرجين لام اور ثا مثلثه مين هونا مخارج دس حروف كا اور
مخرجين ضاد معجمه اور ثا مثلثه مين هونا مخارج گياره حروف كا اور مخرجين شين
معجمه اور ثا مثلثه مين هونا مخارج باره تيره حروف كا منافى قرب اور سبب بون بعيد كا
نهين هے تو مخرجين ضاد اور ظا معجمتين مين هونا مخارج دو حرف كا بطريق اولی
منافى قرب اور سبب بون بعيد كا نهين هے دوسرى يه كه اشكال مخارج ضاد
اور ظا وذال معجمات كے جدا اور عليحده هين ايك طرف كو اشكال مخارج تو حروف
مذكوره سى درميان مخرج ضاد اور مخرج ظا كے مخرج كسى حرف كا داخل نهين كيونكه
مخرج هر حرف كا حروف مذكوره سى مركب هے دو جسم سے ايك زبان دوسرا ما فوق اوسكا
دندان وغيره يعنى جب زبان اوٹهكر اپنى افوق كى طرف جاتى هے تو اون دونو كے
باهم ملنے سے ايك شكل بنتى هے اور اوس مين ايك حرف پيدا هوتا هے
سو اشكال مخارج تو حروف مذكوره كى زبان پر فوق سر دندان بالائى هوتى هين
مخصوصا اشكال مخارج طا دال مهملتين وغيره كى اندر اور ثنايا عليا كے الوثه تا اعلى

متصل ہوتی ہین یہہ حروف طرف سرون دندانکی سب کبھی نہین اوتر سے بخلاف
ظا وذال وثا معجمات ثلثہ کی کہ انکی مخارج سے اشکال مثل شکل مخرج ضاد سے کے
زبان پہنچی سرون دندان کی ہوتی ہین جیساکہ واضح ہوا یہہ سبب ذکر مخارج مین او
لکہا رضی ہین ویلیہ فی الحسن ادغامہا فی الظاء والثاء والذال لانہن من اطراف الثنایا
وقاربن مخرج الضاد وانما کان الادغام مع الطاء والتاء والدال والصاد والزاء
والسین اقوی منہ مع ہذہ الثلثة لان اللام لم ینزل الی اطراف الثنایا کما لم ینزل
الطاء واخواتہا الیہا بخلاف الثلثة انتہی کلامہ اور فوق اور تحت ہرشی مین فرق
سرثنایا ومباینت کلی ہوتی ہے اور جب معلوم ہوا کہ شکل مخرج ضاد کی مثل شکل
مخرج ظا معجمہ اور اوس کے اخوات کی زبان پر زیر دندان ایکطرف کو جدا ہی اشکال
مخارج تو حروف مذکورہ سی ثابت ہوا کہ اشکال مخارج ضاد وظاء وذال وثا معجمات کے
زبان پر زیر دندان مرتب ایک بعد دوسرے کی متصل ہین اینہن شکل مخرج کسی حرف کی
تو حروف مذکورہ سی حاصل نہین یعنے زبان پر زیر دندان فقط چار ہی حروف کے
مخارج کی شکلین ہین پہلی شکل مخرج ضاد معجمہ کے ابتدا کنارہ زبان اور طواحن سے
قریب سر زبان اور ثنایا تک ہے دوسری شکل مخرج ظا معجمہ کے درمیان سر زبان
اور ثنایا کی تیسری شکل مخرج ذال معجمہ کے درمیان سر زبان اور سر ثنا کی کچہہ
باہر کو ہوتے سر زبان کے چوتہی شکل مخرج ثا مثلثہ کی اوسی سر زبان اور سرثنایا
سی باہر ہوتی سر زبان با سرثنایا عیاست چنانکہ پارہ زبان بیرون آید الا در ثا فقط

Marfat.com

ظا سر زبان بیرون می آید انتہی کلامہ یعنی مخرج ظا کا مقدم ہے اندر کو طرف مخرج
ضاد کے مخرج ذال و ثا سے کیون حرف ظا مستعلیہ مطبقہ ہے اسکی نکلنی مین زبان
بشکل طبق ہو کے مائل طرف حنک اعلی کے ہوتی ہے یعنی اندر کو سمٹتی اور سکڑتی
ہی بخلاف ذال و ثا کہ یہہ دونو مستفلہ منفتحہ ہین انکی نکلنی مین زبان کشادہ اور پہیلی
رہتی ہے پس معلوم ہوا کہ خیر ثنایا کا زبان پر نکلنی ظا مین مغایر ہے اوس خیر ثنایا
کا جو نکلنی ذال و ثا مین ہے اور جب ثابت ہوا مقدم ہونا خیر ظا کا طرف خیر ضاد کی
خیر ذال و ثا سے تو متحقق ہوا کہ مخرج ظا کا بجمیع اقرب ہے ساتہ مخرج ضاد کی مخرج ذال
و ثا سی بلکہ مخارج جمیع حروف سی یعنی جس مرتبہ قرب و اتصال مخرج ضاد کو ساتھ مخرج
ظا کے ہے اوس مرتبہ ساتھہ مخرج کسی حرف کے
نہین ہے اور جس مرتبہ قرب و اتصال مخرج ظا کو ساتھہ مخرج ضاد کی ہی اوس
کسی حرف کی مخرج کو نہین ہے یعنی مخرج ضاد اور ظا مین مقاربت کاملہ یعنی زبان
اور دندان مین ہے باوجود اسکی جمیع صفات ذاتیہ مین جز استطالت مشترک ہین یعنی
جبکہ مخرج ضاد مین اعتماد قوی ہوتا ہی اور بسبب اوس قوت اعتماد کی تمام
سانس منخفه بصوت ہو کی حرف قوی یعنی مجہورہ نکلتا ہی اسیطرح مخرج ظا مین بہی
اعتماد قوی ہوتا ہی اور جبکہ نکلتی ضاد مین درمیان کنارہ زبان اور دندان کے
صوت جاری ہوتی ہے اسیطرح نکلنی ظا مین بہی صوت مذکور جاری ہوتی ہے
درمیان سر زبان اور سر دندان کے جریان تام اور جبکہ مخرج ضاد مین درمیان

Marfat.com

طواحن وغیرہ کی مانند ہے واسطے نکلنی نفخ صوت مذکور کے اسی طرح مخرج
ظا میں بھی منفذ ہے درمیان ثنایا کے غرض یہ ہے کہ مخرج ضاد و ظا جمیع صفات
میں متفق ہیں کہ استطالت کہ خاصہ مخرج ضاد کا ہی بسبب بعد ونا وصلہ مخرج دیگر کا نہیں
بلکہ بسبب قرب واتصال قربین مذکورین کا ہے جیسا کہ لکھا امام فخر الدین رازی نے فی الرابع
ان الظاء وان کان مخرجہ من طرف اللسان واطراف الثنایا العلیا ومخرج الضاد اول
اول حافۃ اللسان وما یلیہا من الاضراس الا انہ حصل فی الضاد انبساط لاجل رخاوتہا وبہذا
یقرب مخرجہ من مخرج الظاء انتہی کلامہ یعنی اگر مخرج ضاد میں استطالت نہیں ہوتی تو وہ
ساتھ مخرج ظاء کی قریب ومتصل نہیں ہوتا بلکہ مخرجین مذکورین بعید ہوتا پس ثابت
ہوا کہ مخرج ضاد اور ظا میں من کل الوجوہ مقاربت کاملہ اور مناسبت تامہ ہے اور
نیز خود تمہاری نقل مفتاح الرحمان وغیرہ سے سابق میں ثابت ہوچکا ہے کہ ضاد
اور ظا متجانسین ہیں اور کل متجانسین متحد المخرج ہوتی ہیں پس تمہارا مخرج ضاد
و مخرج ظا میں یوں بعید کہنا تیری نادانی ہے پس ثابت ہوا کہ مخرج ظا و مخرج
ضاد مقاربت حقیقی وحکم معا بوجہ اور ایسی سخت ہی کہ فرق اونکا کرنا اون میں
بہت مشکل اور دشوار ہے بدون مشقت کی ممکن نہیں جیسا کہ کہا شاہ عبد العزیز
صاحب نے تفسیر عزیزی میں تحت قولہ تعالی وما ہو علی الغیب بضنین باید فرق درمیان
مخرج ضاد و ظا بسیار مشکل ست اکثر خوانندگان این دیار ہر دو را یکسان می برآرند
نہ بجا ضاد ضاد میباشد ونہ بجا ظا ظا انتہی کلامہ اور جو بسبب مقاربت و متشابہت

Marfat.com

سحنی اور اشکال تحریر کے انہیں اشتباہ قدیمی سے ہے تو امر کیا امام محمد بن جزری نے
فی مقدمہ میں ظاہر میں قولہ الی الظا ولا بیمانیها تشبہ بلفظہ اخر نشر میں بدعون مشتبہ
نقل ہے جیسا مسعود انتہیٰ یعنی ہر گاہ کہ ضاد اور ظا میں بسبب مشابہت سخت اور
اشکال تحریر کے بہ نسبت حروف باقیہ کے اشتباہ واقع ہے اور
تصحیح میں ہر وقت ہی قاری کو ایک برابر سے قاری
ضاد سے ظا کے تمیز ان کلمات مشتملہ ضاد اور ظا میں جو اوّل
الامر میں مشتبہ ہے ایک ساتھ دوسری کے لفظ اور ہوا ہیں جیسا کلمہ ضل
کا قولہ تعالیٰ ضل مسعی بدعون میں مشتبہ ہے کلمہ ظل قولہ تعالیٰ ظل وجہہ مسودا کو اور نظم
کیا اصول میں اون کلمات شریف کو جو مشتمل ظا پر ہیں ہاں ظا تیون میں تا یاد
رہی قاری کو باقی کلمات قرآن شریف کہ وہ اون کے ساتھ اشتباہ رکھتی
ہیں وہ مشتمل ضاد پر ہیں جیسا کہ تمیز اور جدا کری ضاد کو ظا سی ساتھ
مخرج اور استطالہ کے یعنی ساتھ نکالنی اوس ضاد کے مستطیلا اوسکے
مخرج مستطیل سے اور جدا اور تمیز کرے ظا کو ساتھ نکالنی اوس ظا کے
قصد اوس کے مخرج حقیقی سے جیسا کہ کہا مقدمہ جزری میں ؛ والضاد
باستطالۃ ومخرج ؛ میز من الظاء وکلہا تجی ؛ فی الظعن ظل الظہر عظم الحفظ ؛ ایقظ
و انظر عظم ظہر اللفظ ؛ ظاہر لظی شواظ کظم ظلما ؛ اغلظ ظلام ظفر انتظر ظما ؛ اظفر
ظنا کیف جا وعظ سوی ؛ عضین ظل النحل زخرف سوی ظلت ظلتم بید ظل

كالحجفلانا شراتقلوا لنيلان محظورا مع المحتظر ؛ وكنت خظا وجمع الحظرة الاول

ہاں وہ اول ناخوذ وانیط لا الرعد سو دفا سرہ ؛ والحظ الحض علی الطعام ؛ وفی

ضنین الخازن الساعی ؛ قوله الظعن کقوله تعم یوم ظعنکم قوله ظل معه اپنی مشتقات

قرآن شریف میں چوبیس جا ہے کقوله تعم وظللنا علیکم الغمام قوله الظهر کقوله

تعم حین تضعون ثیابکم من الظهیرة وحین تظهرون قوله العظم ایک سونین جا کقوله

تعم ولهم عذاب عظیم قوله الحفظ چوالیس جا کقوله تعم حافظوا علی الصلوٰت قوله

الحفظ کقوله تعم ... قوله النظر ... جا کقوله تعم ولهم ینظرون وانظر

الی یوم یبعثون قوله الغظم ... جا کقوله تعم وانظر الی العظام قوله الظهر سوله جا

کقوله تعم وراء ظهورهم قوله اللفظ کقوله تعم ما یلفظ من قول قوله الظاہر نو جا کقوله

تعم یظاهرون علیهم بالاثم لیظهره علی الدین کله وذروا ظاهر الاثم فلا یظهر علی

غیبه احدا قوله لظی فی المعارج کلا انها لظی وفی اللیل نارا تلظی قوله شواظ یرسل

علیکما شواظ قوله کظم چهه جا کقوله والکاظمین الغیظ قوله ظلما دوسو اٹھتیس جا ۲۳۸

کقوله تعم فکونا من الظالمین قوله اغلظ تیره جا کقوله تعم غلیظ القلب قوله ظلام

چھبیس جا کقوله تعم وترکهم فی ظلمات لا یبصرون قوله ظفر کقوله تعم کل ذی ظفر

قوله انتظر قوله انتظر چوبیه جا کقوله تعالی قل انتظروا انا منتظرون قوله ظمائین جا

کقوله لا یصیبهم ظمأ ولا ... قوله اظهر قوله اظفر فی الفتح من

بعد ان اظفرکم قوله ظن ... ساٹھ جا کقوله تعالی الذین یظنون انهم ملاقوا ربهم

Marfat.com

وظننتم ظن السوء قولہ وعظ پچیس جا کقولہ تعالیٰ موعظة للمتقین فاعرض عنہم وعظہم اور جو کہ لفظ
عظ بالظا ساتھ لفظ عضین الذین جعلوا القرآن عضین بالضاد کی ایسی مشابہت
رکھتا ہے کہ بادی الرای میں توہم ہوتا ہے کہ یہ بھی اوسی عظ بالظا کی مشتقات
سی سے ہے تو دفع کیا توہم مذکور کو بقولہ سوی عضین قولہ ظل بمعنے دام او صار نو جا کقولہ
تعالیٰ وجہہ مسودا فی النحل والزخرف فانظر الی الٰہک الذی ظلت علیہ عاکفا فظلوا من
بعدہ یکفرون فی الروم فظلوا فیہ یعرجون فی الحجر فظلت اعناقہم فنظل لہا عاکفین سے
الشعرا فیظللن رواکد علی ظہرہ فی الشوریٰ فظلتم تفکہون فی الواقعة قولہ محظورا بمعنی المحظور
بمعنی المنع کقولہ تعالیٰ وما کان عطاء ربک محظورا فی سبحان اسرائیل وکہشیم المحتظر فی القمر
قولہ فظا کقولہ تعالیٰ لو کنت فظا قولہ النظر [illegible] جا قولہ تعالیٰ وانتم تنظرون [illegible]
لفظ ایک نضرة النعیم ویل المطففین میں دوسرا ولقاہم نضرة [illegible] اول الی [illegible]
ناظرة اولی [illegible] یومئذ ناضرة الی ربہا ناظرة قیامہ میں بالضاد ہیں انکی مشابہت [illegible]
مشتقات نظر بالظا کی ایسی بحث ہے کہ بادی الرای میں توہم ہوتا ہے کہ یہ بھی [illegible]
نظر بالظا کی مشتقات سی ہیں تو دفع کیا اوہام مذکورہ کی توہم مسطور کو بقولہ الا وجوہ [illegible]
ناظرة کی قولہ والغیظ گیارہ جا جیسا کہ لکھا ملا علی قاری نے شرح [illegible]
فی القرآن احد عشر موضعا اولہا فی آل عمران عضوا علیکم الانامل من الغیظ [illegible]
فی المبنی للذین [illegible] فی المعنی حرفان احدہما فی سورة [illegible] ثانیہما فی سورة الرعد
وما تغیض الارحام وغیرہ او نظائرہا بالضاد وانتہی کلامہ یعنی لفظ غیض [illegible]

Marfat.com

لفظ ضاد کا ظاء سے ایسی مشابہت سخت ہی کہ بادی الرای مین توہم ہوتا ہی کہ یہہ دونو
بھی اوسی کی مشتقات سے ہین تو دفع کیا امام نی توہم مذکور کو لا الدعاء وہو یقول ناصرہ کی قولہ
والخطیئات جاکقولہ تعالی یرید اللہ ان لا یجعل لہم حظا فی الآخرۃ مگر جو تین لفظ ایک ولا یحض
علی طعام المسکین الحاقہ مین دوسرا ولا یحضون علی طعام المسکین والفجر مین تیسرا ولا یحض
علی طعام المسکین ماعون مین کہ باعتماد مین ساتھ ضاد کا ظاء کی ایسی مشابہت سخت
رکھتی ہین کہ بادی الرای مین اشتباہ ہوا کہ یہہ بھی اوسی ضاد کا ظاء کے مشتقات سے
ہین تو دفع کیا اشتباہ مذکور کو امام نی اپنے قول لا الحض علی الطعام سے جیسا لکہا اسکی شرح مین
ملا علی قاری نے وباب الحظ بمعنی النصیب مستجمعۃ الفاظا و لہا فی آل عمران یرید اللہ ان لا
یجعل لہم حظا فی الاخرۃ ویشبہہ فی المبنی ویخالفہ فی المعنی ثلثۃ احرف لا رابع لہا الاول فی
قولہ تعالی ولا یحض علی طعام المسکین فی الحاقۃ والثانی فی قولہ تعالی ولا یحضون علی طعام المسکین فی
الفجر الخ انتہی کلامہ اور اسیطرح تفصیل اسکی شرح مذکور وغیرہ مین مسطور ہے
پس خلاصہ تعداد اصول مواقع ظاء کی قرآن شریف مین یہہ اوس بیس کلمہ ہین سوال مقصود
اتیاز ضاد کی ہے ظاء سے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے والضاد باستطالۃ ومخرج میز من الظاء قول
امام سے پس تعداد اصول ضاد کی چاہئے تہی نہ ظاء کی جواب اصول کلمات ظاء کی اقل ہین اصول
ضاد سے اور اقل اقرب ہے طرف ضبط مراد کے جیسا کہ لکہا ملا علی قاری نی وہی لتمییز عشرون
ظاء من الکلمات الواردۃ فی القرآن وانما ضبط الظاء لکونہا اقل من الضاد فہو اقرب الی ضبط المراد
انتہی کلامہ دوسرے یہہ کہ بہت لوگون نی ضاد اور ظاء مین خلط کر دیا ہی پس واسطی بچانے

Marfat.com

ضاد کی اوس ظاسے ہے کو ذکر کیا کہ وہ مختص رعنہ ہی خصوصًا جس مقام میں یہہ
دونو متلاقی ہوں وہاں پر بیان ہر ایک کا دوسرے سی لازم ہی جیسا کہ انقض ظہرک
وبعض الظالم سوال جیسا کہ اونہون نی ضاد کو ساتھہ ظا کے خلط کیا ہی ایسا ہی بہتون نے
اوسکو ساتھہ ذال و زای معجمتین کے اور بہتون نی اوسکو ساتھہ دال اور طا مہملتین کے
اور بہتون نی اوسکو ساتھہ لام کی خلط اور بدل کیا ہے جیسا کہ معلوم ہوا نشر سے اور
لکہا امام مذکور نے تمہید میں واعلم ان ہذا الحرف لیس فی الحروف اصعب علی اللسان مثله
والناس یتفاوتون فی النطق به فمنہم من یجعله ظاء لانه یشارک الظاء فی صفاتها کلها ویزید علیها
بالاستطالة فلولا الاستطالة واختلاف المخرجين لكانت ظاء وهم اكثر الشاميين وبعض اهل المشرق
وهذا لا يجوز في كلام الله تعالى لمخالفة المعنى الذي اراد الله تعالى اذ لو قلنا الضالين بالظاء كان
معناه الدائمين وهذا خلاف مراد الله تعالى وهو مبطل للصلاة لان الضلال بالضاد هو ضد
الهدى كقوله تعالى ضل من تدعون الا اياه والظلال ونحوه بالظاء هو الدوام كقوله تعالى
ظل وجهه مسودا وشبهه فمثال الذي يجعل الضاد ظاء في هذا وشبهه كالذي يبدل السين
صادا في نحو قوله تعالى واسروا النجوى واصروا واستكبروا فالاول من الاسرار والثاني من الاصرار
وحكى ابن جني في كتاب التنبيه وغيره ان من العرب من يجعل الضاد ظاء مطلقا في جميع كلامهم
وهذا غريب وفيه توسع للعامة ومنهم من لا يوصلها الى مخرجها بل يخرجها دونه ممزوجة بالطاء المهملة
لا يقدرون على غير ذلك وهم اكثر المصريين وبعض اهل المغرب ومنهم من يخرجها لاما مفخمة
وهم الزيالع ومن ضاهاهم انتهى كلامه پس وقت ملاقی ہونی ضاد سے ظا وغیرہ کو

Marfat.com

بیان لازم ہے جیساکہ لکھا اوسنے بعد مرجزریہ بین واضطر مع وعضت مع اشتم اور جب

یہ حال ہے تو تخصیص ان کلمات جمیع سوا ذظاء معجمہ کے کیا وجہ ہی جواب بسبب شدت مقاربت

مخرج اور مشابہت صفت کی ضاد اور ظاء مین فصل اور تمیز ضاد کی نفس الامر مین ظاء سی

ایسی مشکل ہے کہ اور کسی حروف سی نہین تو ناظم نے ساتھ تمیز ضاد کی ظاء سی

جیساکہ لکھا ملا علی قاری نے اس بیت کی شرح مین ؛ والضاد باستطالۃ ومخرج ؛ میز من الظاء

کلھا تجی ؛ وقد انفرد الضاد بالاستطالۃ حتی تتصل بمخرج اللام لما فیہ من قوۃ الجہر والاطباق

والاستعلاء ولیس فی الحروف ما یعسر علی اللسان مثلہ والسنۃ الناس فیہ مختلفۃ فمنہم من یخرجہ

ظاء ومنہم من یخرجہ دالا مہملۃ او معجمۃ ومنہم من یخرجہ طاء مہملۃ کالمصریین ومنہم من یشمہ ذالا

ومنہم من یشبہہا بالظاء المعجمۃ لکن لما کان تمیزہ عن الظاء مشکلا بالنسبۃ الی غیرہ امر الناظم

تمیزہ عنہ نطقا ثم بین ما جاء فی القران بالظاء لفظا انتہی کلامہ یعنی ضاد اور ظاء مین بجہت

اشکال تمیز بسبب شدت مقاربت اور مشابہت کی ضاد کو ساتھ ظاء معجمہ کے نفس الامر ایسا

اشتباہ ہے ویسا ساتھ کسی حرف طاء مہملہ وغیرہ کی نہین سے ہے جیساکہ لکھا ملا علی قاری نے

اس بیت کی شرح ؛ واضطر مع وعظت مع افضتم ؛ ای بیان الظاء والضاد لازم اذا وقعا

قبل طاء او تاء خوفا من ادغامہا حیث لا یجوز لاختلاف مخارجہا واما قول الزکریا ویلزم

بیان الضاد من الظاء فی قولہ من اضطر مع بیان الظاء من التاء الی آخرہ لیس فی محلہ اذ لا اشتباہ

بین الضاد والطاء المہملۃ ولا بین الظاء المثناۃ والتاء الفوقانیۃ حتی یسلک ما سبق من التمیز

والبیان بین الضاد والظاء المعجمتین وقد اصاب الشیخ خالد حیث قال ہہنا رجع الناظم

Marfat.com

الی ما کان بعد ورمن الاحکام المتعلقة بالتجوید انتہی کلامہ اور جب امر ایسا ہی تو ضبط کیا
ناظم نے خاص جمیع اصول ظا معجمہ کو کہ وہ متشبہ قدیم ہین یعنی ضاد اور ظا مین اشتباہ قدیم سے
ہی یہانتک کہ بعض قدماء عرب کے نزدیک انمین کچھ فرق نہین جیسا کہ معلوم ہوا ان من العرب
من یجعل الضاد ظاء مطلقا فی جمیع کلامہم عبارت تمہید سے اور لکھا حاشیہ بیضاوی مطبوعہ شاہ
جہان آبادی جو باعث بیان مخرج ضاد اور ظا مین لکھا ہی یعنی لکھا بیضاوی مین تحت قولہ
تعالی وما ہو علی الغیب بظنین بمتہم من الظنة وہی التہمة وقرء نافع وعاصم وحمزة وابن عامر
بضنین من الضن وہو البخل ای لا یبخل بالتبلیغ والتعلیم والضاد من اصل حافة اللسان
وما یلیہا من الاضراس من یمین اللسان او یسارہ والظاء من طرف اللسان والثنایا العلیا
انتہی کلامہ یعنی مخرج ضاد اور مخرج ظا مین اشارہ ہی انکی دو حرف ہونی پر اور باعث اس اشارہ
کا یہہ ہی کہ زمانہ سابق مین اکثر لوگ خصوصا اہل عجم ضاد اور ظا کو ایکحرف جانتے تھے ان
دونو مین کچھ فرق نہین جانتے تھے جیسا کہ لکھا محشی نے اسکی حاشیہ مین والباعث علی ہذہ الاشارة
ان اکثر الناس خصوصا العجم کانوا فی الزمان الاول لا یعلمون الفرق بینہما لقلة انتشار العلوم
وعدم تدوین الکتب فی ہذا الفن فنبہ ہہنا علی ان لا یتوہم القارئین واحدة انتہی کلامہ
پس جب ضاد اور ظا مین تمیز سخت و دشوار و اشتباہ قدیم سے ہے تو بجاے ضاد کی ظا پڑھنے سے
نماز فاسد نہین ہوتی اگرچہ معنی متغیر ہو جاوین قیاس یہہ ہے کہ اگر بجاے ایکحرف کے دوسرا حرف
پڑھنے سے معنی متغیر ہو جاتو نماز فاسد ہو جاتی ہے جیسا کہ قول ہی علامہ نہا کا تا ضاد اور
ظا مین بسبب شدت مقاربت و مشابہت اور اشتباہ قدیم کے فصل و تمیز مشکل و دشوار ہے

Marfat.com

موجب حرج کا ہے عام میں خصوصًا حق اہل عجم میں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لا یکلف اللہ نفسا
الا وسعها وما جعل علیکم فی الدین من حرج اور ابو داؤد میں انس رضی اللہ عنہ سے ہے ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی انفسکم فیشدد اللہ علیکم فان قوما شددوا علی
انفسهم فشدد اللہ علیهم الحدیث اسیواسطے فقہاء نے دفع حرج کی استحسان مختار بدل ضاد اور ظا میں
باوجود تغییر معنی کی فساد صلوٰۃ ہی نہیں دیا کہ لکھا فتاوی تاتارخانی میں وفی الخانیۃ لو قرا الظالین
بالظاء مکان الضاد او بالذال لا تفسد صلوته ولو قرا الدالین بالدال تفسد او بالضاد مکان الظاء
فالقیاس ان تفسد صلوته وہو قول عامۃ المشایخ واستحسن بعض مشایخنا وقالوا بعدم الفساد
لا فرق فی حق العامۃ خصوصًا العجم وہذا فی الحروف المتقاربۃ فی المخرج انتہی کلامہ پس اسیواسطے
تعقب کیا امام محمد بن یوسف نے فی ہذا خلاف مراد اللہ تعالیٰ وہو مبطل للصلوٰۃ کما انہ نقل روایت
امام ابن جنی کی ان من العرب من یجعل الضاد ظاء مطلقا فی جمیع کلامہم وہذا قریب فیہ توسع للعوام
انتہی یعنی اسمیں اشارہ ہی طرف عدم تسلیم قول بابطال صلوٰۃ کی ورنہ الاصح نہیں ہوتا قول او
وہذا اقرب وفیہ توسع للعامۃ جیسا کہ تعاقب کیا ملا علی قاری نے شرح جزریہ میں اقوال قوم
بابطال صلوٰۃ کو بقولہ اقول وفیہ خلاف الدلیل فی ہذا المعنی وخلاصۃ المرام ما ذکرہ ابن الہمام من ان
الفصل ان کان بلا مشقۃ کالطاء مع الصاد فقرا الطالحات مکان الصالحات تفسد وان کان
بمشقۃ کالظاء مع الضاد والصاد مع السین والطاء مع التاء قیل تفسد وقال اکثرہم لا تفسد انتہی کلامہ
ہو اسیطرح درمختار وغیرہ میں ہے اور لکھا فتاوی عالمگیری میں قال اکثرہم لا تفسد صلوتہ ہکذا فی
فتاوی قاضیخان واکثر من المشایخ افتوا بہ انتہی کلامہ بخلاف اوس دو واو قطعیہ وقصیرہ وقلقلہ شدہ

غیر منفوخہ وغیرہ کی کہ جسکو تم اور قرا اکثر دیار وامصار و حرمین شریفین کی بجای ضاد حافیہ صریحہ

متطلہ ساکنہ رخوہ منفوخہ وغیرہ کی پڑہتی ہو بنتیک وہ دال مہملہ ہی جیسا کہ واضح ہی سابق میں

وہ مفسد صلوۃ ہی عند الکل وقت تغیر معنی کے کیونکہ فصل وتمیز ضاد معجمہ اور اوس دوادینی دال مہملہ

مین بلا مشقت ہی سہل و آسان مثل فصل صاد مہموسہ رخوہ ساکنہ صفیریہ اور طا مجہورہ شدیدہ قلقلہ

غیر صفیریہ کی اور جو فصل حرفین مین فصل بلا مشقت ہی اگر اونمین سی ایک کو بجای دوسری کے

پڑہی اور معنی متغیر ہو جاے تو نماز فاسد ہو جاتی ہی عند الکل جیسا کہ لکہا فتاوی عالمگیری مین وان

غیر المعنی فان امکن الفصل بین الحرفین من غیر مشقۃ کالطاء مع الصاد فقرا الطالحات مکان الصالحات

تفسد صلوتہ عند الکل انتہی کلامہ اور اسیطرح فتاوی قاضیخان وغیرہ میں ہے اور دوسری جو شخص

مقاربت ومشابہت ضاد کا ظا ہی انکار کرتا ہی اور اوس کو بصوت دال مہملہ وغیرہ پڑہتا ہی تو بیشک

وہ انکار کرتا ہی صدہا الفاظ اور کلمات قرآنیہ کا اور داخل کرتا ہی وہ اونکی عوض مین صدہا الفاظ غیر قرآنیہ کو

قرات قرآن شریف میں اور زعم کرتا ہی وہ اونکو الفاظ وکلمات قرآنیہ اعوذ باللہ منہا مثلا جس شخص نے

انکار کیا مقاربت ومشابہت ضل من یدعون کا ظل وجہہ سے و لا یحض علی طعام المسکین کا حظ بالظا

وغیض الماء کا غیظ بالظا سے اور وجوہ یومئذ ناضرۃ کا ناظرۃ بالظا سے اور نضرۃ النعیم کا نظرۃ بالظا

سے اور تلفظ کیا اونہی الفاظ مذکورہ کو بصوت دل من یدعون ولا یحد علی طعام المسکین وغید الما

وناد رۃ ندرۃ النعیم تفخیم دال تو بیشک اوس نے انکار کیا الفاظ اور کلمات قرآنیہ مذکورہ کا اور شمار کیا

اونہی الفاظ اور کلمات غیر قرآنیہ کو قرآن شریف سے کیونکہ لفظ اوس صوت کو کہتی ہین جو اعتماد پاتا

ہی مخارج پر ایک حرف سی ہو یا زیادہ سی پس تغیر صوت کو تغیر لفظ لازم ہے اور حقیقت

Marfat.com

قرآن نام اون الفاظ اور کلمات کا ہی جو مقرر ہوتی ہین زبانوں عباد پر کلام اللہ تعالے سے معہ اون کے معنی کے نہ فقط خط و کتابت کا جیساکہ لکھا علامہ سعد الدین فی تلویح مین والقرآن فی اللغۃ مصدر بمعنی القراۃ غلب فی العرف العام علی المجموع المعین من کلام اللہ تعالے المقرؤ علی السنۃ العباد انتہی کلامہ اور اوسی تلویح مین ہے لان الکتابۃ والنقل لیسا من اللوازم لتحقق القرآن بدونہما فی زمن النبی صلعم انتہی کلامہ اور اوسے تلویح مین ہے بخلاف من اخذ یلحق بالمصحف آیات مثل ان یکتب فی اول کل سورۃ الحمد للہ رب العالمین فانہ یعذر بذیقنا اور رجہونا انتہی کلامہ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب فقط

تمت بالخیر

شکر صد ہزار شکر بدرگاہ کارساز کہ موسوم بمیزان حروف الہجا فی متشابہۃ الضاد والظا بحسن سعی تمام و تصحیح مالا کلام در مطبع بدر الدجی باہتمام خواجہ قمر الدین خانصاحب الطباع یافت بتاریخ یکم رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۷ ہجری نبوی

فقط

م م

Marfat.com

اشتہار واجب الاظہار

کافۂ اہل اسلام خرد و بزرگ ادنیٰ و اعلیٰ جاہل و عالم امتِ حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کو معلوم ہووے کہ سنہ ۱۲۸۲ ہجری مین ایک سید علوی صاحب باشندہ
مرادہ واقعہ ملک عرب نے اپنے مریدون اور بچون کے وظیفہ کے لئے کلمہ شہادت اور اسکی
معنی زبان اردو اور سندہی مین معرفت عبدالشکور کاروانی کی چھپواکر بمبی مین تقسیم
کیا اور ثواب عظیم اخروی لیا جسوقت خیرالدین واعظی انس مسجد کو اسکے چھپانیکی خبر ہوئی
تب ایک کلمہ مطبوع اپنے پاس منگواکر پڑھکر برسر منبر اسکے چھاپنے چھپانے پڑھنے والیکو
وہابی کافر فرمایا اور بقدر شور دھند مچایا کہ کئی مہینے تک تمام بمبی سر پر اٹھایا تینون
شخصون کی عورتون کے حق مین فتویٰ طلاق دیا اور انکو بہت ہی رسوا کیا اسلئے سید
علوی موصوف اور حاجی محمد حسین سندی شیخ ہند مشہوران دونون نے مکہ معظمہ کے چارون
مذہب کے مفتیون سے اس مقدمہ مین سوال کیا انھون نے جو فتویٰ جواب خیرالدین کے
حق مین دیا اور وہ فتویٰ چھپ گیا تھا اور اس فتویکا اشارہ ہمنے پہلے اشتہار مین کیا تھا
سو اب وہ اصل تحریر شہادت سید موصوف کا چھپایا ہوا اور چارون مفتیون مکہ معظمہ کا وہ
فتویٰ اور ترجمہ اردو مع سوال چھپواکر جاری کئے جاتے ہین سب بھائی مسلمان شہر بمبی کو چاہئے
کہ انکو لیکر نظر انصاف سے اسکی عبارت اور معنی مین بخوبی غور کرین تاکہ خیرالدین واعظی کا
مومن اور عاشق رسول اللہ ہونا ظاہر ہووے اور یہہ فتنہ بیدار اور شعلہ شرربار رحمت اور
غیرت دینی سے رئیسون دیندار بمبی کے گل ہووے اور سوئے ہر تمامی دین اور مددگار حق
المبین کو اجر عظیم حاصل ہووے بھائیو دیندار و کوشش کرنا خدا کے واسطے تمام مسلمانون پر
ضرور ہے اور کنارہ کرنا دین کی بات سے شرعاً عقل سے دور ہے اسلئے کہ اگر مسلمان بھائی
اس کار دین مین کوشش نہ کرین تو ضرور بے علمون کا عقیدہ واعظی صاحب کے بہکانے سے

Marfat.com

بگڑ جائیگا اور ہر بے علم اندہیری گمراہی ہین نکرین کہائیگا اللہ تعالیٰ وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان حاصل مطلب اس آیت کا یہہ ہی کہ ای مسلمانو مدد کرو تم نیک کام کی ۔ آگے اختیار ہی ہمکو خبر کرنا خدا کے واسطے چارناچاری

النقل مطابق الاصل

یا اللہ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	یا محمد

وصلی اللہ علی سیدنا محمد خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

فاعلم انہ اول ما یجب علی الانسان الناطق النطق بالشہادتین

پس بوجھ تو کہ ہر آئینہ وہ جو واجب ہے اوپر انسان بولنے والے کے بولنا شہادت دو کی

مع التصدیق وان یعلم معناہما وہی اشہد ان لا الہ الا اللہ و

ساتھ سچ جاننے دل کے اور بوجھے معنے اُسکے اور وہ یہہ ہی کہ شاہدی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود ہے لائق عبادت کے

اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ومعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ اعلم

شاہدی دیتا ہون مین کہ حضرت محمد بندے اُسکے او بہیجے اُسکے ہین او معنے اشہد ان لا الہ الا اللہ کے یہہ ہین کہ نہین کوئی معبود لائق عبادت کے

واعتقد بنفسی وابین لغیری ان لا معبود بحق فی الوجود الا اللہ و

اور اعتقاد رکھتا ہون مین ساتھ نفس اپنے کے اور بیان کرتا ہون مین واسطے دوسرون کے کہ نہین کوئی معبود بحق وجود کے مگر اللہ تعالیٰ اور

انہ الغنی عما سواہ المفتقر الیہ کل ما عداہ لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا

تحقیق اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہی غیر اپنے سے محتاج ہی ہر کوئی اسکا وہ جو سوا اسکے ہی اور نہ رکھتا ہی عورت اور نہ فرزند

ولا مماثل فی ذاتہ وصفاتہ وافعالہ احدا متصف بکل کمال منزہ

اور نہین مثل رکھتا درمیان ذات اپنی اور صفات اپنی اور افعال اپنے کے کوئی ایک صفت کیا گیا ہی ساتھ ہر کمال کے پاک ہے

عن

Marfat.com

عَنْ كُلِّ نَقْصٍ وَمَا خَطَرَ بِالْبَالِ ✤ وَمَعْنَى أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ

ہر نقصان اور ہر عیب سے اور جو خطر ساتھ دل کے ہو اور معنے اشہد ان محمداً رسول اللہ کی یوں ہے کہ محمد بھیجا

اللهِ ✤ أَعْلَمُ وَأَعْتَقِدُ بِنَفْسِي وَأُبَيِّنُ لِغَيْرِي أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَ بْنَ

اللہ کا ہے بوجھتا ہوں میں اور یقین لاتا ہوں میں ساتھ ذات اپنی کے اور بیان کرتا ہوں میں واسطے دوسروں کے کہ تحقیق سردار ہمارے محمد

عَبْدِ اللهِ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ إِلَى كَافَّةِ الْخَلْقِ أَكْمَلُ النَّاسِ خَلْقًا

فرزند عبد اللہ کے بندے خدا کے اور بھیجے ہوئے اسکے ہیں طرف تمام مخلوقات کے کامل ہیں آدمیوں میں کامل صورت میں

وَخُلُقًا وُلِدَ بِمَكَّةَ وَبُعِثَ بِهَا وَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَدُفِنَ بِهَا

اور کامل ہیں سیرت میں اور پیدا ہوئے مکے شریف میں اور نبی ہوئے مکے میں اور ہجرت کی طرف مدینہ منورہ کے اور مدفون ہوئے اسمیں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا

درود بھیجے اللہ تعالیٰ اوپر اسکے اور اوپر آل اسکے اور اوپر تمام اصحاب اسکے اور سلامتی کثرت سلامتی کرنا

نقل استفتا و دستخط | بسم اللہ الرحمن الرحیم | علما مکہ معظمہ

ما قول سادا تنا العلماء المعظمين المفتين ببلد الله الامين فى رجل من السادة العلويين ومن اهل العلم المكرمين كتب كلمتى الشهادة واوضح من معناها ما اراده وقصد بذلك تعليم العوام وتقريب المعنى للافهام وطبعها فى اوراق ونشرها فى الآفاق وصورة ما حرره ولفظ ما سطره **هذا** وصلى الله على سيدنا محمد خاتم النبيين وعلى آله وصحبه اجمعين **فاعلم** انه اول ما يجب على الانسان الناطق النطق بالشهادتين مع التصديق وان يعلم معناها وهى اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ومعنى اشهد ان لا اله الا الله اعلم واعتقد بنفسى وابين لغيرى ان لا معبود بحق فى الوجود الا الله وانه الغنى عما سواه المفتقر اليه كل ما عداه لم يتخذ صاحبة ولا ولدا

Marfat.com

ولا یماثل فی ذاته وصفاته وافعاله احدًا متصف بکل کمال منزّہ عن کل نقص و زوال و ما خطر بالبال د معنی اشہد ان محمدًا رسول اللہ اعلم واعتقد بنفسی وابیّن لغیری ان سیّدنا محمد بن عبد اللہ عبدُ اللہ و رسولہ الی کافۃ الخلق اکمل الناس خَلقا وخُلقا وُلد بمکۃ وبُعث بہا وہاجر الی المدینۃ ودفن بہا صلّی اللہ علیہ وعلٰی اٰلہ وصحبہ وسلّم تسلیما کثیرًا فقام بعض اہل الدیار الہندیۃ منہم مولوی خیر الدین واظہروا علیہ العصبیۃ وحکموہ بکفرہ وغیروا من امرہ وحکموا علی زوجتہ بالطلاق وعلی مَن قرأہا بالکفر والنفاق واوقعوا فی ہٰذا الشقاق وسلبوا عنہ وصف الوفاق فہل کلامہم مردود وقولہم لایقبل وحقہ الجحود وکلام السیّد العلوی مقبول ولایقابل بانکار بل یتلقی بالقبول وہل یلزم اعتقاد المعنی المذکور للفظ المحرر المسطور و ما حکم من کفر المسلمین وادی سیّدا من اہل بیت سیّد المرسلین افیدوا الجواب بالتفصیل والاطناب لانہ حصل امر عظیم وافتتان جسیم وبجوابکم ینحسم وبکلامکم ینختم +

استفتا

کیا فرماتے ہین علمای کرام و فقہای عظام بلدہ بیت الحرام کے اس باب مین کہ ایک شخص سید بزرگوار و اہل علم عالی وقار نے کلمہ شہادت کی معنی بنظر فائدہ عام مفصل چھپوا کر مشہور کیا چنانچہ اس عبارت کا حاصل معنی یہہ ہی کہ اول انسان پر واجب ہے کہ تصدیق دل سے کہے اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے مین جانتا ہون اور اعتقاد کرتا ہون اپنے جی سے کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ اور وہ کسیکا محتاج نہین سب اسکے محتاج ہین اور نہ اُسے جورو ہی نہ فرزند اور نہین اُسکے جیسا ذات و صفات مین کوئی موصوف ہے باوصاف کمال اور پاک ہے از ہر نقص و زوال اور جانتا ہون مین کہ سیدنا محمدؐ رسول اللہ اللہ کے بندے اور اُسکے رسول ہین سب خلقت کیطرف پیدا ہوئے مکہ معظمہ مین اور

مبعوث

Marfat.com

مبعوث بھی وہین ہوئے اور ہجرت کی مدینہ منورہ کیطرف اور مدفون بھی وہین ہوئے صلوۃ
وسلام انپر اور انکی آل واصحاب پر سو بعضے ہندی اُنہین سے مولوی خیر الدین نے از راہ
تعصب کے انکو کافر کہا اور انکی بی بی پر طلاق کا حکم کیا اور اُسکے پڑھنے والونکو بھی کافر منافق
کہا پس آیا کلام ان غلو کرنیوالونکا مردود اور عبارت اس سید بزرگ کی مقبول ہے یا نہین
اور مسلمانونکو کافر کہنے اور سید کو ایذا دینے کی کیا سزا ہے

الجواب

الحمد لله رب العالمين رب زدني علما نسئلك اللهم هداية للصواب
وارشادًا لصحيح الجواب ونتباعدًا عن طرق الخلل ومداحض الزلل ما اجابه
السيد الجليل والكهف النبيل هو الحق الصريح والنص الفصيح واعلموا ان قوله
انه اول ما يجب على الانسان الناطق النطق الخ كلام لا اعتراض عليه فيه اذ
لا يكون الاعتراض في ذلك الا من جويهل سفيه لان كثيرا ما تقع الاولية
نسبية من غير تردد في ذلك ولا مرية واما تفسيره كلمتي الشهادتين بكل ا
سطر فهو حق بلا مين وما فسر به الشهادة هو المطابق لما ذكره العلماء الاعلام
في مبحث علم الكلام وقوله اعلموا واعتقدوا ان لا معبود الخ هو المعنى المطابقي لها
وقوله انه الغني عما سواه هو الموافق لمعناه الالتزامي قال المولانا السيد
الصاوي في حواشيه على جوهرة اللقاني فمعنى لا اله الا الله المطابقي لا معبود
بحق الا الله ومعناها الالتزامي المستغني عن كل ما سواه المفتقر اليه كل ما
عداه الا الله. وقوله لم يتخذ صاحبة ولا ولدا نطق به فصيح الكتاب الذي من
وصف انه لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه قال تعالى وهو
اللطيف الخبير لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ليس كمثله شيء وهو
السميع البصير يجب اتصافه بكل كمال وتنزيهه عن كل نقص وزوال وكل ما خطر

Marfat.com

بما لك فالله بخلاف ذلك وكذا كل ما شرح به الشق الثانی لامرية فی حقيته
اذ اعتقاد نبوته العامة لكافة الخلق بشيرا ونذيرا واعتقاد نسبه الشريف
وانه ولد بمكة من الواجبات الاسلامية باجماع المسلمين واتفاق المتكلمين
وعلى كل فكل ما ذكره المجيب المذكور ضاعف الله له سوابغ الاجور هو الحق الذی
يعض عليه بالنواجذ ويعجز عن تقريره كل جهول عاجز لعمرك ما يدری ما دحاها
ولا من اين مجراها ومرساها فما صدر عليه من التعصب والحكم بكفره وطلاق
زوجته فكله كلام باطل مردود وقول زور لا يقبل وحقه الجحود وكلام السيد
المذكور هو المقبول ولا يسوغ لموحد انكاره بل يجب عليه ان يتلقاه بالقبول و
حاكم [illegible] مسلما التعزير الشديد والحبس المديد اللائق به الزاجر له
ولامثاله عن اعتراف مثله وخصوصا التعرض لاهلبيت الرسول سلالة الزهرا
البتول فالواجب على حكام الانام وقضاة الاسلام ردع هذا الضال المضل و
المعاند المبطل الخارج عن جادة الصواب والحق الثابت بنص الكتاب بل منكر
ما ذكر من الاحكام هو الكافر الخارج عن محجة الاسلام اذ كما علمت لا اعتقاد سواه
ولا يتحلى المتحلی بوصف مغاير لمعناه فنسئل الله الهداية وتجنب طرق الغواية هو
الهادی للنور وعليه اعتماد الجميع فی جميع الامور والله سبحانه تعالى اعلم
امر برقمه الراجی لطف ربه الخفی جمال بن عبد الله شيخ عمر الحنفی مفتی مكة المكرمة

حامدا مصليا مسلما	جواب مفتی حنفی حال مكه معظمه كا	حالا كان الله لهما

سید بزرگوار کا قول حق وصحیح ہی بجز نادان جاہل کے کسیکا اسپر اعتراض نہین تفسیر کلمہ شہادت
کی مطابق قول علمائے سلف کے اور تفاسیر خلف کے ہی اسکی مضامین کو دانتون سے پکڑا چاہیے
اُسکے معترض جاہل کا مذہب ومشرب نہین معلوم کہ کیا ہی اُسنے جو تعصب سے حکم کفر کا اور
اسکی بی بی پر طلاق کا کیا یہہ سب کلام اسکا مردود باطل ہی اور کلام سید موصوف کا مقبول

Marfat.com

وحق ہی اور مسلمان کو کافر کہنے کی سزا تعزیر شدید اور قید مدید ہی اور جو ایذا دیا آل
رسول و اولاد بتول کو سو حکّام وقت و قضاۃ مسلمین کو لازم ہی کہ ایسے گمراہ و باطل کو
ڈانٹیں کیونکہ وہ معترض دایرہ اسلام سے خارج ہی صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ
اجمعین فقط امیدوار برحمت اکبر شیخ جمال بن عبد اللہ شیخ عمر حنفی مکہ معظمہ مفتی حال

هذه التحرير لمفتي الشافعية بمكة المشرفة

الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه السالكين
نهجه اما بعد اللهم اسئلك هداية للصواب قد اطلعت على هذا الجواب الذي
اجاب به مولانا مفتي السادة الاحناف فوجدته هو الصواب الذي لا ميل
فيه ولا انحراف بل هو المطابق لاهل السنة والجماعة ولمذاهب الائمة
الاربعة اكمل اهل هذه الصناعة فالمعترض على السيد المذكور في تفسيره
كلمتي الشهادة على ما هو اعلاه مسطور لا شك ان اعتراضه غير صحيح وفعله
فعل قبيح يستحق عليه الزجر واشد النكل وان ينادى عليه بانه ارتكب في انكاره
اشنع الضلال خصوصا في انكاره على من انتسب الى شفيع الخلائق في العقبى
الداخل في عموم قوله تعالى قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة في القربى فالسيد
قد دعى الى الله بنشر معنى كلمتي التوحيد والمنكر عليه قد استحق التنكيل والعذاب
الشديد والله يعلم خائنة الاعين وما تخفي الصدور ويجزي كلا بما يستحق
في الدنيا ويوم النشور وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم
امر برقمه المرتجي من ربه الغفران احمد بن السيد زيني د حلان

المحميہ لا زالت امنہ و خیر	جواب مفتی شافعی مکہ معظمہ کا	مفتی الشافعیہ بمکۃ

جو جواب مولانا مفتی حنفی نے دیا جواب بالصواب ہے مطابق ہی اہل سنت و جماعت کے اور
موافق مذاہب ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے پس جسنے کلمہ شہادت کے معنی پر سید محمد مدح پر

اعتراض کیا غیر صحیح و بیجا ہی وہ اہل ضلال ہی اور لائق زجر و نکال ہی وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۔ امیدوار بلطف یزدان احمد بن سید زینی دحلان مفتی شافعیہ مکہ معظمہ

ھٰذہ التحریر لمفتی المالکیۃ بمکۃ المشرفۃ

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ رب زدنی علما اللّٰھم اھدنا الی ما فیہ الصواب واھلک کل معاند کذاب وارزقنا دوام محبۃ آل اھل البیت الھادین لسنن سید المرسلین نعم ما اجاب بہ السید الجلیل والحبر النبیل لا یشک فی صحتہ عاقل ولا یخالفہ الا مبتدع جاھل وما اجاب بہ مولانا مفتی الانام ومحقق الاحکام ھو الحق الصواب وبہ زال الاضطراب فعلی ولاۃ الامور زجر من خالف السید المذکور وصلی اللہ علی خاتم المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ۔ امر برقمہ الراجی لطف رب البریہ حسین بن ابراھیم مفتی المالکیہ ببلد اللہ المحمیہ حامدا مصلیا مسلما

جواب مفتی مالکیہ مکہ معظمہ کا

سید بزرگ کے قول مین کسی عاقل کو شک نہین اسکا مخالف بدعتی و جاہل ہی اور جو جواب دیا مولانا مفتی الانام نے باصواب ہے حاکمون پر لازم ہی کہ سید کے مخالف کو زجر و توبیخ کرین وصلی اللہ علی خاتم المرسلین و علی آلہ وصحبہ اجمعین ۔ امیدوار الطاف رب البریہ حسین بن ابراہیم مفتی مالکیہ مکہ معظمہ ✣

ھٰذہ التحریر لمفتی الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ

الحمد للہ الموفق للصواب والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولٰنا محمد الناطق بالحکمۃ وفصل الخطاب وعلی کافۃ الآل والاتباع والاصحاب وبعد فان ما اجاب بہ شیخ الاسلام ومفتی بلد اللہ الحرام ادام اللہ النفع بعلومہ وقرن الصواب بمنطوقہ ومفہومہ وتبعہ علیہ المفتیان العالمان

وانی

Marfat.com

یہ کتاب

آخر ماہ دسمبر ۹۶ء میں تالیف ہوکر بنظر

غایت احترام و تعظیم بنام نامی و اسم گرامی حضور فیض

و کرم معمور ہنرمند و ہنر پرور عدل گستر قدردان شرفا

فیضرسان اعلےٰ و ادنےٰ فیاض زمان محتشم دوران سرآمد

رؤسائے ہندوستان عالی جناب شوکت مآب

ہزہنس مہاراجہ بہادر اوصاف سندھیہ عالیجاہ جی سی ایس آئی

دام اقبالہ و ملکہ فرمان روائے ریاست گوالیار منسوب و معنون

ہوکر مشرف و ممتاز ہوئی

مولف

سرکار کا نمکخوار قدیمی تابعدار نور الدین احمد سررشتہ دار

محکمہ ڈاک دربار

عالیجاہ دربار پریس لشکر گوالیار

Marfat.com

سبب تالیف کتاب و عذر مولف بخدمت احباب

۲۲ نومبر ۱۸۹۶ء کے دربار گزٹ مین اشتہار امتحان وکلا جاری ہوا اور صدر و مفصل کے اکثر اشخاص نے قانون یاد کرنیکا قصد کیا اور شرع و شاستر کے مطالب سے بھی واقفیت حاصل کرنیکی ضرورت پیش آئی اور اس قسم کی کوئی کتاب جسمین ضروری مطالب مفصل طور پر اختصار کے ساتھہ درج ہون نپاے تو بخیال آسانی و رفع دقت ارباب قانون پیشہ بایماے شریف و اشارہ لطیف جناب فیضمآب صاحب الجود و الافضال مرجع اہل کمال پنڈت شیوچرن صاحب پوٹماسٹر جنرل دربار اس خاکسار ہیچدان نے یہ کتاب مختصر او مفصل تالیف کی اور ہنگام تسوید ان اوراق کے فرایض شریفی اور ہدایہ۔ اور درالمختار اور طحطاوی اور فتاوای عالمگیری اور بعض شروح کنزالدقایق وغیرہ چند کتب معتبرہ پیش نظر تھین مطالب ضروری درج کیے گئے اور مسایل غیر ضروری قلم انداز کیے گئے۔ اور ایک رسالہ دھرم شاستر مین بایما و امداد جناب ممدوح مرتب کیا گیا کہ وہ بھی عنقریب شایع ہوتا ہی۔ چونکہ تالیف اس کتاب کی عجلت کے ساتھہ ہوئی ہی اور میری کم استعدادی کا حال بھی سب پر ظاہر ہے عجب نہین کہ کوئی غلطی رہگئی ہو ناظرین عیب پوشی کو کام مین لائین۔

آخر مین شکر۔ نوازش اور سپاس الطاف جناب مکرمت مآب پنڈت اما چرن صاحب مہتمم مطبع عالیجاہ بجالانا بھی ضرور ہے جنھون نے بکمال بندہ نوازی اہتمام خاص سے اس کتاب کو چھپوایا اور اس نیازمند قدیم کو مرہون منت فرمایا۔

Marfat.com

کتاب

شرع محمدی

جسکو

مولوی نورالدین احمد سررشتہ دار محکمہ ڈاک دربار

نے

کتب معتبرہ درالمختار و فرائض شریفی و فتاوی عالمگیری سے

بغرض فائدہ خاص و عام و نفع جملہ ملازمان و حکام

تالیف کیا

شکر گوالیار

مطبع عالیجاہ میں بحسن اہتمام پنڈت امانچرن مہتمم مطبع
طبع ہوئی

طبع اول ۵۰۰ جلد

حق تالیف محفوظ ہے

Marfat.com

سبحان الذی لا یموت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد والصلوٰۃ والسلام علی نبیہٖ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ واولیاء امتہ من الازل الی الابد

باب اول فرائض مین

فرائض اُن قواعد کا نام ہے جنکے ذریعہ سے میت کے ترکہ کی تقسیم شرعی طور پر ہو سکے موضوع اس علم کا ترکہ میت ہے غرض اس علم سے یہ ہی کہ تقسیم ترکہ مین غلطی نہ واقع ہو

فصل اول فواید ضروری مین

فایدہ ترکہ سے چار حق متعلق ہین۔ اول حق تجہیز و تکفین کا یعنی سب سے پہلے مال متروکہ میت سے میت کی تجہیز و تکفین بغیر بخل و اسراف کے کرنا۔ (تجہیز و تکفین کا اندازہ شرعی کتب فقہ مین مفصل مرقوم ہی۔) دوسرا حق قرضہ کا ادا کرنا۔ مگر خیال رہے۔ کہ قرض

Marfat.com

عین ہی تو وہ تجہیز و تکفین پر بھی مقدم ہی مثلاً اگر کوئی شی منقولہ یا غیر منقولہ خرید کی ہے اسکی قیمت ادا ہونا باقی ہی یا کوئی شی متروکہ رہن ہی اُس کا روپیہ دینا ہی تو ایسی صورتوں مین اول قرضہ کا ادا کرنا چاہیے ورنہ بعد تجہیز و تکفین کے دینا چاہیے تیسرا حق وصیت کا۔ یعنی اگر میت نے متعلق متروکہ کے کچھ وصیت کی ہی تو اُس کا اجرا مناسب ہی لیکن وارث کے حق مین وصیت بلا رضامندی دیگر ورثا کے جاری نہ ہوگی اور نیز ایک ثلث متروکہ سے زاید وصیت نہین ہوسکتی۔ چوتھا حق ورثا مین تقسیم ہونا یعنی جو مال اداے قرضہ و تجہیز و تکفین و اجراے وصیت سے باقی رہے اُسکو ورثا مین تقسیم کرنا۔

فایدہ۔ ورثا تین قسم کے ہین۔ پہلے حصہ معین کے پانے والے جنکو ذوی الفروض کہتے ہین یعنی اُنکے حصہ قرآن شریف مین مرقوم ہین۔ اور یہ بارہ شخص ہین۔ چار مرد۔ باپ دادا۔ اخیافی بھائی۔ شوہر۔ آٹھ عورتین۔ بیٹی۔ پوتی۔ حقیقی بہن۔ علاتی بہن۔ اخیافی بہن ماں۔ دادی۔ زوجہ۔ اِنمین دس نسبی حصہ دار ہین اور دو یعنی شوہر و زوجہ بسبب نکاح کے حصہ دار ٹھہرے۔ اخیافی وہ بہن بھائی جنکی سب کی ماں ایک ہو اور باپ علحدہ اور علاتی وہ جنکی مائین علحدہ ہون اور سب کا باپ ایک۔ دوسری قسم کے وارث غیر معین حصہ پانیوالے جنکو عصبہ کہتے ہین یہ وہ اشخاص ہین جو ذوی الفروض کے حصہ لینے کے بعد باقیماندہ متروکہ لیتے ہین یہ وارث بھی دو قسم کے ہوتے ہین نسبی اور سببی عصبہ نسبی تین قسم کے ہوتے ہین عصبہ بنفسہٖ یعنی خاص اپنے استحقاق سے ورثہ پاتے ہین۔ عصبہ بغیرہٖ یعنی دوسرے کے استحقاق کے ذریعے ورثہ پاتے ہین عصبہ مع غیرہٖ جو اپنے استحقاق اور دوسرے کے استحقاق کے ذریعہ سے ورثہ پاتے ہین عصبہ بنفسہٖ مین اول درجہ میت کے جزو کا ہی یعنی بیٹا۔ پوتا (نیچے تک)

Marfat.com

باقیماندہ ترکہ کا وارث ہے۔ دوسرا درجہ میت کی اصل کا ہے یعنی باپ دادا (او پر تک)
تیسرا نمبر میت کے باپ کے جزو کا ہے یعنی بھائی (حقیقی ہو یا علاتی) بھتیجا۔ چوتھا نمبر میت
دادا کے جزو کا ہے یعنی چچا (حقیقی ہو یا علاتی) بچچازاد بھائی۔ یہہ لوگ بترتیب استحقاق
رکھتے ہین ہر درجہ مقدم کا مستحق درجہ موخر کے حقدار پر ترجیح رکھتا ہے خواہ یہہ کتنا ہی
پاس کا اور وہ کتنا ہی دور کا ہو عصبہ بغیرہ مین بیٹی۔ پوتی حقیقی بہن۔ علاتی بہن ہین یہ
اشخاص ورثاے ذوی الفروض مین سے ہین مگر انکے بھائی بھی ہو گا (یعنی
میت کے بیٹا۔ پوتا حقیقی یا علاتی بھائی ہو گا) تو عصبہ ہو جاتی ہین۔ عصبہ مع غیرہ ہین
بہنین ہین جو ذوی الفروض مین سے ہین مگر جب میت کے بیٹی۔ پوتی بھی ہو تو بہنین
عصبہ مع غیرہ ہو جاتی ہین یعنی اپنے حصہ مقررہ کے لینے کے بعد باقیماندہ مال عصبہ
لیتی ہین یہی حال باپ کا ہی کہ ذوی الفروض مین سے ہی مگر میت کی بیٹی۔ پوتی کے
ہوئے اپنے حصہ مقررہ کے علاوہ باقیماندہ مال عصبہ ہو کر لیتا ہی۔ دوسری قسم کے
عصبات سببی مین غلام کا آزاد کرنے والا ہے جو اپنے غلام کا ترکہ عصبہ ہو کر پاتا ہے
(یہ قسم ہندوستان مین نہین ہے) پس عصبات تنہائی کی حالت مین کل مال پاتے
ہین اور ذوی الفروض کے ساتھہ اُن سے بچا ہوا مال ان کو ملتا ہی اِس طرح
کہ عورات سے مرد کو دوگنا۔ تیسری قسم کے وارث دور کے رشتہ دار یعنی
ذوی الارحام ہین یہ چار طرح کے ہین اول بیٹیون۔ پوتیون کی اولاد دوسرے نانا
نانیان تیسرے بہن کی اولاد اور بھتیجیان۔ چوتھی۔ پھوپھیان۔ ماموں۔ خالہ۔ ان کا
قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو زیادہ قریب کا رشتہ دار ہوتا ہی وہ ہی اخذ میراث
مین مستحق ہوتا ہے اور جو دو دعویدار رشتہ دار ایک سے درجہ کے ہون تو مرد

Marfat.com

واسطہ دار کو عورت کے واسطہ دار پر ترجیح ہوتی ہے۔ اور باپ کے واسطہ دار کو دو ثلث ماں کے واسطہ دار کو ایک ثلث ملتا ہے۔

فائدہ بارہ ذوی الفروض مین باپ کا چھٹا حصہ ہے جبکہ میت کے بیٹا پوتا بھی ہو مگر جب کہ میت کے بیٹی یا پوتی ہو گی تو باپ علاوہ اپنے حصہ مقررہ کے باقی مال عصبہ ہو کر پاتا ہی اور جب میت کے اولاد نہو تو عصبہ ہو کر کل مال کا مستحق ہوتا ہی۔ پس باپ ایک حالت مین خالص ذوی الفروض مین سے ہی ایک حالت مین خالص عصبہ ایک حالت مین دونو قسم مین داخل۔

۲ دادا کا بھی چھٹا حصہ ہی اور بالکل باپ کا سا حال ہی مگر باپ کے ہوتے دادا محروم رہتا ہی۔

۳ زوجہ (ایک ہو یا چند) سب کے اولاد نہ ہو تو چہارم حصہ متروکہ کا پاتی ہے ورنہ آٹھوان حصہ۔

۴ شوہر اگر اولاد نہ ہو تو نصف کا مستحق ہے ورنہ چہارم پاے گا۔

۵ اخیافی بھائی۔ اخیافی بہن۔ اگر تنہا ہون چھٹا حصہ پاتے ہین اور ایک سے زاید ہون گے تو سب ایک ثلث مین شریک ہون گے۔ اور میت کے بیٹا۔ پوتا۔ (اور نیچے تک)، باپ۔ دادا۔ (اور اوپر تک)، ہونگے تو یہ محروم رہتے ہین۔

۹ بیٹی۔ پوتی۔ حقیقی بہن۔ علاتی بہن۔ اگر اکیلی ہون تو نصف حصہ پانے کی مستحق ہین اور ایک سے زاید ہون تو دو ثلث مین سب شریک ہون گی ہاں ایک بیٹی ہو گی تو پوتی کو چھٹا ہی حصہ ملیگا اور دو مین بیٹیان ہون گی تو پوتی محروم رہیگی۔ ہاں اگر پوتا بھی ہوا تو دونو بہن بھائی یعنی پوتا۔ پوتی عصبہ ہو جاینگے اور میت کے لڑکا ہو گا

Marfat.com

تو پوتی بالکل ہی محروم رہیگی۔ اور حقیقی بہن۔ لڑکی۔ پوتی کے ہوتے عصبہ ہوجاتی ہی۔ اور علاتی بہن حقیقی بہن کے ہوتے صرف چھٹے حصہ کی مستحق رہجاتی ہی۔ اور ایک سے زاید حقیقی بھنیں ہوں تو علاتی بہن محروم رہیگی ہاں اگر علاتی بھائی بھی ہوا تو دو نو بہن بھائی عصبہ ہوجاینگے اور بیٹی۔ پوتی کے ہوتے بھی عصبہ رہینگے اور بیٹا۔ پوتا۔ (اور نیچے تک) یا باپ۔ دادا۔ (اور اوپر تک) یا حقیقی بھائی ہوگا تو علاتی بہن محروم رہیگی۔

۱۱ ماں کا تیسرا حصہ ہی اگر میت کے بیٹا۔ پوتا۔ (اور نیچے تک) اور دو بھائی یا دو بھنیں بھی نہ ہوں ورنہ چھٹا حصہ ملیگا اور اگر میت کے زوج یا زوجہ بھی ہی تو اُسکے حصہ کے نکلنے کے بعد باقی مال کا ثلث ملیگا۔

۱۲ دادی (ایک ہو یا چند باپ کی ماں ہو یا ماں کی ماں یعنی نانی) چھٹا حصہ پاتی ہے مگر دادی نانی باپ کے ہوتے ہوئے محجوب ہونگی اور نانی ماں کے ہوتے محجوب ہوگی اور قریب رشتہ کی دادی بعید رشتہ کی دادی کو محجوب کرتی ہی مثلاً دادی کے ہوتے پردادی محجوب ہوگی۔

فائدہ جس عورت کے ساتھ اُسکا بھائی ہوگا اگر وہ ذوی الفروض میں ہوگی تو عصبہ ہوجائیگی۔

فائدہ دادا کی موجودگی میں سوا خاص دادی کے پردادی وغیرہ اور دادیوں کا کچھ حق نہیں ہی۔

فائدہ ہر قسم جایداد منقولہ غیر منقولہ موروثی و مکسوبہ وارثان میت پر تقسیم ہوسکتی ہی۔

فائدہ عورت کو ہر قسم جایداد منقولہ غیر منقولہ موروثی ہو یا مکسوبہ حق مالکانہ حاصل ہی

Marfat.com

اور اُسکے انتقال کا اختیار رکھتی ہی۔

فائدہ اولاد حرام صرف اپنی مان کی وارث ہوسکتی ہی نہ اُس شخص کی جسکی نطفہ سی ہو۔

فائدہ ورثاے حقیقی کو علاتی پر اور ورثاے علاتی کو اخیافی پر ترجیح حاصل ہی۔

فائدہ بڑا بیٹا ہونے سے زیادہ حصہ نہین ملتا۔

فائدہ ۔ بھائی بہ نسبت بہن کے دوچند حصہ پاتا ہے مگر برادران و ہمشیرگان اخیافی مین یہ قاعدہ نہین ہی انکو برابر برابر ملتا ہی۔

فائدہ ترکہ میت کی تقسیم مین اس امر کی رعایت ضروری ہی کہ اول ذوی الفروض کے حصہ مقررہ دے جاوین اُنسے بچے تو عصبات نسبی کو دیا جاے پھر عصبہ سببی کو وہ نہ ہو تو اُسکے عصبہ مذکر کو دیا جاے اور عصبات نہ ہون تو باقیماندہ بھی (سواے زوجہ اور شوہر کے) ذوی الفروض پر بقدر اُنکے حقوق کے پھر تقسیم کیا جاے۔ اِس کو رد کہتے ہین۔ اور اگر کوئی وارث ذوی الفروض و عصبات مین سے نہ ہو تو ذوی الارحام پر تقسیم کیا جاے اِس طرح کہ مردون کو دوگنا عورتون سے۔ اور اگر ذوی الارحام مین سے بھی کوئی نہ ہو تو مولی موالات کو یعنی اُس شخص کو ترکہ پہونچےگا جس سے میت نے اقرار کر لیا ہو کہ مین مرجاؤن تو میرا وارث تو ہی۔ اور وہ بھی نہ ہو تو جس کو میت نے اپنا قرابت دار دوسرے کی اولاد قرار دے لیا ہو مثلاً کسیکو بھائی یا چچا کہہ لیا ہو اُسکو ملیگا بشرطیکہ اُسکے باپ دادا نے یہ نہ کہا ہو کہ یہ واقعی ہمارا لڑکا ہی کیونکہ اس صورت مین اصلی بھائی۔ یا اصلی چچا کے حکم مین ہوجاےگا جن کا ذکر ذوی الفروض و عصبات مین ہوچکا ہی۔ اگر یہ بھی کوئی نہ ہون تو مال متروکہ اُسکو دیا جاےگا جسکو دینے کی وصیت کی ہوگی اور اگر وصیت بھی نہ کی ہو تو سب مال خزانہ مین جمع ہوگا۔

Marfat.com

فائدہ شریعت مین تبنیت کوئی چیز نہین ہی نہ متبنّٰی کا کوئی حق لپس میت کے پسر متبنّٰی کا بجز خاص شئ موہوبہ کے اور کوئی حق ترکہ میت مین نہ پہونچے گا نہ وہ اپنے اصلی خاندان کے ترکہ سے محروم رہ سکتا ہی۔

فائدہ اگر کسی شخص نے اپنی زندگی مین کسی دوسرے شخص کو اپنا بیٹا تسلیم کر لیا ہو تو وہ اُسی کا بیٹا سمجھا جائیگا۔

فائدہ نومسلم کو قواعد شرعی ماننا ہونگے۔

فائدہ چار سبب مانع ارث ہین جن سے استحقاق وراثت نہین رہتا۔ ایک وہ قتل مورث جس سے شریعت مین قصاص یا کفارہ لازم آتا ہے اور یہ بھی شرط ہی کہ مورث کو قصاص یا حد شرعی مین نمارا ہو۔ دوسرا سبب مانع ارث اختلاف دین ہے یعنی مسلمان غیر مسلمان سے اور غیر مسلم مسلم سے میراث نہین پانا۔ تیسرا سبب غلامی یعنی غلام کسی کا ترکہ نہین پا سکتا۔ چوتھا سبب اختلاف متابعت حاکم یہ سبب متعلق اشخاص غیر مسلم ہے۔ ہندوستان مین صرف دو سبب اول پائے جاتے ہین۔

فائدہ۔ ہر ایک شخص جو اپنے مورث کی زندگی مین مرگیا اُسکے ورثا بموجودگی اُن لوگون کے جو اُس متوفی کی برابر حقدار ہوتے اپنے مورث اعلے کی میراث نہین پا سکتے مثلاً ایک شخص کا لڑکا بمقابلہ اپنے چچاون کے میراث نہین پا سکتا جبکہ اُس کا باپ اُسکے دادا کی زندگی مین فوت ہوگیا ہو۔

فائدہ۔ اگر ایک خاندان کے چند لوگ ایک سانحہ دریا مین ڈوب گئے یا آگ مین جلکر مرگئے یا کسی معرکہ مین ایک ساتھ قتل ہوگئے یا اور کسی طرح یہ نہ معلوم ہوا کہ پہلے کون مرا تو ایسی حالت مین باہم گر کوئی کسی کا وارث نہین قرار دیا جائیگا

Marfat.com

اور اُنکے زندہ وارث اُنکا ترکہ پائینگے۔

فائدہ بعض موقع پر ایک وارث کے ہوتے دوسرا شخص کچھ نہین پاتا اُس کو حجب کلی یا حجب حرمان کہتے ہین یا اس کے حصہ مقررہ مین اُسکی وجہ سے کمی ہوجاتی ہے اسکو حجب نقصان کہتے ہین مثلاً باپ کے ہوتے دادا کو کچھ نہین ملتا یہ حجب حرمان ہی یا پوتی کا نصف حصہ ہی مگر جب ایک بیٹی بھی ہو گی تو پوتی کو چھٹا حصہ ملیگا یہ حجب نقصان ہی۔

فائدہ۔ مان۔ باپ۔ بیٹا بیٹی۔ زوجہ۔ شوہر۔ ہر حال مین ورثہ پائینگے کسی طرح محروم نہین ہوتے۔ اور جزوی کمی یعنی دوسرے وارث کے سبب سے حصہ کی مقدار گھٹ جانا صرف۔ مان۔ پوتی۔ علاتی بہن۔ شوہر۔ زوجہ۔ انھین پانچ آدمیون سے مخصوص ہی۔

فائدہ جو لوگ کسی شخص کی وساطت سے قرابت رکھتے ہین وہ اُسکے ہوتے محجوب ہو جاتے ہین جیسے بھائی کے ہوتے بھتیجا۔ اور جو لوگ کسی ذاتی قصور سے محروم الارث ہوتے ہین وہ دوسرے کو محروم نہین کرتے اور قریب تر وارث بعید تر وارث کو حصہ لینے سے باز رکھتا ہی۔

ہم اس مطلب کے آسانی سے سمجھ مین آجانے کی غرض سے دو نقشے درج کرتے ہین جن سے بخوبی واضح ہوگا کہ کس کس شخص کا کیا کیا حصہ ہی اور وہ کس حالت مین بالکل محجوب ہو جائے گا اور کس حالت مین اُس کا حصہ کم رہ جائیگا۔

Marfat.com

Marfat.com

عصبات												ذوی الفروض									
عصبات نسبی												وہ ذوی الفروض جو عصبہ ہو سکتے ہیں					وہ ذوی الفروض جو عصبہ نہیں ہو سکتے				
عصبات بنفسہ												عصبہ مع غیرہ		عصبہ بغیرہ							
جزو جد میت				جزو پدر میت				جزو میت		اصل میت											
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	[illegible]	ن	ن	ن	نصف	سدس	سدس	ثلث	ح	نصف	[illegible]
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	[illegible]	ن	ن	ن	نصف	سدس	سدس	ثلث	ح	نصف	[illegible]
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	[illegible]	ن	ن	ن	نصف	سدس	سدس	ثلث	ح	نصف	[illegible]
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	[illegible]	ن	ن	ن	نصف	سدس	سدس	ثلث	ح	نصف	[illegible]
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	[illegible]	ن	ن	ن	نصف	سدس	سدس	ثلث	ح	نصف	[illegible]
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	[illegible]	ن	ن	ن	نصف	سدس	سدس	ثلث	ح	نصف	[illegible]
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	[illegible]	[illegible]	ن	ن	نصف	سدس	سدس	ثلث	ح	نصف	[illegible]
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ن	نصف	سدس	سدس	ثلث	ح	نصف	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف	[illegible]	سدس	[illegible]	ح	[illegible]	پوتا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سدس	[illegible]	ح	[illegible]	بیٹا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ن	نصف	[illegible]	سدس	[illegible]	ح	نصف	دادا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ن	ن	نصف	[illegible]	سدس	ثلث	ح	نصف	باپ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ن	ن	نصف	سدس	سدس	ثلث	ح	نصف	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف	سدس	سدس	ثلث	ح	نصف	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف	[illegible]	سدس	[illegible]	ح	ح	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سدس	[illegible]	[illegible]	ح	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف	[illegible]	سدس	ثلث	ح	نصف	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ن	ن	ن	نصف	[illegible]	سدس	ثلث	ح	نصف	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ن	ن	ن	نصف	[illegible]	سدس	[illegible]	ح	نصف	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ن	ن	ن	نصف	[illegible]	سدس	[illegible]	[illegible]	نصف	[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶ سطر ۱۳

فائدہ جدہ مین دادی نانی دونو شامل ہین اور جدہ دو قسم ہوتی ہین صحیحہ و فاسدہ جدۂ صحیحہ وہ جنکے رشتہ مین نانا کا واسطہ نہو مثلاً باپ کی ماں (دادی) - ماں کی ماں (نانی) - دادا کی ماں - دادی کی ماں - پردادا کی ماں - پردادی کی ماں - جدہ فاسدہ وہ جنمین نانا کا توسط ہو جیسے نانا کی ماں - پرنانا کی ماں - نانی کی دادی (نانی کا باپ بیچمین واقع ہی -) دادی کی دادی (دادی کا باپ بیچمین واقع ہی -) اسی طرح جد کی بھی دو قسمین ہین جد صحیح - جد فاسد - جد صحیح وہ جسمین (باپ کا نانا) ماں کا واسطہ نہو جیسے دادا پردادا وغیرہ اوپر تک جد فاسد اسکے برعکس جیسے ماں کا باپ - دادی کا باپ - (باپ کی ماں کا باپ ہی -) پردادی کا باپ (دادا کی ماں بیچمین واقع ہی -) جد صحیح اور جدہ صحیحہ ذوی الفروض مین ہین اور جد فاسد اور جدہ فاسدہ ذوی الارحام مین ہین - چونکہ قریب کی دادی دور کے رشتہ کی دادی کو محروم کرتی ہی اسلیے ایک ساتھہ حقدار جدات اول نمبر صرف دو جمع ہوسکتی ہین باپ کی ماں - ماں کی ماں - کہ دونو مستحق ذوی الفروض مین سے ہین ایک کو دوسری محروم نہین کرتی - اور جیسے جس قدر اوپر کو دور کے رشتہ کی دادیاں ہونگی زیادہ جمع ہوسکتی ہین مثلاً (۱) پرنانی کی پرنانی یعنی ماں کی ماں کی ماں کی ماں کی ماں اور (۲) باپ کی ماں کی ماں کی ماں کی ماں یعنی دادی کی نانی کی نانی - اور (۳) باپ کے باپ کی ماں کی ماں کی ماں یعنی دادا کی نانی کی نانی - اور (۴) باپ کے باپ کی ماں کی ماں یعنی پردادا کی نانی - اور (۵) باپ کے باپ کے باپ کی ماں کی ماں یعنی پردادا کی دادی کی ماں - اور (۶) باپ کے باپ کے باپکے باپ کی ماں یعنی پردادا کی

پردادی۔ پس یہ چھہ دادیان ایک مرتبہ کی ہین کہ کوئی کسی کو محروم نہین کرتی سب ساتھ حصہ پاینگی۔ یہی وجہ ہے کہ امثلہ مسائل تصحیح مین ۶۔ ۹۔ ۱۵ تک جدا جدا قایم کی گئی ہین۔

متعلقہ صفحہ ۷ سطر ۱۹

اگرچہ رد زوجین پر نہین ہوتا اسوجہ سے کہ انمین قرابت ثابت نہین مگر فقہاے متاخرین کا اس امر پر فتوے ہے کہ اب بیت المال شرعی نہین رہا نہ مصارف اُسکے ٹھیک ہین اسلیے جب کوئی مستحق نہ رہے تو آخر کو متروکہ زوج اور زوجہ پر بھی رد کرنا چاہیے متروکہ سرکاری خزانہ مین نہ جائے گا۔ اور سرکاری عدالتون مین بھی اسی طریق پر عملدرآمد ہی۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۰۲)

متعلقہ صفحہ ۸ سطر ۱۰

اختلاف دین شرعًا مانع ارث ہے مگر از روے ایکٹ ۲۱ ۱۸۵۰ء سرکاری عدالتون مین یہ سبب مانع ارث نہین رہا۔

Marfat.com

دوسری فصل بعض اصطلاحون کا بیان اور مخارج کا ذکر

قبل اس سے کہ ترکہ کی تقسیم کا قاعدہ بیان کیا جاوے چند الفاظ کے معنی بیان کئے جاتے ہین ان کا خیال مین رکھنا ضرور ہے تاکہ آیندہ مطلب بخوبی سمجھ مین آجاوے حصے جو وارثون کو ملتے ہین اُن کو سہام کہتے ہین اور جس عدد سے ترکہ کی تقسیم کیجاوے وہ مخرج کہلاتا ہے اُسی کو اصل مسئلہ بھی کہتے ہین مثلاً میت نے ایک زوج ایک لڑکا۔ ایک لڑکی ایک مان چھوڑی تو ترکہ ۱۲ عدد پر تقسیم ہوگا یہی عدد مخرج ہے اور کہین گے اصل مسئلہ ۱۲ سے ہوا زوج کو ربع ۳ اور مان کو سدس ۲ اور باقی ۷ لڑکا۔ لڑکی کو ملین گے۔ کہا جاوے گا کہ زوج کے ۳ سہام ہین اور مان کے دو سہام۔

ورثا یعنی حصہ دارون کی تعداد کو روس کہتے ہین شکل مندرجہ بالا مین کہا جاوے گا کہ لڑکا۔ لڑکی کے ۷ سہام دو روس پر پورے تقسیم نہین ہوتے۔

جو اعداد آپس مین مساوی ہون وہ متماثل کہلاتے ہین جیسے چھ ۶ اور چھ ۶ اور ان عددون مین نسبت تماثل کی ہی۔

ایک عدد دوسرے پر پورا تقسیم ہوجاوے تو اُن عددون کو متداخل کہتے ہین جیسے آٹھ ۸ اور چار ۴۔ چھ ۶ اور تین ۳ وغیرہ آٹھ چار پر دو بار اور چھ تین پر دو بار پورا تقسیم ہوسکتا ہی۔

جو دو عدد کسی تیسرے عدد پر پورے تقسیم ہوسکیں وہ باہم متوافق کہلاتے ہین اور اُنمین نسبت توافق ہوتی ہی جیسے چھ ۶ اور نو ۹۔ کہ دونو تین پر پورے

تقسیم ہو سکتے ہین اس تیسرے عدد کو وفق کہتے ہین اگر عدد وفق ۲ ہو تو اُن دو نو عددون مین توافق بالنصف ہوا اگر ۳ ہو تو توافق بالثلث ہوا اگر ۴ ہو جیسے ۱۲-۱۶ مین کہ دو نو چار پر تقسیم ہو سکتے ہین تو توافق بالربع ہوا۔ وفق

جو دو عدد کسی تیسرے عدد پر تقسیم نہو سکین جیسے ۸-۳-اور ۴-۵-وغیرہ تو اُن کو متباین کہتے ہین انکے باہم نسبت تباین ہی۔ متباین

خلاصہ یہ ہے کہ دو قسم کے عددون مین اگر دو نو مساوی ہین تو وہ عدد متماثل کہلاتے ہین جیسے چار اور چار۔ پانچ اور پانچ - ۶- اور ۶- وغیرہ اور اگر دو نو عدد کم و بیش ہین تو اگر چھوٹا عدد بڑے کو فنا کر دے اور مٹا دے انمین نسبت تداخل کی ہے اور وہ دو نو متداخل کہلاتے ہین جیسے ۲ اور ۴- تین اور چھ اور نو اور اٹھارہ وغیرہ اور اگر دو نو کو تیسرا فنا کر دے اور مٹا دے انمین نسبت توافق کہتے ہین وہ دو نو متوافق کہلاتے ہین اور عدد ثالث اُن کا وفق ہے جیسے ۹ اور ۲۱ - ۱۰ اور ۱۵ - وغیرہ تین ترک نو اور تین ستے اکیس ۳ عدد وفق ہے اور پانچ دونے دس ۵ ترک پندرہ - پانچ عدد وفق ہے اور اگر دو نو عددون کو تیسرا عدد نہ کہو سکے تو انمین نسبت تباین ہے اور وہ باہم متباین کہلاتے ہین جیسے تین اور پانچ۔

پس جو لوگ حسب صراحت مندرجہ بالا مستحق ترکہ قرار پائین اول انکے حصہ کا مخرج دریافت کرلینا چاہیے تاکہ تقسیم ترکہ باسانی ہو سکے اور اسکی یہ صورت ہے کہ حصہ ہاے معین ذوی الفروض کے چھ ہین تین ایک قسم کے ہین - نصف (آدھا) - ربع (چہارم) - ثمن (آٹھوان حصہ) - اور تین ایک قسم کے - دو ثلث (دو تہائی) - ایک ثلث (ایک تہائی) - سدس (چھٹا حصہ)

Marfat.com

اگر معین حصہ دار ایک ہی باقی عصبات تو نصف حصہ والے کے واسطے دو عدد
کے مخرج سے اور باقی صورتون مین اُس حصہ کے ہمنام مخرج سے تقسیم کیجائیگی
مثلاً میت نے ذوی الفروض مین سے ایک لڑکی چھوڑی اُس کا حصہ متروکہ کا آدہا
ہے تو دو عدد مخرج سے تقسیم ترکہ ہوکر نصف لڑکی کو دیا جائے گا باقی عصبات کو
یا مثلاً میت نے ذوی الفروض مین سے صرف زوجہ چھوڑی اُس کا حصہ بصورت
نہ ہونے اولاد کے چہارم ہے پس ۴ کے عدد سے تقسیم ترکہ ہوگی ایک زوجہ
کا باقی عصبات کا۔ یا میت نے زوجہ یا لڑکا چھوڑا زوجہ کا آٹھوان حصہ ہی ۸ کا
عدد مخرج قرار دیکر اُسی سے تقسیم ہوگی۔ ایک عدد زوجہ کا باقی لڑکے کو۔
یا میت نے ذوی الفروض مین سے چند لڑکیان چھوڑین جن کا دو تہائی حصہ
ہے ۳ عدد کا مخرج قرار پاکر اُسی سے تقسیم ہوگی ۲ سب لڑکیون کو باقی عصبات
کو ملیگا۔ باقی صورتون کو اُسی پر قیاس کرنا چاہیے۔ اور اگر ایک ہی قسم کے چند
حصہ دار ہین جنکے حصہ مختلف ہین تو سب مین چھوٹے حصہ دار کے حصہ کا عدد مخرج
قرار دیکر تقسیم کیجائیگی۔ مثلاً میت کے ذوی الفروض مین سے ایک زوجہ۔ ایک
لڑکی ہے زوجہ کا آٹھوان حصہ ہی اور لڑکی کا نصف تو چھوٹے حصہ کا عدد یعنی
۸ مخرج قرار پاے گا ایک حصہ ثمن یعنی (۱) زوجہ کو ۴ نصف لڑکی کو باقی عصبات کو
دینا چاہیے۔ یا مثلاً میت کے ورثا سے ذوی الفروض مین سے ایک دادی
اور دو بہنین حقیقی ہین۔ دادی کا چھٹا حصہ ہے اور حقیقی بہنون کے دو ثلث
پس ۶ جو سب سے چھوٹا حصہ ہے اُسکے ہمنام ۶ کے عدد سے تقسیم کیجائیگی ایک
دادی کو دیا جائے گا ۴ بہنون کو باقی عصبات کو۔ اور اگر دو نو قسم کے حصہ دار

Marfat.com

چھوڑے ہین تو یہ دیکھنا چاہیے کہ پہلی قسم یعنی نصف و ربع و ثمن مین سے کونسا حصہ دار ہے اگر حصہ دار نصف دوسری قسم کے حصہ دارون مین کسی حصہ دار سے یا سب سے ملا ہے تو مخرج کا عدد ۶ قرار پائے گا۔ مثلاً میت کے وارث ایک لڑکی نصف پانے والی اور ایک دادی چھٹا حصہ پانے والی ہے پس ۶ کے عدد سے تقسیم ہوکر ایک (چھٹا حصہ) دادی کو ملیگا اور ۳ (نصف) لڑکی کو دینا چاہئے باقی عصبات پائین گے۔ اور اگر پہلی قسم کے حصہ دارون مین سے ربع کا حصہ دار شامل ایک یا چند حصہ داران قسم دوم ہے تو ۱۲ کا عدد مخرج قرار پاکر تقسیم ہوگی مثلاً میت نے ایک شوہر چھوڑا ہے دو لڑکیان۔ شوہر کا چہارم حصہ ہی لڑکیون کا دو ثلث تقسیم ترکہ ۱۲ سے ہونا چاہیے ۳ چہارم شوہر کو اور ۸ نصف لڑکیون کو باقی ایک عصبات کو دیا جائیگا۔ اور اگر حصہ وار ثمن کا حصہ داران قسم ثانی مین سے ایک سے یا سب سے ملا ہی تو ۲۴ مخرج قرار دیکر تقسیم ہوگی مثلاً زوجہ چھوڑی جسکا آٹھوان حصہ ہی بصورت موجود ہونے اولاد کے اور دو لڑکیان چھوڑین جنکے دو ثلث ہین ایک ماں جس کا سدس ہی ۲۴ سے تقسیم کرکر (۳) آٹھوان حصہ زوجہ کو دینا چاہیے دو لڑکیون کو ۱۶ دو ثلث۔ ۴ ماں کو سدس باقی عصبات کو۔

فائدہ۔ ایک مسئلہ مین چار فرض حصہ معینہ سے زیادہ جمع نہین ہوتے۔ اور ربع۔ اور آٹھوان حصہ یہ دونون فرض ایک مسئلہ مین جمع نہین ہوتے نصف۔ و ربع و ہشتم۔ حصہ۔ تینون بھی ایک مسئلہ مین جمع نہین ہوتے۔

Marfat.com

تیسری فصل تقسیم ترکہ کا طریقہ

یہ بھی جاننا چاہیے کہ تقسیم ترکہ کی تین حالتین ہین ایک پورا بانٹ جسے فریضہ عادلہ کہتے ہین یعنی جتنے حصہ مال کے ہوئے وہ وارثون پر پورے بٹ گئے۔ جیسے میت نے دو سگی بہنین اور دو سوتیلی بھنین چھوڑین۔ سگی بہنون کے دو ثلث ہین سوتیلی بہنون کا ایک ثلث اور حسب قاعدہ متذکرہ بالا ایسی صورت مین تقسیم (۳) سے ہوگی پس دو حصہ سگی بہنون کو چلے گئے اور ایک حصہ سوتیلی بہنون کا نکلگیا اور کچھ نہ بچا۔ یا کچھ بچا ہوا اور عصبہ بھی ہو اُسکو ملجاے جیسے میت نے مان اور حقیقی ایک بہن اور بیٹا چھوڑا۔ مان کا سُدس ہے بہن کا نصف حصہ ہے ہ سے تقسیم ہوگی سُدس مان کو جاے گا۔ نصف بہن کو ملیگا دو باقی لڑکا لیگا یہ بھی پورا بانٹ ہی۔

دوسرا بانٹ زیادتی کا جس کو فریضہ عائلہ کہتے ہین یعنی مال کے حصون سے لینے والے زیادہ ہون ایسی شکل مین مخرج کا عدد بقدر سہام حصہ والون کے بڑہا لیتے ہین جیسے میت نے شوہر۔ اور دو سگی بہنین چھوڑین۔ شوہر کا نصف ہی بہنون کے دو ثلث تقسیم (۶) سے ہوگی نصف شوہر کو چاہیے دو ثلث بہنون کو جملہ سات حصہ ہوئے اور عدد (۶) تھے ایک عدد مخرج مین بڑہا کر سات کر لیے تاکہ بانٹ پورا ہو جاے اس بڑہانے کو عول کہتے ہین۔

تیسرا بانٹ کمی کا جس کو فریضہ قاصرہ کہتے ہین یعنی حصہ زیادہ ہین اور لینے والے کم ایسی شکل مین بچا ہوا مال پھر انھین وارثون کو اُنکے حصہ کے موافق تقسیم

Marfat.com

ہوگا اس کارروائی کو رد کہتے ہین - جیسے میت نے دو حقیقی بھنین اور مان چھوڑی
تقسیم (۶) سے ہوگی ۲/۳ بہنون کو۔ ۱/۶ مان کو ملا پانچ حصہ صرف ہوئے ایک باقی ہے
اور کوئی عصبہ باقی لینے والا نہین پس بچا ہوا مال بھی انھین کو ملیگا -
ہم عول - اور رد کی تفصیل علحدہ علحدہ ذیل مین کرتے ہین -

چوتھی فصل عول کا بیان

اگر حصہ زیادہ ہون اور مخرج کا عدد کافی نہوتا ہو تو مخرج کے عدد مین حسب ذیل زیادتی کر سکتے ہین اس کارروائی کو عول کہتے ہین عول کے معنی ہین زیادتی کرنا - پس اگر مخرج (۶) تھا اور حصہ زیادہ ہوئے تو ۶ کو ۷ یا ۸ یا ۹ یا ۱۰ تک ٹرہانے سے درستی ہو سکتی ہے اور اگر مخرج (۱۲) تھا اور حصہ زیادہ ہوئے تو ۱۳ یا ۱۵ یا ۱۷ کر سکتے ہین طاق ہی عدد ٹرہائے جائین گے - اور اگر ۲۴ مخرج ہے اور حصہ زیادہ ہوئے تو ۳ ٹرہا کر ۲۷ سے عول کر سکتے ہین - ذیل مین تینون مخرجون کی ایک ایک مثال درج کیجاتی ہے (۶ کے مسئلہ کی مثال جس مین عول ہوا ہی) میت نے دادی - اور مان اور دو حقیقی بھنین چھوڑین اک اخیافی بھائی - دادی کا سدس ہی مان کا سدس بھنون کے دو ثلث بھائی کا سدس ۶ سے تقسیم کی سدس ۱/۶ دادی کو سدس ۱/۶ مان کو ثلثان ۲/۳ بہنون کو سدس ۱/۶ بھائی کو دینا چاہیے یہ سب سات سہام ہوئے اور مخرج سے ٹرھ گئے اس لیے مخرج کو بطریقہ عول ۷ کرلیا (دوسری مثال ۱۲ کی) میت نے شوہر اور مان اور دو لڑکیان چھوڑین شوہر کا ربع ہی مان کا سدس لڑکیون کے دو ثلث تقسیم (۱۲) سے ہونا چاہیے -

Marfat.com

۳ شوہر کو ۲ ربع ماں کو ۸ سدس لڑکیوں کو ملنا چاہیے مگر یہ سب سہام ۱۳ ہوتے ہیں پس بطریقہ عول مخرج ۱۲ کو ۱۳ کر لیا (تیسری مثال ۲۴ کے مسئلہ کی جسمین عول ہوا ہی) میت نے زوجہ اور لڑکی چھوڑی زوجہ کا آٹھواں حصہ ہی لڑکی کا نصف اور ایک پوتی چھوڑی جس کا سدس ہے دادا چھوڑا ماں چھوڑی انکا بھی سدس سدس ہی تقسیم ۲۴ سے ہوگی ثمن ۳ زوجہ کو نصف ۱۲ لڑکی کو سدس ۴ پوتی کو سدس ۴ دادا کو سدس ۴ ماں کو ملنا چاہیے مگر سب سہام ۲۷ ہوتے ہیں جو مخرج کے عدد سے زائد ہیں پس مخرج کو بطریقہ عول ۲۷ قرار دیا جائیگا فائدہ مخارج کل سات ہیں ۲-۳-۴-۸-۶-۱۲-۲۴- پہلے چار ۲-۳-۴-۸ ہیں عول نہیں واقع ہوتا صرف پچھلے تین ۶-۱۲-۲۴ ہیں عول ہو سکتا ہی۔

پانچویں فصل تصحیح کا طریقہ

قبل اس سے کہ مسایل رد کے بیان کیے جاویں مسائل کی تصحیح کرنے کا طریقہ معلوم کر لینا ضروری ہے وہ یہ کہ تقسیم ترکہ میں اس امر کا خیال رہے کہ جہاں تک ہو سکے کم سے کم مخرج سے اس طرح پر حصہ کیے جاویں کہ کسی وارث پر کسر نہ واقع ہو اور اگر کسر پڑے جیسے دو آدمیوں کے حصہ میں ۳ یا ۵ یا ۷ وغیرہ سہام آویں تو تصحیح کر لیجاوے اور پورا عدد بنا لیا جاوے اور تصحیح کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی گروہ کے حصہ میں کسر پڑی ہو تو دیکھنا چاہیے کہ انکے عدد سہام اور عدد روس میں کیا نسبت ہی اگر نسبت توافق ہو تو عدد روس کے وفق کو اصل

Marfat.com

مسئلہ مین ضرب دین گے اور اگر عول ہوچکا ہے تو عول مین ضرب دینگے مثلاً میت نے ماں۔ باپ۔ دس بیٹیاں چھوڑین مسئلہ ۶ سے ہوگا ۴ دو ثلث دس بیٹیون کو اور ایک ایک یعنی سدس ماں باپ کو ملنا چاہیے۔ بیٹیون کے حصہ مین کسر پڑتی ہے اسواسطے کہ دس کو چار کس طرح دیے جاوین۔ دیکھا تو دس عدد رؤس اور ۴ عدد سہام مین توافق بالنصف ہی یعنے پانچ دونے دس دو دونے چار پس دس کا عدد وفق جو (۵) ہے اُسکو اصل مخرج (۶) مین ضرب دی ۳۰ حاصل ہوئے اسکے دو ثلث ۲۰ دس لڑکیون کو دینا چاہیے ہر ایک لڑکی کو دو دو پہونچ جائینگے صورت مسئلہ کی حاشیہ پر تحریر ہے۔ اسی مثال پر قیاس عول شدہ مسئلہ کا کرنا چاہیے اور اگر باہم نسبت تداخل نظر آوے تو متداخلین کے وفق کو کل مسئلہ یا عول مین ضرب دینا چاہیے مثلاً میت نے دو مائین اور آٹھ بیٹیاں۔ چھوڑین مسئلہ ۶ سے ہوگا ایک سدس ایک ماں کا۔ ایک سدس ایک ماں کا ۴ دو ثلث آٹھوں بیٹیون کے۔ چار اور آٹھ مین نسبت تداخل کی ہے دو عدد وفق متداخلین ہے یعنی چار دونے آٹھ ہوتے ہین پس (۲) کو اصل مسئلہ مین ضرب دی بارہ ہوئے اون مین سے ہر ایک ماں کو دو دو اور آٹھ بیٹیون کو چار دونے آٹھ ملگئے اسی طرح پر عول شدہ مسئلہ کو قیاس کرنا چاہیے۔

اور اگر باہم عدد رؤس وعدد سہام نسبت تباین ہو تو تمام عدد رؤس کو اصل مسئلہ مین یعنی مخرج مین ضرب دینگے مثلاً میت نے زوج اور جدہ اور ماں اور تین اخیافی بھنین چھوڑین مسئلہ ۶ سے

Marfat.com

ہوگا نصف زوج کو اور سدس جدہ کو اور سدس ماں کو سدس اخیافی تین بہنون کو ملنا چاہئے ایک تین
اور تین مین نسبت تباین ہے - ۳ عدد رؤس کو اصل مسئلہ ۶ مین ضرب دی (۱۸) ہوئے
تین ترک نو زوج کے - تین جدہ کے - تین ماں کے - تین تینون بہنون کے ہوگئے - کسر
جاتی رہی - اسی طریق پر عول مین کرنا چاہئے یہہ تینون قاعدہ اُس حالت کے ہین جبکہ ایک
گروہ کے حصہ مین کسر پڑتی ہے اور اگر دو یا چند گروہ کے حصون کی تقسیم مین کسر پڑتی ہو تو
یہہ دیکھنا چاہئے کہ ہر ہر فرقہ کے عدد رؤس وعدد سہام مین باہم کیا نسبت ہے اگر باہم
نسبت تداخل ہو تو اُنکے متداخلین کا وفق اور اگر رؤس وسہام مین نسبت توافق ہو تو عدد
رؤس کا وفق اور اگر باہم رؤس وسہام کے نسبت تباین پائی جائے تو اُنکے کل عدد رؤس
کو خیال مین رکھنا چاہئے اور پھر یہہ دیکھنا چاہئے کہ باہم ان عددون کے جو ہمنے خیال کئی
ہین ایک کو دوسرے سے کیا نسبت ہے اگر ان اعداد ملحوظہ کے باہم نسبت تماثل معلوم
ہو تو جس فریق کے عدد کو چاہو مخرج مین اور عول ہوا ہے تو عول مین ضرب دو سب پر بے
کسر حصہ تقسیم ہوجائینگے مثلاً میت نے ۳ دادیان ۶ حقیقی بہنین ۳ چچا چھوڑے مسئلہ ۶ سے
ہوا (۱) سہام یعنی سدس تین دادیونکا - اور منجملہ چھہ سہام دو ثلث (۴) چھہ بہنون کے باقی
ایک تینون چچا کا ہوا اول فرقہ یعنی دادیون کے رؤس وسہام - ۱ اور ۳ مین نسبت تباین
ہے اسلئے کل عدد رؤس یعنی (۳) کو خیال مین رکھا - دوسرے فرقہ یعنی بہنونکے رؤس
وسہام ۶ اور ۴ مین نسبت توافق بالنصف ہے یعنی ۲ کا عدد چار کو دو بار اور ۶ کو
۳ بار تقسیم کرتا ہے پس رؤس کے عدد کا وفق (۳) خیال مین رکھا اور تیسرے فرقہ یعنی
چچاؤن کے عدد رؤس وسہام یعنی ۱ و ۳ مین بہی نسبت تباین ہے پس کل عدد رؤس
یعنی (۳) کو خیال مین رکھا اور تینون فرقون کے جو اعداد خیال مین ہین اون مین نسبت تماثل ہی

Marfat.com

یعنی سب مساوی ہین اس لیے ایک کسی فرقہ کے ۳ عدد کو اصل مسئلہ مین ضرب دی ۶ نزک ۱۸ ہوئے اور پھر ہر فریق کے سہام کو ۳ مین ضرب دی بلا کسر تقسیم ہوجاینگے تین دادیون کو ایک ایک مل گیا اور چھ بہنون کو چار ملے تھے چار تیان بارہ ہوئے چھون بہنون کو دو دو پہونچ گئے ۳ چچا کو ایک ملا تھا اب تین ہوکر ایک ایک تینون کو ملگیا۔ یہ شکل اصل مسئلہ مین ضرب دینے کی تھی اسی پر عول کی ضرب کو قیاس کرلینا چاہیے۔

اور اگر ان اعداد مین جو ہر ایک فرقہ کے بطریقہ مقررہ نکالے ہین نسبت تداخل ہو تو جو سب مین بڑا عدد ہو اُس کو مخرج خواہ عول مین (اگر ہوا ہی) ضرب دینا چاہیے تصحیح ہوجائیگی جیسے میت نے ۳ دادیان اور ۹ بہنین ۱۸ چچا چھوڑے (۶) سے تقسیم ہوگی پس دادیون کو ۱ بہنون کو ۴ ثلثان باقیماندہ چچاؤن کو دینے سے سب کے حصون مین کسر پڑی ہے اور دیکھا گیا تو فرقہ اول یعنی دادیون کے عدد رؤس و سہام ایک اور تین مین نسبت تباین ہے اس لیے اُس فرقہ کے کل رؤس کے عدد (۳) خیال مین رکھے اور فرقہ دوم یعنی بہنون کے رؤس و سہام ۴ و ۹ مین بھی نسبت تباین ہے اُس کا عدد رؤس (۹) خیال مین رکھا اور فرقہ ثالث چچاؤن کے رؤس و سہام مین بھی نسبت تباین ہی اُسکے عدد رؤس (۱۸) خیال مین رکھے پس ۳ اور ۹ اور ۱۸ مین باہم نسبت تداخل معلوم ہوئی بڑا عدد ۱۸ ہے اُسکو اصل مخرج (۶) مین ضرب دی ۱۰۸ ہوئے اور دادیون کے سہام مین ۱۸ کو ضرب دی تو ۱۸ ہوئے تینون کو چھ چھ بلا کسر پہونچ گئے نو بہنون کو چار ملے تھے اب ۱۸ مین ضرب دے کر ۷۲ ہوئے اور ہر ایک کو آٹھ آٹھ

Marfat.com

بلاکسر پہونچ گئے۔ ۱۰ چچاؤن کو ۱۰ ملے ایک ایک بلاکسر پہونچ گیا۔ اسی طرح عول کا قیاس کرنا چاہیے۔

اور اگر اعداد ملحوظہ کے باہم بعض سے بعض کو نسبت توافق ہو تو ایک فریق کے عدد کے وفق کو دوسرے فرقہ کے عدد حاصلہ مین ضرب دیجاے اور حاصل ضرب اور تیسرے فرقہ کے عدد حاصلہ کو دیکھا جاے اگر اُن مین بھی وفق ہے تو ایک کا وفق دوسرے فرقہ کے عدد حاصلہ مین ضرب دیا جاے اور اسی طرح ضرب دیتے دیتے آخر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ مین یا عول مین (اگر ہوا ہی) ضرب دینے سے تصحیح ہو جائیگی۔

مثلاً میت نے زوجہ۔ چچا۔ بیٹیان۔ دادیان چھوڑین۔ (۲۴) سے تقسیم ترکہ کی ہوئی آٹھوان حصہ چار زوجہ کو اور دو ثلث ۱۶ ۱۰ بیٹیون کو اور سدس ۴ ۱۵ دادیون کو اور ایک بچا ہوا ۶ چچون کو۔ دیا جاے گا مگر سب کے حصہ مین کسر پڑتی ہے۔ اور دیکھا گیا تو فرقہ اول کے عدد رؤس و سہام (۳ و ۴) مین نسبت تباین ہی۔ دوسرے فرقہ کے رؤس و سہام (۴ و ۱۵) مین نسبت تباین اور تیسرے فرقہ کے رؤس و سہام ۱۶ و ۱۰ مین توافق بالنصف ہی۔ اور چوتھے فرقہ کے عدد رؤس و سہام ۱ و ۶ مین نسبت تباین ہے۔ پس تیسرے فرقہ کے رؤس کا عدد وفق ۹۔ اور باقی فرقون کے عدد رؤس ۴۔ ۱۵۔ ۶ جمع ہوئے اور غور کیا تو دوسرے اعداد حاصلہ مین بھی ۴۔ اور ۶ مین توافق بالنصف ہی اس لیے ایک کے آدھے کو دوسرے مین ضرب دی بارہ ۱۲ حاصل ہوئے یعنی خواہ ۴ کے آدھے کو ۶ مین ضرب دین خواہ ۶ کے آدھے کو چار مین ضرب دین ۱۲ ہوتے ہین۔ ۱۲ کو ۹ کے ساتھ توافق بالثلث ہی

Marfat.com

ایک کی تہائی کو دوسرے مین ضرب دی ۳۶ ہوئے (۱۲/۳۶ ۹/۳۶) ۳۶ کو ۱۵ اسے نسبت توافق بالثلث ہے پھر ایک کی تہائی دوسرے مین ضرب دی (۳۶/۱۸۰ ۱۵/۱۸۰) ۱۸۰ حاصل ہوئے ۱۸۰ کو اصل مسئلہ ۲۴ مین ضرب دی ۴۳۲۰ ہوئے اس سے کسر رفع ہوگئی اور مسئلہ صحیح ہوگیا یعنی زوجات کے ۳ سہام کو ۱۸۰ مین ضرب دی ۵۴۰ ہوکر ہر زوجہ کو ۱۳۵ پہونچے اور دادیون کے ۴ سہام کو ۱۸۰ مین ضرب دی ۷۲۰ ہوکر ہر ایک دادی کو ۴ سہام ملے بیٹیون کے ۱۶ سہام کو ۱۸۰ مین ضرب دینے سے ۲۸۸۰ ہوکر ہر ایک بیٹی کو ۱۶۰ سہام پہونچ گئے چچا کے ۱۸۰ سہام ہوکر چچون کو ۳۰ ۳۰ بلا کسر مل گئے۔

اور اگر اعداد حاصلہ ملحوظہ کے باہم ایک دوسرے مین نسبت تباین پائی جاوے تو ایک عدد کو دوسرے مین ضرب دیکر حاصل ضرب کی اور تیسرے فرقہ کے عدد حاصلہ کی نسبت دیکھنا چاہیے اگر انکے باہم بھی نسبت تباین ہو تو حاصل ضرب کو تیسرے فرقہ کے عدد حاصلہ سے ضرب دیجاوے اسی طرح ضرب دینے دیتے آخر حاصل ضرب کو مسئلہ یا عول مین ضرب دیکر تصحیح کرلی جاوے مثلاً میت نے دو زوجہ ۔ چھہ دادیان ۔ ۱۰ بیٹیان ۔ ۷ چچا چھوڑے مسئلہ ۲۴ سے ہوگا ثمن ۳ ہر دو زوجہ کا (انمین باہم نسبت تباین ہے انکا عدد (۲) ملحوظ رہے۔) سدس ۴ چھون دادیون کا (انمین توافق بالنصف ہی اس لیے عدد وفق (۳) خیال مین رہے) ثلثان ۱۶ دسون بیٹیون کے (انمین نسبت توافق بالنصف ہے عدد وفق (۵) خیال مین رہے) ایک مابقی ۷ چچاؤن کو ۔ اس مین نسبت تباین ہی عدد (۷) ملحوظ رہے پس کل اعداد ۲ ۔ ۳ ۔ ۵ ۔ ۷ ہوئے ان

مسئلہ ۱۲ عول ۱۱
زوجہ ۔ حقیقی بہنیں ۔ جدہ

مسئلہ ۲۴ ۔ ۵۰۴۰
زوجہ ۔ دادیان ۔ بیٹیاں ۔ چچا

Marfat.com

سب مین نسبت تباین ہے لہذا دو کو ۳ مین ضرب دی ۶ ہوئے ۶ کو ۵ مین ضرب دی ۳۰ ہوئے ۳۰ کو ۷ مین ۲۱۰ ہوئے اس عدد اخیر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ ۲۴ مین ضرب دی ۵۰۴۰ ہوئے اب ہر دو زوجات کے سہام ۳ کو ۲۱۰ مین ضرب دی ۶۳۰ ہوئے ۳۱۵ ہر ایک کا حصہ ہوگیا۔ دادیون کے ۴ سہام تھے ۴ کو ۲۱۰ مین ضرب دی ۸۴۰ ہوئے ہر ایک دادی کو ۱۴۰ سہام پہونچ گئے۔ ۱۶ سہام ۱۰ بیٹیون کے تھے ۱۶ کو ۲۱۰ مین ضرب دی ۳۳۶۰ ہوئے ہر ایک لڑکی کو ۳۳۶ پہونچے اور ۲۱۰ سات چچون کو ملے (۳۰) سہام ہر ایک چچا کو ملے۔ اسی پر مسئلہ عول شدہ کو قیاس کرلیا جائے۔

فصل ششم رد کا بیان

اگر حصہ دار تھوڑے ہون اور مال زیادہ یعنی حصہ پانے ذوی الفروض کو دیکر کسی قدر مال بچا ہے اور کوئی وارث عصبہ نہین ہے جس کو مال باقیماندہ دیا جاوے تو وہ مال پھر انھین ذوی الفروض پر رد کرنا چاہیے اور اس امر کا لحاظ کرلینا چاہیے کہ جن حصہ دارون کو مال کا دینا ہے وہ ایک ہی طرح کے حصہ والے ہین مثلاً سب ثلث ہی کے پانے والے یا سب سدس ہی کے پانے والے یا سب ثلثان ہی پانے والے ہین یا دو تین طرح کے حصہ پانے والے ہن کوئی ثلث کا کوئی نصف کا کوئی ثلثان وغیرہ کا۔ اور ان حصہ دارون کے ساتھ کوئی ایسا حصہ دار جس کو دوبارہ پھیر کر مال نہین دیا جاتا (یعنی زوجہ یا شوہر) ہے یا نہین۔ پہلی شکل مین مرے ہی سے کل مال اُن وارثون پر پورا بانٹ دیا جائیگا دوبارہ تقسیم کی

Marfat.com

ضرورت نہین جو حصہ اُن کو پہونچے گا سمجھ لیا جاوے گا کہ اِس مین اُنکا فرض معین اور مال ردشدہ سب ہی مثلاً وارث دو لڑکیان یا دو بہنین حقیقی ہین یہ دونو ایک ہی (حصہ مقررہ) سے حصہ دار ہین یعنی جو حصہ اُس کا ہے وہی اِسکا ہے دو ثلث مین دونو شریک ہین پس کل مال برابر دونو مین تقسیم کر دیا جاوے گا اور سمجھ لیا جاوے گا کہ اِس مین دو ثلث حصہ مقررہ کا اِن دونو کو ملا ہے اور ایک ثلث رد ہو کر پہونچا ہے یون آدھا آدھا مال ملگیا ہے۔

یا مثلاً میت نے دادی اور اخیافی بہن چھوڑی دونو کا سدس سدس ہی کل مال آدھا آدھا دیدیا گیا ایک ایک سدس حصہ مقررہ کا باقی بوجہ ہونے اور کسی وارث کے رد ہو کر ورنہ (۶) سے تقسیم ترکہ ہو کر ایک ایک عدد سدس کا ملتا پھر دوبارہ رد ہو کر پہونچتا یہ جھگڑا نہ رہا۔

[۲] اور اگر دو تین طرح کے حصہ دار ہین مثلاً ایک ثلث دوسرا سدس کا تو کم عدد سے یعنی تین سے تقسیم کیجائیگی جیسے دو اخیافی بھائی اور ماں وارث ہین اگر تقسیم ۶ سے کر کر ایک ثلث (۲ سہام) ماں کو اور ایک سدس (ایک سہام) اخیافی بھائیون کو دیتے ہین تو تین سہام بچتے ہین وہ رد کرنے کے لیے پھر دوبارہ تقسیم کرنا ہونگے اِس لیے اول ہی کل مال تین حصون پر تقسیم کر کر دو حصہ ماں کو ایک حصہ بھائیون کو دیدیا۔

اور اگر آدھا اور سدس پانے والے وارث ہین تو چار پر تقسیم ہو کر مال بانٹا جائیگا مثلاً ایک بیٹی اور ایک پوتی وارث ہے تقسیم (۶) سے کرنے مین ۳ سہام لڑکی کو نصف حصہ کے اور ایک سہام پوتی کو سدس کا دینے سے (۲)

Marfat.com

بچتے ہین اور دوبارہ تقسیم کرنا پڑتا ہے اول چار جگہ کرکر ۳ بیٹی کو اور ایک حصہ مال پوتی کو دیدیا۔

اور اگر دو ثلث اور ایک سدس پانے والے وارث ہین جیسے دو بیٹیاں اور ماں تو تقسیم (۶) سے کرنے مین طوالت ہے پہلے ہی سے پانچ حصے پر فرض بانٹ دیا ۴ حصہ مال دونو بیٹیون کو ایک حصہ ماں کو دیدیا۔

۳ اور اگر ان ورثا کے ساتھ جو ایک جنس کے ہین کوئی ایسا بھی وارث ہو (یعنی احد الزوجین) ہے جس کو دوبارہ رد کر کر مال نہین دیا جاتا تو کم سے کم مخرج سے زوج یا زوجہ کا مقررہ حصہ دیکر باقی مال باقی وارثون کو رد کیا جاوے گا مثلاً میت نے زوج اور تین لڑکیان چھوڑین پس زوج کا حصہ چہارم کم سے کم مخرج (۴) سے نکال کر اسکو (۱) سہام تجویز کیا باقی تینون سہام تینون لڑکیون کو دیدیے اس مین دو ثلث معین حصہ اور رد شدہ مال سب آگیا اور ایک ایک تینون نے پالیا۔

اور اگر باقی ماندہ سہام باقی رؤس پر پورے نہ بٹھین تو یہ دیکھا جاوے گا کہ باہین عدد رؤس و عدد سہام کیا نسبت ہے اگر نسبت موافقت کی ہے تو اس عدد کو جسپر تعداد وارثون کی او سہام کی پوری بٹتی ہے اصل مسئلہ مین ضرب دیکر بقدر حصہ پاے معین سب کو بانٹ دینگے مثلاً زوج کے ساتھ چھ بیٹیاں ہون تو چار سے تقسیم کرکر ایک سہام زوج کو دینے سے (۶) بیٹیون کے لیے ۳ سہام بچتے ہین اور وہ پورے نہین بٹ سکتے مگر عدد رؤس ۶ اور عدد سہام ۳ مین موافقت ہے پس عدد وفق یعنی ۲ مین اصل مخرج کو ضرب دی (۸) حاصل ہوئے اسکو بقدر حصہ

Marfat.com

معینہ سب پر بانٹ دیا زوج کو چہارم - لڑکیون کو باقی دو ثلث - اور اگر باقیماندہ عدد باقی وارثون پر پورا نہ بٹ سکے اور باہم دونو عدد روٗس و سہام مین نسبت تباین ہو تو عدد روٗس کو مخرج مین ضرب دیجائیگی مثلاً زوج اور پانچ لڑکیان ہین چار پر تقسیم کر کر ایک زوج کو دیا - باقی ۳ سہام ۵ لڑکیون پر بٹ نہین سکتے اور ۵ عدد روٗس و ۳ عدد سہام مین باہم نسبت تباین ہے لہذا اصل مسئلہ ۴ کو ۵ مین ضرب دی ۲۰ ہوئے زوج کے ایک سہام کو بھی ۵ مین ضرب دیکر ۵ کر لیا اور لڑکیون کے ۳ سہام کو ۵ مین ضرب دیکر ۱۵ کر لیا پانچون لڑکیون کو تین تین سہام بلاکسر تقسیم ہو گئے -

اور اگر ان ورثا کے ساتھ جو مختلف طرح کے حصہ دار ہین کوئی وارث ایسا ہی جسکو مال دوبارہ رد سے نہین ملتا (یعنی زوجہ یا شوہر) تو کم سے کم مخرج مین سے اُس وارث کا حصہ نکال کر باقی اور وارثون کو دینا چاہیے اگر باقی سہام باقی وارثون پر ٹھیک بٹ جائین تو بہتر ہے جیسے میت نے زوجہ اور چار دادیان اور چھ اخیافی بہنین چھوڑین زوجہ کا حصہ چہارم ہے چار سے کل ترکہ کی تقسیم کر کر ایک زوجہ کو دیا باقی ۳ سہام بچے اور باقی وارث ایک ثلث اور سدس کے مستحق ہین انکی تقسیم (۳) سے ہوگی ۲ ثلث بہنون کو ۱ سدس دادیون کو دیدینا چاہیے - اور اگر پورا بانٹ نہین ہو سکتا ہو - تو باقیماندہ وارثون کا جو مخرج تقسیم ہو اُسکو اصل مخرج مین ضرب دینا چاہیے جو حاصل ضرب ہو اُس سے میت کے ترکہ کی ٹھیک ٹھیک تقسیم ہوجائیگی مثلاً میت نے چار زوجین ۹ لڑکیان - چھ دادیان چھوڑین اول ۸ سے تقسیم کر کر ۱/۸ چارون زوجہ کو دیدیا باقی رہے (۷) عدد اور باقی وارث ثلثان

زوج ۵ لڑکیان

زوجہ ۴ دادیان ۶ اخیافی بہنین

۴ زوجہ ۹ لڑکیان ۶ دادیان

Marfat.com

اور سدس کے مستحق ہین اُنکے حصون کی تعداد (۵) ہوتی ہے یعنی ۴ کے دو ثلث (۴) اور سدس (۱) اور ۵ و ۷ مین نسبت تباین ہی پس ۵ عدد روس کو ۸ اصل مسئلہ مین ضرب دینے سے ۴۰ حاصل ہوے زوجات کے سہام کو ضرب دینے سے ۱۰ ہو گئے اور باقی سات کو بھی جو منجملہ ۸ موجود ہین ۵ مین ضرب دی ۳۵ ہوے اسمین ۲۸ لڑکیون کے ہین اور سات دادیونکے **فایدہ** زوجات اور لڑکیون اور دادیون کے سہام سب کے کسر کے ساتھ ملے ہین اسلیے بقاعدہ تصحیح درستی ممکن ہی۔

ساتوین فصل مناسخہ کا بیان

اگر کوئی شخص چند وارث چھوڑ کر مرجاے اور اُن ورثا مین سے بعض وارث قبل تقسیم ترکہ وفات پاجاوین تو اب ترکہ کو تقسیم کرکر حق باقی ورثا کا جو دینا ہوتا ہے اسکو مناسخہ کہتے ہین۔ مناسخہ کے معنی نقل و تحویل کے ہین اس مین بعض وارثون کے سہام اُنکے ورثا کی طرف نقل و تحویل کیے جاتے ہین اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اولا میت اول کے ورثا قایم کیے جاوینگے اور یہ تصور کرنا پڑے گا کہ جو ورثا وقت وفات میت اول کے زندہ تھے اب بھی زندہ ہین اور اپنا حصہ پاوینگے۔

پس اول پہلی میت کا ترکہ اُسکے وارثون پر جو اُسنے زندہ چھوڑے کم سے کم عدد سے جہان تک کہ کسر واقع نہو حسب طریقہ مقررہ تقسیم کیا جاے گا پھر جو شخص وارثون مین سے اول مرا ہے اُسکا حصہ (جسکو ما فی الید کہتے ہین) اُسکے وارثون میں تقسیم کیا جاے گا۔

اور اگر دونو تقسیمین ایک ہی سی ہون اور وارث میت ثانی وہی وارث

میت اول ہین تو پہلے ہی سے میت ثانی کو وقت تقسیم ترکہ میت اول نکال ڈالا جاویگا گویا یہ تھا ہی نہین مثلاً ایک شخص تین لڑکے چھوڑکر مرا تین حصہ پر ترکہ تقسیم ہونا چاہیے مگر قبل تقسیم ترکہ ایک لڑکا مرگیا اُس نے وہی وارث دو بھائی چھوڑے ہر طرح انھین کو ترکہ ملتا اس لیے اول ہی میت اول کی جایداد دو جگہ تقسیم ہوجائیگی۔

اگر ایسا نہین ہے تو میت ثانی کے ترکہ کی تقسیم علحدہ کیجائیگی اگر اُسکا ترکہ اُسکے ورثا پر ٹھیک ٹھیک تقسیم ہوگیا تو بہتر ہی جیسے اس صورت مین (کہ زید نے وفات پائی اور دو بیٹیان۔ زوجہ۔ دادی۔ وارث چھوڑے ۲۴ سے مسئلہ ہوا مخرج سے سہام زائد ۱۶، ۳، ۴، ۴ مین اس لیے عول ۲۷ سے ہوا اب ایک بیٹی مری اُس نے ایک بہن۔ ایک ماں۔ ایک دادی ۳ ۱ ایک بیٹا وارث چھوڑے ۶ سے مسئلہ ہوا پوری تقسیم ہوگئی) ورنہ دیکھا جائے گا کہ اس میت ثانی کے حصہ یعنی ما فی الید اور اُسکے وارثون کے سہام مین کیا نسبت ہے اگر نسبت توافق ہی تو وفق مخرج میت ثانی کو اصل مخرج میت اول یعنی اصل مسئلہ مین ضرب دینا چاہیے اور اُسی عدد وفق سے میت اول کے سب سہامون مین ضرب دیجاے اور میت ثانی کے سہامون کو میت ثانی کے ما فی الید کے عدد وفق سے ضرب دیدیا جاے جیسے اول زید نے وفات پائی اور ایک دادی کریمہ۔ ماں فہیمہ۔ دو بیٹیان ایک نعیمہ ایک عظیمہ۔ ایک زوجہ سلمی ۴ ۴ ۱۶ ۳ وارث چھوڑے چوبیس ۲۴ سے مسئلہ ہوکر بوجہ زیادتی سہام کے ۲۷ سے عول ہوا ۴ ماں کو ۴ دادی کو ۸ نعیمہ اور عظیمہ کو ۳ سلمی کو ملے۔ پھر میت کی بیٹی نعیمہ نے وفات پائی اور دادی فہیمہ یعنی والدہ زید اور بہن یعنی عظیمہ بنت ثانی زید اور ماں سلمی یعنی زوجہ زید اور اپنی دو لڑکیاں نعیمہ ۱۱ و تحمیدہ ۵ وارث چھوڑے

مسئلہ ۸ سے ہوگا ایک ایک دادی اور ماں کو چاہیے اور ثلثان چار یعنی دو دو لڑکیوں کو چاہیے بن عصبہ ہی مگر اُس کو کچھ نہ بچا ما فی الید اس میت ثانی کے ترکہ پدری سے ۸ سہام ہیں اور آٹھ اور چھ میں توافق بالنصف ہے (یعنی دو ۲ و بیان چھ ۶ ۔ اور دو ۲ چوک آٹھ ۔) پس مخرج میت ثانی یعنی چھ کا وفق ۳ ہے اُس سے اصل مسئلہ میت اول یعنی ۲۰ کو ضرب دیکر ۶۰ کیا اور میت اول کے کل ورثا کے حصوں کو ۳ میں ضرب دیدی دادی کے ۔ ماں کے ۔ بہن کے زوجہ کے ۔ اور اس میت ثانی نعیمہ کے ورثا کے سہاموں کو اسکے ما فی الید (یعنی آٹھ کے) جزو وفق ۴ سے ضرب دی دادی کے ۔ ماں کے ۔ دو نواسیوں اور اگر ما بین ما فی الید میت ثانی اور مخرج کے نسبت تباین ہوگی تو کل مخرج میت ثانی کو اصل مخرج میت اول میں ضرب دیجائیگی جیسے صورت مذکورہ میں سلمی زوجہ میت اول کا انتقال ہوا اور اُس نے عظیمہ بیٹی عمر و حقیقی بھائی وارث چھوڑے تقسیم ترکہ کی (۲) سے ہوگی ایک سہام بیٹی کا ۔ ایک بھائی کا ۔ اور ما فی الید سلمی کا (۱۳) سہام ہیں اور تیرہ ۱۳ اور دو ۲ میں نسبت تباین ہی پس اصل میت اول کے مسئلہ میں (۲) سے ضرب دیکر میت اول کے وارثوں کے سہام بلکہ اس میت سے پہلے جتنے اور وارث مرے ہیں سب کے ورثا کے سہام کو دو ہی میں ضرب دی جائیگی اور خود اس میت کے وارثوں کے سہام کو اسکے ما فی الید میں ضرب دینگے پس سب میتوں کے ورثا کے سہام تو دو میں ضرب دینے سے دوگنے ہو گئے اور اس میت کے ورثا کے سہام تیرہ میں ضرب دینے سے ۱۳ ۔ ۱۳ ۔ ہو گئے ۔

Marfat.com

الغرض میت ثالث کے ترکہ کی تقسیم کے وقت میت ثانی و اول کو ایک ہی سمجھینگے مسئلہ اول ہی مین عمل کیا جاوے گا صرف میت ثانی کے سہام کو ضرب دیدیجا ئیگی ۔

اور میت رابع کے ترکہ کی تقسیم کے وقت میت اول و ثانی و ثالث کو ایک تصور کرینگے تصحیح مسئلہ اول ہی مین ہوتی رہیگی ۔ اسی طرح جس قدر وارث مرے ہونگے سب ترکہ کی تقسیم کرتے کرتے آخر کو جو اشخاص زندہ ہون اُنکے نام کو احیا کی مد میں لکھکر اُسکے نیچے درج کرنا چاہیے اور جس کو جو ملا چکا ہے (ایک میت کے ترکہ سے یا چند میت کے ترکہ سے) وہ سب جمع ہو کر اُسکے نام کے نیچے لکھدینا چاہیے مثلاً صورت مذکورہ بالا مین زید کی دادی کریمہ زندہ ہی زید کی مان فہیمہ زندہ ہی ۔ زید کی بیٹی عظیمہ زندہ ہی اور زید کی دو نواسیان حمیدہ اور مجیدہ موجود ہین اُنکے ۱۶ ۱۶ ہین ۔ زید کی زوجہ کا بھائی عمر زندہ ہی ۔

ہم ذیل مین اسی مسئلہ مناسخہ کو تحریر کرتے ہین اُس سے معلوم ہو گا کہ فرایض کے لکھنے کا کیا طریقہ ہی ۔

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۔۔۔ مسئلہ کی تصحیح
عول ۲۷ میت ثالث ۸۱ ۱۶۲

اول

میت زید

یک زوجہ سلمیٰ	دادی کریمہ	مان فہیمہ	نعیمہ بیٹی	عظیمہ بیٹی
۳	۴	۴	۸	۸
	۱۲	۱۲		۲۴
	۲۴	۲۴		۴۸

Marfat.com

مسئلہ ۶ جز وفق ۳ — توافق بالنصف — نعیمہ مف جز وفق ثانی

بہن عظیمہ	بیٹی مجیدہ	بیٹی حمیدہ	ماں سلمی	دادی فہیمہ
یک	دو یک	یک	۱/۴	یک ۱/۴
+	۲/۸/۱۶	۲/۸/۱۶		۸

مسئلہ ۲ — تباین — سلمی مف ۱۳ ثالث

بھائی حقیقی عمرو	بنت عظیمہ
یک	یک
۱/۱۳	۱/۱۳

الاحیاء — المبلغ ۱۶۲

کریمہ	فہیمہ	عظیمہ	حمیدہ	مجیدہ	عمرو
۲۴	۳۲	۶۱	۱۶	۱۶	۱۳

شکل مندرجہ بالا مین آڑا خط لفظ میت کے لئے ہی اور مسئلہ مین ۲۴ و ۲۷ کے درمیان عول کا لفظ ہی اور ۲۷-۸۱ کے درمیان (ت) علامت "تا" سے تصحیح کی ہی یعنی تصحیح مسئلہ کی ۸۱ سے ہوئی پھر عدد ۱۶۲ سے کی گئی (اور ۸۱-۱۶۲) کبھی بجاے ت کے لفظ تصحیح بھی لکھدیتے ہین۔ نعیمہ اور سلمی کے نام پر کنڈلی یعنی یہ شکل ⁝ علامت وفات کی ہی بعد اس خط کے کھینچدینے کے پھر اُس کو کسی میت کے ترکہ سے حصہ نہین ملتا۔ المبلغ سے یہ مطلب ہی کہ کل ترکہ میت کے اسقدر سہام ہوئے اور الاحیاء سے یہ مراد ہی کہ یہ اشخاص زندہ موجود ہین اور اُنکے اسقدر حصہ ہین۔

Marfat.com

آٹھوین فصل حمل کا بیان

اگر میت نے کسی ایسی عورت کو جسکی اولاد میت کے ترکہ کی وارث ہوتی ہی حاملہ چھوڑا تو تقسیم ترکہ کے وقت اُس حمل کا حصہ ایک لڑکا یا ایک لڑکی کا (جو لسان زیادہ ہوتا ہو) امانت رکھہ لیا جاے گا مثلاً ایک شخص نے ماں باپ بیٹی حمل زوجہ چار وارث چھوڑے اگر حمل لڑکا تصور کیا جاے گا تو مسئلہ ۲۴ سے ہوگا ایک ایک سدس ماں باپ کا آٹھواں حصہ زوجہ کا باقی ۱۳ سہام بیٹی اور حمل (یعنی لڑکے) کے مرد کو دوگنا عورت سے۔ اس طرح بٹ جاوینگے اس حالت مین حمل کے ۸⅔ سہام ہوے۔

اور اگر حمل کو لڑکی مانا جاوے تو مسئلہ ۲۴ سے ہوکر عول ۲۷ سے ہوگا۔ چار چار ماں باپ کے تین زوجہ کے دو ثلث ۱۶ دونون لڑکیون کے (ایک موجودہ لڑکی ایک حمل کی لڑکی) اس حالت مین حمل کے ۸ سہام ہوے۔ پھر اگر حمل کا بچہ پیدا ہوا اور وہ مستحق اُس حصہ کا نہین ہی جو اُسکے لیے رکھا تھا بلکہ کم کا مستحق ہی تو وہ زیادتی یعنی بچت جس کا حق ہی اُسکو دیدیجائیگی۔

طریقہ اُس کا یہ ہے کہ حمل کو لڑکا سمجھکر مسئلہ کیا جاوے اور جو مخرج ہو اُسکو خیال مین رکھا جاے اور لڑکی سمجھکر مسئلہ کیا جاے اُسکو بھی خیال مین رکھا جاے ان دونو مخرجون کے عددون کے باہم دیکھا جاے کیا نسبت ہی اگر نسبت توافق ہی تو ایک کے جزء وفق کو دوسرے مخرج مین ضرب دیا جاے حاصل ضرب کو مسئلہ کی تصحیح سمجھا جاے اور اگر باہم دونو مخرجون کے نسبت تباین ہے

Marfat.com

تو ایک مخرج کو دوسرے مخرج مین ضرب دیجاے حاصل ضرب تصحیح ہے پھر لڑکی والے مسئلہ مین جو حصہ ہر ہر شخص کا ہی اُس مین بصورت توافق اُسی جزو وفق کو ضرب دینا چاہیے اور بصورت تباین کل مخرج کو ضرب دینا چاہیے اِس طرح سے ایک ایک شخص کا حصہ نکل آوے گا پس جو حصہ کی مقدار کہ حمل کو لڑکی سمجھنے کے حالت مین نکلی ہی ہر ایک شخص کو بانٹ دے جائے اور جو زیادہ بچے وہ امانت رکھی جاے اگر حمل لڑکا پیدا ہوا وہ سب باقی اُس کا حصہ ہے اگر لڑکی ہوئی تو سب حصہ والون کی فاضلات جو بچائی تھی سب کو واپس کرکر باقی حصہ اس لڑکی کا بچے گا وہ اسکو دینا چاہیے - مثلاً صورت مذکورہ بالا مین بصورت لڑکی تصور کرنیکے مسئلہ کا مخرج ۲۷ ہی اور بحالت لڑکا سمجھنے کے ۲۴ دیکھا گیا تو ۲۴ و ۲۷ مین توافق بالثلث ہے ۸ تباین ۲۴ - ۹ تباین ۲۷ - جزو وفق مخرج کو دوسرے مخرج مین ضرب دینا چاہیے خواہ اِس کو اُس مین یا اُسکو اِسمین یعنی ۲۴/۲۱۶ اور ۲۷/۲۱۶ پس ۲۱۶ عدد جو حاصل ہوے یہ مسئلہ کی تصحیح ہی اور لڑکی ماننے کی حالت مین جو مسئلہ کیا تھا اُسمین ماں باپ کو چار - چار ملتے تھے اور زوجہ کو ۳ بیٹی کو ۱۳ - اِن سب کے سہامون کو اُسی جزو وفق یعنی ۸ مین ضرب دی ماں کے ۴/۳۲ اور باپ کے ۴/۳۲ زوجہ کے ۳/۲۴ بیٹی اور حمل کے ۱۳/۱۰۴ ہوے اور حمل کو لڑکا ماننے کی حالت مین ماں باپ کے چار چار زوجہ کے ۳ بیٹی اور حمل کے ۱۳ ہوتے تھے اِن سب کے سہامون کو دوسرے مسئلہ کے جزو وفق ۹ مین ضرب دی ماں کے ۴/۳۶ زوجہ کے ۳/۲۷ بیٹی اور حمل کے ۱۳/۱۱۷ ہوے پس حاصل ضرب یعنی ۲۱۶ سہام مین سے لڑکی والے مسئلہ کے سہام یعنی ۳۲ ماں کو ۳۲ باپ کو ۲۴ زوجہ کو ۱۳ بیٹی کو جملہ ۱۰ اسہام دیدے باقی فاضلات ۴ ان کے ۴ باپ کے ۳ زوجہ کے

Marfat.com

۴۔ احمل کے جملہ (۱۱۵) امانت رکھے اگر لڑکا ہوا تو باپ ماں کے چار چار اور زوجہ کے ۳۔ واپس دیگر باقیماندہ ۴۰۔ ۱اور لڑکی کو دیے ہوئے ۱۳ جملہ ۱۱۷ ملاکر بھائی بہن کو دے جائینگے اس طرح کہ مرد کو عورت سے دوگنا۔

اور اگر لڑکی ہوئی تو باپ ماں زوجہ کو کچھ نہ دیکر کل ۱۱۵۔ اور لڑکی کو دیے ہوئے ۱۳ جملہ ۱۲۸ برابر برابر بانٹ دیے جائینگے۔

نوین فصل مفقود کا بیان

جو شخص گھر سے باہر چلا گیا ہو اور اسکے مرنے جینے کا کچھ حال نہ معلوم ہو اُسکو مفقود کہتے ہین اُسکی پیدائش کے دن سے نوّے برس تک اُسکی جایداد تقسیم نہوگی۔ اور جو دیگر اشخاص کے ترکہ سے اُسکو اس عرصہ مین حصہ پہونچے وہ بھی امانت رکھا جائیگا جب نوّے برس گزر جائین تو جو وارث اُسکے اب زندہ ہون اُنپر اُسکی جایداد تقسیم ہوگی اور جو مال اُسکے اور مورثون سے اس عرصہ مین اگر امانت رکھا گیا تھا وہ اب اُن لوگون کے وارثون کو حصہ رسدی واپس دیا جائیگا۔

اگر کسی مسلمان کو دار الحرب باہر قید کرلیجائین اور اُسکا حال نہ معلوم ہو تو وہ بھی مفقود سمجھا جائیگا۔

دسوین فصل تخارج کا بیان

اگر کوئی وارث صلح و رضامندی سے اپنے حصہ کے بدلے کوئی چیز لیکر حصہ سے دست برداری کرے تو درست ہے اُسکو کچھ نہ دیا جائیگا لیکن مسئلہ کی تصحیح اُسکے

Marfat.com

سہام سمیت کرکر اُسکے سہام علحدہ کردیے جاینگے اور باقی سہام پر ترکہ کی تقسیم ہوجائیگی مثلاً میت نے زوج اور ماں اور چچا وارث چھوڑے مسئلہ ۶ سے ہوگا زوج کو نصف ماں کو ثلث باقیماندہ چچا کو۔ پس اگر زوج نے مہر کی معافی کے عوض اپنا حصہ چھوڑ دیا اُسکا حصہ شمار سے علحدہ کرکر کل مال تین سہام پر تقسیم کردیا جائیگا دو سہام ماں کے ایک چچا کا۔ یا مثلاً چچا اپنے حصہ سے دستبردار ہوگیا تو کل مال پانچ حصہ پر تقسیم ہوگا ۳ حصہ زوج کو اور دو ماں کو ملین گے۔

گیارہوین فصل وراثت متعلق مذاہب امامیہ

سنی وشیعہ مین تقسیم حصص کے قاعدہ تو یکسان ہین (بجز اسکے کہ عول نہین ہوتا ہی یعنی اگر ترکہ کل ورثا مین بے کسر تقسیم نہو سکے تو حصہ رسدی سہامی کیجائیگی۔ اور زوجین مین سے شوہر مستحق رد ہی۔) مگر اقسام حصص وارثان مین فرق ہی۔ وارث تین قسم کے ہین وارثان نسبی وارثان سببی وارثان ولا۔ وارثان نسبی کے چار درجہ ہین (۱) اصول محدود یعنی صرف باپ ماں اور فروع غیر محدود یعنی۔ بیٹا۔ بیٹی۔ پوتا۔ پوتی۔ پروتا۔ پروتی۔ (نیچے تک) انہین بمقابلہ وارث قریب وارث بعید مستحق ترکہ نہین ہوتا اور بموجودگی اولاد سواے والدین وزوجہ وشوہر کوئی وارث حصہ نہین پاتا اور اولاد پسر کو پسر کا اولاد دختر کو دختر کا حصہ ملتا ہی۔

(۲) دادا۔ دادی۔ بھائی۔ بہن۔ اور انکی اولاد۔ انہین بھی بمقابلہ وارث قریب وارث بعید غیر مستحق ہی مثلاً بھتیجا بموجودگی بھائی۔ بہن۔ اور بھائی کا پوتا بمقابلہ بھتیجے بھانجے کے مستحق ترکہ نہین۔ (۳) چچا۔ پھوپھی۔ خالہ۔ ماموں۔ اور انکی اولاد۔ انکے باہم بھی لحاظ قریب وبعید کا کیاجاتا ہی (۴) ماں۔ باپ کے چچا۔ پھوپھی۔ ماموں۔ خالہ۔ ان چارون درجہ کے باہم بھی اول درجہ دوسرے پر دوسرا تیسرے پر تیسرا چوتھے پر مقدم ہی اگر درجہ دل

Marfat.com

کوئی وارث از قسم اناث بھی موجود ہو تو درجہ دوم کا وارث خواہ از قسم ذکور ہی کیون نہو مستحق نہین ہی
اور حقیقی چچا پھوپھی۔ ماموں۔ خالہ کے ہوتے۔ اخیافی چچا پھوپھی۔ ماموں۔ خالہ
کو ترکہ نہین پہونچتا۔ مگر وہ اخیافی رشتہ دار بمقابلہ حقیقی محروم نہین ہوتا جس کا شمار ذوی الفروض مین ہو
مثلاً ایک اخیافی بہن باوجود حقیقی بہن کے ایک سدس اور چند اخیافی بھنین حقیقی بہن کے ہوتے ایک ثلث
پائینگی۔ واسطہ دار مرد کو واسطہ دار عورت سے دوگنا ملیگا مثلاً چچا کو بمقابلہ خالہ دوگنا ملیگا حقیقی بھائی کا
بیٹا اخیافی بھائی کو محروم نہین کرتا اگر کوئی شخص دو جہت سے وارث ہو تو بمقابلہ دوسرے وارث کے
اپنی دو جہتون کے اعتبار سے زیادہ پائیگا۔

ورثائے سببی وہ قرابت دار ہین جنکو نکاح کے سبب سے ترکہ پہونچتا ہی یعنی شوہر اور زوجہ۔ اگر سوا
خاوند کے کوئی وارث نہو تو خاوند سب متروکہ کا مالک ہوتا ہی۔ اور خاوند مرجاے اور سوا اُسکی
عورت کے کوئی اور وارث نہو تو زوجہ کو صرف چہارم ملتا ہی۔ باقی خزانہ مین جمع ہوگا۔ اگر کوئی شخص
بحالت بیماری نکاح کرکر قبل از خلوت اُس مرض مین مرجاے تو اُسکی عورت کو اُسکا ترکہ نہ پہونچیگا
اور وہ عورت اُس سے پیشتر مرجاے تو یہ عورت کا ترکہ نہ پاے گا اور اگر عورت کی بیماری مین
نکاح ہوا ہو اور قبل از خلوت شوہر مرجاے تو عورت حصہ پاے گی۔

ورثاے ولا مین ایک وہ شخص ہی جس نے غلام کو آزاد کیا اور غلام کا کوئی وارث نہین تو یہ
وارث ہوگا (یہ قسم ہندوستان مین نہین ہی۔) دوسرا وہ جس نے کسی شخص غیر سے معاہدہ
کرلیا ہو کہ ہم مرجائین تو تو وارث ہی تو وہ اسکے مرنے کے بعد اسکا وارث ہوگا۔

فائدہ وقت تقسیم ترکہ خاص بڑے لڑکے کو باپ کی تلوار اور پوشاک اور قرآن شریف
اور انگوٹھی دیجاے گی۔

Marfat.com

دوسرا باب وصیت مین

وصیت سے مراد ہی کسی شئے کا کسی شخص کو بعد موت مالک کر دینا جو شخص وصیت کرے وہ مُوصِی ہی اور جس سے وصیت کیجائے وہ وصی ہی اور جو چیز بعد موت موصی کے دوسرے شخص کی ملکیت مین آنیوالی ہی وہ موصیٰ بہ ہے اور وہ دوسرا شخص مُوصیٰ لہ مثلاً زید نی بکر سے وصیت کی کہ ہمارا مکان بعد ہمارے خالد کو دیدینا پس زید مُوصِی ہی بکر وصی مکان مُوصیٰ بہ ہے خالد مُوصیٰ لہ وصیت کرنے والا عاقل بالغ ہونا چاہیے وقت وصیت موصیٰ لہ کا زندہ ہونا یا حمل مین ہونا ضروری ہے اور یہہ بھی ضروری ہی کہ جس چیز کی وصیت کیجاتی ہے وہ مُوصِی کی ملکیت سی ہو بالفعل موجود ہو یا معدوم ہو جیسے باغ کے درختون کے پھل اور جس چیز کی وصیت کیجاتی ہی وہ پہلے سے مُوصیٰ لہ کی ملکیت مین نہو مثلاً پہلے ہی مُوصیٰ لہ کو ہبہ کر دی ہے تو اوس شئے کی وصیت ناجائز ہے وصیت جایداد منقولہ کی ہو یا غیر منقولہ کی تحریری ہو یا زبانی ایک سی وقعت رکھتی ہی لیکن نظر بعمل درآمد قانونی وصیت تحریری جہانتک کہ قانوناً باعتبار اسٹام و رجسٹری زیادہ مضبوط کیگئی ہو قوی تر وقعت ہی متصور ہوتی ہے وصیت وارث کے حق مین جاری نہین ہوتی مگر بعد موت موصیٰ لہ کا وارث ہونا دیکھا جاتا ہی پس اگر کسی وارث کے حق مین وصیت کی اور بعد موت مُوصِی وہ وارث محجوب الارث ہو جاسے تو وصیت جاری ہو سکتی ہی اور اگر ایک شخص غیر کے حق مین وصیت کیگئی اور وہ بعد موت مُوصِی وارث ہو جاسے تو وصیت جاری

Marfat.com

نہین ہوسکتی مثلاً بھائی کے حق مین وصیت کی گئی حال آنکہ وارث ہے
پھر بیٹا پیدا ہوا بھائی محروم ہوگیا وصیت جاری ہوگی۔
وصیت وارث کے حق مین بھی ثلث مال تک ہوسکتی ہے اگرچہ ورثا
روا نہ رکھتی ہون۔
اور اگر بعد موت مورث ورثا اجازت دین
تو ثلث سے زیادہ کی بھی وصیت جاری ہوسکتی ہے ورثا کی
اجازت بحالت حیات مورث جائز نہین ہوسکتی اسواسطے کہ اونکو ابھی
حق وراثت حاصل نہین ہے اگر کوئی وارث نہو تو کل مال کی وصیت
ہوسکتی ہے وصیت قاتل نابالغ دیوانون کے حق مین بھی جائز ہے وصیت کرکر
انکار کردینا یعنی اپنے قول سے پھر جانا جائز ہے خواہ صراحتہً کہدے
یا کوئی کام ایسا کرے جس سے قطع وصیت ہوجائے مثلاً ایک کپڑے
کی کسی شخص کو وصیت کی پھر اوسکا انگرکھہ بنوالیا تو وصیت قطع
ہوگئی یا اوس کپڑے کو بیچڈالا یا اور کوئی تصرف کرلیا تو وصیت باطل ہوگئی
وصیت مرض الموت مین کیجاتی ہے اگر اوس بیماری سے اچھا ہوگیا
تو وصیت برقرار رہی (مرض موت وہ مرض ہے جسمین مریض آدمی کو
احتمال موت کا ہو اور اپنے حوائج ضروری چلنے پھرنے سے باز رہے)
اگر ایک شخص کے لیئے ایک ثلث مال کی وصیت کی اور ایک ثلث
مال کی دوسرے شخص کے لیئے اور وارثون نے اجازت نہدی تو
ایک ہی تہائی مین دونو موصی لہ کو شریک کیا جائے گا اگر وصیت کی

Marfat.com

کہ ہمارے مال مین سے فلان شخص کو دیا جاوے اور مقدار مال کی صراحت نہ کی تو وارثون کو اختیار ہے کہ جسقدر چاہین دین اگر موصے لہ بحالت حیات موصی مرجائے تو وصیت باطل ہو جاتی ہے ۔ اگر وصیت مین کچھ امور ناجائز درج ہون کچھ جائز تو امور جائز کا نفاذ ہوگا وصیت باطل نہین ہو سکتی ایک وصیت کے بعد دوسری وصیت کیجاوے تو پہلی وصیت باطل ہو جاتی ہے اگر وصیت ثلث مال سے زائد چند اشخاص کے واسطے کی اور ورثا نے اجازت نہ دی تو سب کو حصہ رسدی ایک ہی ثلث مین سے دیا جاویگا۔ اگر وصیت بلاتعین حصص دو شخصون کے واسطے ہو اور ایک مرجائے تو کل مال ایک ہی موصی لہ کو دیا جائیگا ورنہ قایم مقام موصی لہ متوفی اوس حصہ پر قابض ہوگا کوئی وارث بعد اجازت ورضامندی کے پھر انکار نہین کرسکتا چونکہ وصیت بعد وفات موثر ہوتی ہے اسلئے حیات موصی مین بموجب وصیت کے کسی استقرار حق یا اوس کے منسوخی کی نالش نہین ہو سکتی ۔ وہ وثیقہ جو حالت قریب المرگ مین لکھا جائے بمنزلہ وصیت متصور ہوگا اور ثلث سے زیادہ کے لئے موثر نہ ہوگا اور اگر وہ عوض حق مہر زوجہ کے لئے ہے تو بصورت کمی مہر و زیادتی شے موصی بہ کے مقدار مہر تک جائز ہوگا۔

سوا نابالغ اور فاترالعقل کے مرد عورت عزیز غیر ہر شخص وصی ہو سکتا ہے مگر غیر مذہب وصی نہین ہوسکتا لیکن محض اسوجہ سے کہ وصی غیر مذہب مقرر کیا گیا ہے وصیت ناجائز نہ ہوگی وصی کو قبول عہد وصیت کا اختیار ہے مگر ایک بار انکار کرکے سامنے اقرار کرے گا تو وصی ہوگیا۔ بعد وفات موصی

Marfat.com

وصی انکار نہین کرسکتا۔ اگر کوئی وصی مقرر نہین ہوا ہے تو باپ یا دادا اور اونکی عدم موجودگی ہین اونکے وصی متوفی کے وصی مقرر ہوسکتے ہین اگر کسی شخص نے دو وصی مقرر کئے ہون تو ایک وصی بغیر منظوری و اتفاق دوسرے وصی کے کوئی فعل نہین کرسکتا البتہ بعض امور خاص متعلق نفع و نقصان جائداد مین ایک وصی کا فعل بھی روا ہے۔ اوصیا کو کوئی صلہ یا مزد خدمت پانیکا حق نہین ہے۔

تیسرا باب ہبہ کا بیان

اپنی کوئی چیز مفت بہ نیت خیر کسی شخص کو دے کر اوسکو مالک کردینا اسکو ہبہ کہتے ہین ہبہ کرنے والے کو واہب اور جو چیز ہبہ کیجائے اوس کو موہوب اور جس کو دیجائے اوسکو موہوب لہ کہتے ہین۔ واہب کا عاقل بالغ اور اوس چیز کا مالک ہونا ضرور ہے اور وقت ہبہ ضرور ہے کہ شے موہوب موجود ہو مثلاً درختون کے پھل جو اب موجود نہین ہین فصل مین لگین گے اسوقت اونکا ہبہ ناجایز ہے اور ضرور ہے کہ وہ مال قیمت دار ہو یعنی ایسی چیز نہ ہو شرعاً جس کی قیمت نہین کیجاتی پس شراب اور سور کا ہبہ جائز نہین ہے ہبہ ایجاب و قبول جانبین سے منعقد ہوتا ہے اور ضرور ہے کہ شے موہوب پر قبضہ کرنیکا موقع حاصل ہو ورنہ ہبہ صحیح نہوگا۔ اگر شے موہوب واہب کے استعمال مین رکی ہوئی ہے تو ہبہ صحیح نہین مثلاً گھر ہبہ کیا مگر اوس مین اسباب واہب کا رکھا ہوا ہے تو ہبہ صحیح نہین البتہ اگر عورت خاوند کو یا باپ طفل نابالغ کو اس طرح مکان ہبہ کرے تو جائز ہے یہہ بھی ضرور ہے کہ شے موہوب ملک دیگرے

Marfat.com

علحدہ مشخص اور مقسوم ہو اگر غیر مقسوم و شامل ہو تو ایسی ہو جسکی تقسیم سے نقصان لازم آتا ہو ورنہ قبض کامل نہ ہونے سے ہبہ صحیح نہوگا پس تھنون مین دودھ کا اور درخت پر پھلونکا بھیڑ کے بدن پر اون کا ہبہ جائز نہین ہے ہبہ از جانب مالک شئے موہوب صحیح ہوتا ہے اور ولی نابالغ کی طرف سے اور اوسکے قبض سے بھی ہبہ ہوجاتا ہے اور طفل نابالغ کی مان اور صغیرہ کے خاوند کا قبضہ بھی کافی ہے بشرطیکہ صغیرہ سے زفاف ہوچکا ہو۔ دو شخص جو ایک چیز کے بالاشتراک مالک ہون وہ چیز ایک شخص کو ہبہ کرسکتے ہین ایک شخص ایک شئے کا دو کو ہبہ نہین کرسکتا ہر شخص اپنی کل جائداد ہبہ کرسکتا ہے ہبہ قریب المرگ بطور وصیت سمجھا جاویگا۔ اور ثلث سے زیادہ جائداد پر موثر نہوگا۔ دستاویز جو عبارت سے وصیت معلوم ہوتی تھی از روے اقرار نامہ فریقین دستاویز ہبہ ثابت ہوئی۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۰۰) ہبہ کرکے پھیر لینا جائز ہے بکراہت تحریمی مگر مندرجہ ذیل اشکال مین ہبہ سے رجوع جایز نہین (۱) اگر شئے موہوب پہلے سے زیادہ قیمتی ہوگئی ہو (۲) واہب خواہ موہوب لہ مین سے کوئی مرگیا ہو (۳) شئے موہوب کے بدلے کوئی چیز واہب نے لے لی ہو اور یہ ذکر آگیا ہو کہ یہ چیز شئے موہوب کا بدلہ ہے (۴) شئے موہوب موہوب لہ کی ملکیت سے نکل گئی ہو (۵) واہب نے موہوب لہا سے نکاح کرلیا ہو (۶) موہوب لہ قرابت دار محرم نسبی ہو (۷) شئے موہوب ہلاک ہوگئی ہو۔ اور ہبہ کے رجوع مین واہب و موہوب لہ کی رضامندی ضرور ہے ورنہ کسی طرح جایز نہین۔ جب کوئی شئے ہبہ کیجائے اس طریق پر کہ موہوب لہ فلان چیز اوس کے بدلے مین واہب کو

Marfat.com

عوض دے تو شے موہوب کو موہوب لہ دیکھہ بھال کر بصورت ناپسندیدگی پھیر بھی سکتا ہے اور اوسمین شفعہ بھی جاری ہو سکتا ہے۔

چوتھا باب وقف کا بیان

کسی چیز کو اپنی ملکیت سے نکال کر راہ خدا مین لگا دینا اور اوسکی منفعت کو کسی کار خیر مین صرف کرنا یا جس شخص کو مناسب سمجھے دینا اگرچہ وہ شخص مالدار ہو اسکو وقف کہتے ہین وقف کرنے والا واقف کہلاتا ہے اور جو شے وقف کیجاتی ہے اوسکو موقوف کہتے ہین جو مال وقف کیا ہے اوسکا مال متقوم ہونا ضرور ہے یعنی شرعًا وہ مال قیمت دار ہو اور مال جو وقف کیا جاتا ہے ملکیت واقف سے ہو اور وقف بالصراحت ہونا چاہئے کہ ہم نے یہہ شے خدا کے واسطے وقف کی ہے واقف عاقل بالغ ہو حقیقت وقف جانتا ہو اور شے موقوف معلوم مشخص ہونا چاہئے جب وقف صحیح ہو جائے تو شے وقف شدہ نہ کسیکی ملکیت ہو سکتی ہے نہ عاریت جاسکتی ہے نہ رہن ہو سکتی ہے نہ ہبہ ہو سکتی ہے واقف خود اپنے آپکو متولی وقف قرار دیسکتا ہے اور وہ اور کسیکو متولی نکرے تو اوسکے بعد واقف کا وصی وقف کا متولی ہوگا اور اگر اوسکا کوئی وصی و قایم مقام نہین ہے تو حاکم متولی ہے۔ متولی وقف کا امانت دار اوس کام کا سنبھال لینے والا چاہئے اگر خیانت یا فسق فجور ثابت ہو تو متولی اپنے عہدے سے علحدہ کردیا جاویگا خود واقف ہی متولی کیون نہو اور اوسنے شرط ہی کیون نہ کردی ہو کہ فلان شخص سے تولیت علحدہ نکیجائے کیونکہ یہ شرط ایسی حالت مین قابل تعمیل نہین ہے واقف آمدنی وقف کل یا کسیقدر بحالت حیات اپنے صرف کے واسطے

متعلق کرسکتا ہے اور یہہ شرط لگادیتا بھی جائز ہے کہ جائداد وقف شدہ دوسری جائداد سے بدل لیجاسکتی ہے۔ وقف کی شرطون کی تعمیل کرنا نہایت ضروری ہے مگر صورت ہاے مندرجہ ذیل مین ضرورۃً حاکم کو اختیار دیاگیا ہے اگر مناسب سمجھے تو اون شرائط کی تعمیل کرے۔ (۱) ناظر متولی معزول نہ کیاجاے (۲) جائداد وقف کو ایک سال سے زائد اجارہ نہ دیاجاے (۳) فاضل آمدنی فلان مسجدون کی ہی سائلون پر تصدق کیجاے (۴) اسقدر کہانا یا فلان کہانا روز مستحقین کو دیاجاے (۵) امام مسجد کی اسقدر تنخواہ مقرر کیجاے (۶) جائداد وقف کسی دوسری جائداد سے نہ تبدیل کیجاے (۷) قاضی اور سلطان وقف مین دخل نہ دین۔ پس بحالت ضرورت ناظر متولی معزول ہوسکتا ہے۔ جائداد وقف کا اجارہ اگر کوئی کم مدت کے لئے نہ لیتا ہو تو زائد مدت تک کو دیا جاسکتا ہے۔ آمدنی مین سے جو بچت ہو اوسکو علاوہ کسی خاص مسجد کے دوسرے ساکین پر بہی خیرات کرسکتے ہین۔ مستحقین کو بعوض کہانے کے متولی نقد بہی دیسکتا ہے۔ بصورت ضرورت امام کی تنخواہ کم وبیش ہوسکتی ہے۔ اگر احتمال مضرت ہو تو جائداد تبدیل ہوسکتی ہے۔ حکام بحالت ضرورت ضرور دخل دینگے۔

وقف بحالت مرض موت مثل ہبہ مرض موت کے ہے یعنی ثلث مال سے زائد وقف نہوگا اگر متولی مرجاے اور کسی دوسرے شخص کے لئے اوسنے وصیت نہین کی تو متولی مقرر کرنا وصی کا کام ہے اور جہانتک ہوسکے متولی قرابت داران واقف سے مقرر کیاجاےگا۔ اگر متولی کو واقف کیطرف سے اختیار ہو کہ جسے چاہے متولی کرے اور معزول کرے تو یہہ شخص اپنی جگہ دوسرا متولی مقرر کرسکتا ہے اور اوسکو معزول بھی کرسکتا ہے

Marfat.com

مسجد کا بنانے والا موذن اور امام مقرر کرنے مین اہل محلہ سے مقدم ہے مگر جبکہ اہل محلہ نے اوس سے اچھا موذن یا امام مقرر کر لیا ہو تو وہ ہی بہتر ہے۔ وقف واسطے شخص غیر موجود اور حمل کے جائز ہے۔ اور جب تک کہ وہ شخص حاضر آوے یا بچہ پیدا ہو آمدنی فقرا و مساکین کو دیجاوے۔

جب وقف بطور وصیت ہو تو واقف قبل موت اوسکو فسخ کر سکتا ہے۔

اگر دو شخص متولی وقف ہون تو ایک تنہا کوئی کارروائی نہین کر سکتا۔

البتہ اگر واقف نے خود اپنے آپ کو اور ایک دوسرے شخص کو متولی مقرر کیا ہو تو واقف تنہا باختیار خود کوئی کام کر سکتا ہے۔ عورت کسی درگاہ کی خدمت کی متولی نہین ہو سکتی۔

پانچوان باب نابالغی و ولایت کا بیان

مدت نابالغی ۱۶ سال ہے اور صغیر سے مراد اوس شخص سے ہے کہ سن بلوغ کو نہ پہونچا ہو۔ صبی اوسکو کہتے ہین جو بچہ ہو۔ مراہق وہ جو قریب بلوغ ہو۔

مسلمان جو مالگزار ہے از روے قانون ۱۸ سال تک نابالغ ہے۔ ولایت سے یہ مراد ہے کہ اوسکا قول دوسرے پر نافذ ہو۔ ولایت دو قسم ہے اصلی اور وصیت کی ولی دو قسم کا ہوتا ہے۔ ولی قریب جیسے باپ دادا اور اونکے وصی اور قایم مقام۔ ولی بعید واسطہ واران پدری انکی ولایت بابت تعلیم و نکاح ہوتی ہے۔ ولی قریب جائداد نابالغ کا نگران ہو سکتا ہے اور اوسکی عدم موجودگی مین ولی بعید نگرانی نہین کر سکتا۔ مان سات برس کی عمر تک لڑکون کی اور جوان ہونے تک لڑکیون کی مربی و نگران ہے۔ مان اگر دوسرا نکاح کر لے تو اختیار نگرانی جاتا رہتا ہے اور پھر جو وہ

Marfat.com

ہوجانیکی حالت مین وہی اختیار ہوجاتا ہے اور واسطہ داران پدری نہ ہون اور ماں بھی نہ ہو تو واسطہ داران مادری بھی صرف تعلیم و نکاح مین ولی سمجھے جاتے ہین۔

جو قرضہ ولی نے بحالت نابالغی بضرورت پرورش و تعلیم لیا ہو اوسکا نابالغ ذمہ دار ہے۔ مگر ولی کوئی ایسا کام نہین کرسکتا جس سے نابالغ کو کوئی فائدہ نہ ہو نہ جائداد غیر منقولہ فروخت کرسکتا ہے البتہ اگر دو چند قیمت ملتی ہو [1] یا پرورش نابالغ جائداد فروخت کرنے پر منحصر ہو [2] یا قرضہ متوفی بجز بیع ادا نہ ہوسکتا ہو۔ [3] یا تعمیل وصیت بجز بیع نہ ہوسکتی ہو۔ [4] یا مال جائداد اوسکے خرچ کو کافی نہ ہو یا کسی وجہ سے جائداد کے تلف ہونیکا اندیشہ ہو۔ تو اختیار ہے کہ جائداد فروخت کرے۔

چھٹا باب نکاح و مہر و طلاق وغیرہ کا بیان

پہلی فصل نکاح کا ذکر

نکاح ایسے معاہدہ کا نام ہے جو توالد و تناسل کی غرض سے عمل مین آئے اوس سے عورت زیر حکومت شوہر ہوجاتی ہے اور شوہر ذمہ دار مہر و نان نفقہ و مکان سکونت کا ہوجاتا ہے اور جانبین سے استحقاق وراثت قایم ہوتا ہے۔ نکاح کے واسطے گواہون کا ہونا بھی ضرور ہے مگر آزاد و عاقل بالغ اور مسلمان ہون۔ اور ایجاب و قبول سے نکاح منعقد ہوتا ہے۔ ایجاب و قبول ایک ہی جلسہ مین ہونا چاہیے اور خاوند و زوجہ کی پوری صراحت کیجاے کہ شبہ نہ رہے مرد و عورت دونو عاقل بالغ آزاد ہین تو خود اونکا ایجاب و قبول اور ذاتی واقفیت ایکدوسرے کے حال سے ضرور ہے ورنہ دونو کے ولیون کی رضامندی اور اونکا ایجاب و قبول شرط ہے

Marfat.com

اگر صرف عورت صغیرہ ہے تو اوسکے ولی کی رضامندی مرد کو حاصل کرنا چاہیئے۔ باندی غلام کا نکاح مالک کی رضامندی پر موقوف ہے۔ عورت بالغ اپنے کفو مین باختیار خود نکاح کر سکتی ہے۔ اگر بعد نکاح معلوم ہو کہ خاوند غیر کفو ہے تو عورت کے ولی عصبہ کو اختیار ہے کہ نکاح کو فسخ کر دے۔ اگر صغیر و صغیرہ کا نکاح سوا ماں باپ کے کسی اور ولی نے کر دیا تو اونکو بالغ ہونے کے وقت یا نکاح کا حال معلوم ہونے کے وقت اختیار فسخ حاصل ہے۔ بشرطیکہ اسقدر توقف نہ ہوا ہو کہ اونکی رضامندی سمجھی جاوے۔ واسطہ داران پدری نہ ہون تو واسطہ داران مادری کو اختیار عقد نابالغ حاصل ہے اگر وہ بھی نہ ہون تو حاکم ولی ہے۔ اگر مرد و عورت کا مدت تک بطور زن و شوہر رہنا ثابت ہو تو بغیر شہادت گواہان نکاح ہو جانا گمان کیا جاوے گا۔ موانع نکاح حسب ذیل ہین۔

(۱) قرابت محرمی یعنی جو رشتے خون اور نسب کے ہین وہ مانع نکاح ہین مثلاً یہ عورتین مرد پر حرام ہین۔ ماں۔ دادی۔ نانی (اوپر تک) بیٹی پوتی (نیچے تک) بہن بھانجی۔ (سگی سوتیلی) پھوپھی (سگی سوتیلی) باپ دادا کی منکوحہ۔ بیٹے پوتے کی منکوحہ خالہ۔ بھتیجی۔ (سگی سوتیلی) نکاح سے ہون یا زنا سے (۲) مصاہرت یعنی سسرالی رشتے مثلاً زوجہ کی ماں۔ نانی۔ دادی وغیرہ۔ مدخولہ کی لڑکیاں۔ اور بہو۔ زوجہ کی ماں مین اوس عورت کی ماں دادی نانی وغیرہ بھی داخل ہین جس عورت سے زنا کیا یا جس عورت کو (خواہ عورت نے) بہ نیت بد چھوا (۳) رضاعت یعنی دودھ پینے کی وجہ سے دودھ پلانے والی اور اوس کی لڑکیاں اور اوس کے رشتہ دار جو نسب کے مذکور ہوئے وہ سب مرد پر حرام ہین۔ مگر دودھ پلانے والی پر صرف یہ لڑکا اور اوسکی اولاد

Marfat.com

حرام ہے۔ (۴) اجتماع یعنی ایک عورت کے ہوتے مرد کو دوسری ایسی عورت حرام ہے کہ اگر ایک کو مرد فرض کیا جاے تو ایک دوسری پر حرام ہو مثلاً پہلی عورت کی بہن پہوپہی خالہ پس اگر ایک مرد ہو تو آپس مین بہن بہائی پہوپہی بہتیجے ماموں بہانجی ہون اور انکے باہم نکاح درست نہین۔ (۵) اختلاف دین یعنی عورت اگر مسلمان نہین ہے تو نکاح ناجائز ہے۔ البتہ نصرانیہ یہودیہ سے نکاح بکراہت تحریمی درست ہے۔ (۶) طلاق یعنی تین بار طلاق دیدی ہے تو نکاح نہین ہو سکتا۔ (۷) حق غیر کا تعلق ہونا یعنی غیر کی منکوحہ حرام ہے۔ (۸) عدت جو عورت عدت مین ہے اوس سے نکاح ناجائز ہے۔

نکاح موقت منع ہے اور متعہ بہی ناجائز ہے۔ نکاح موقت یعنی مدت معین کے واسطے نکاح کرنا اور متعہ یعنی یہہ کہکر عورت پر تصرف حاصل کرنا کہ مینے اسقدر مدت کے واسطے تجہسے متعہ کیا۔ فرق دونون مین یہہ ہے کہ متعہ مین لفظ متعہ کا کہا جاتا ہے اور مہر کی تعداد بہی کہول دیجاتی ہے اور گواہون کا ہونا شرط نہین۔ نکاح موقت اسکے خلاف ہے۔ نکاح کرنا اور یہہ کہنا کہ ایک مہینے بعد تجہے طلاق دونگا نکاح موقت نہین ہے کیونکہ اس شکل مین تعین مدت طلاق مین ہوئی نکاح مین نہین ہوئی۔

جسنے دودہ پلایا اوس کے سب قرابت دار لڑکے پر حرام ہوتے ہین مگر دودہ پلانے والی پر صرف وہ لڑکا اور اوسکی اولاد حرام ہے۔ بہائی بہن کی دودہ پلانے والی سے نکاح جائز ہے۔ دودہ شریک بہائی کی ماں سے جسکا دودہ اسنے نہین پیا نکاح جائز ہے۔ باپ کو لڑکا کی لڑکی کی رضاعی بہن سے نکاح جائز ہے۔ مرد کو ایک عورت کے ہوتے دوسری سے نکاح کرنا چار تک جائز ہے۔ شوہر کی جانب سے کل

Marfat.com

ازواج سے رعایت مساوی کا برتاؤ اور عورت کی جانب سے اطاعت شوہر لازم ہے
جو عورت زنا سے حاملہ ہو اوس سے نکاح درست ہے مگر تا وضع حمل پاس جانا نادرست ہے۔

دوسری فصل مہر کا ذکر

مہر نکاح کا ایک لازمہ ضروری ہے اور یہ وہ مال ہے جو بوجہ معاہدہ نکاح مرد پر واجب الادا ہوتا ہے۔ کم سے کم مقدار مہر کی دس درم ہیں جو برابر ہیں ڈیڑہ ماشہ کم تین روپیہ کے اگر روپیہ گیارہ ماشہ کا ہو۔ اگر اس مقدار سے کم مہر مقرر کیا جاتے تب بھی دس ہی درم لازم آئینگے۔ اور زیادتی کی حالت مین جو تعداد مقرر ہوئی ہو وہ واجب الادا ہے۔

مہر عموماً مشروط بتاخیر ہوتا ہے لیکن وہ بعد خلوت صحیحہ یا وفات احد الزوجین یا طلاق کے واجب الادا ہو جاتا ہے۔ اگر فوراً ادا کرنا مہر کا قرار پایا ہے تو اوسکو مہر معجل کہتے ہین اگر تشریح فوراً ادا کرنیکی نہین ہوئی تو مہر موجل ہے یہ عند الطلب ادا ہونا چاہیے۔

مہر کی اگر تعداد مقرر ہوگئی ہے تو مہر معین ہے اور اگر وقت نکاح کچھ تعداد مقرر نہین ہوئی ہے تو غیر معین ہے اس حالت مین مہر مثل دینا پڑیگا۔ مہر مثل اوس مہر کو کہتے ہین جو عورت کے باپ کے رشتہ کی برابر والی عورتون کا ہو۔ برابری عمر صورت مال عقل پرہیزگاری علم ادب خلق مین نکاح کے وقت کی دیکھی جائیگی مگر سب ہی باتون مین برابری ضرور نہین ہے۔ اور باپ کے کنبہ مین نہ ہو تو ماں کے کنبہ کی عورتون پر خیال کیا جائے گا۔

مہر مثل مندرجہ ذیل حالتون مین لازم آتا ہے (۱) وقت نکاح مہر مثل ٹھرا ہو (۲) وقت

Marfat.com

نکاح مہر کی کچھ تشریح نہ ہوئی ہو (۳) وقت نکاح یہہ قرار پایا ہو کہ مہر نہ دینگے۔ (۴) یہہ قرار پایا ہو کہ یہہ شخص اپنی بہن زوجہ کے بہائی کے عقد مین دیگا۔ یہہ شرط ناجایز ہے اور مہر مثل لازم ہوگا (۵) یہہ قرار پایا ہو کہ خاوند عورت کی ایک مدت معین تک خدمت کردے یہہ ناجائز ہے (۶) یہہ ٹہرا ہو کہ مرد عورت کو قران شریف پڑہادے (۷) مہر کے بدلے شراب خواہ سور کا دینا قرار پایا ہو یا اور کسی جانور کا دینا ٹہرا ہو (۸) نکاح فاسد ہوا ہو یعنی کوئی شرط نہ ادا ہوئی ہو (۹) باوجود مہر معین ہونیکے عورت مہر مثل پر راضی ہوگئی ہو۔ مہر معجل کی تعداد نہ مقرر ہوئی ہو تو ایک ثلث مہر معجل قرار پائے گا۔ عورت یا اوسکے وارث مہر کا دعوی بطور قرضہ کے کرسکتے ہین۔

اگر وقت نکاح یہہ تشریح نہ ہوئی ہو کہ مہر موجل ہے یا معجل تو کل موجل قرار پائیگا خاوند اگر بعوض مہر کوئی جائداد عورت کو دے تو اوسپر قبضہ کامل زوجہ کا ضرور نہین ہے۔

اگر مہر معجل مقرر ہوا ہے تو عورت کو اختیار ہے کہ جب تک خاوند ادا نہ کرلے اور جبتک ایک درم بہی باقی رہے وہ خاوند کے پاس نہ آے۔

داگر مہر زیادہ مقرر کیا گیا ہو تو عدالتون کو ضرور نہین کہ پوری رقم اوسکی دلاوین بلکہ بلحاظ حیثیت خاوند و قرضہ دیگر اشخاص دلایا جاوے۔ فیصلہ پریوی کونسل مندرجہ جلد ۲ صفحہ ۵۵ ویکلی رپورٹر مقدمہ ملکہ دو عالم نواب تاجدار بنام مرزا جہان قادر ۲۹ مارچ ۱۸۶۵ء

جس عورت کا مہر معین ہوا مگر نوبت خلوت صحیح یعنی تخلیہ اور ہم بستری کی نہ پہونچی تہی کہ طلاق یا موت سے جدائی واقع ہوئی تو جو مہر ٹہرا تہا اوسکا نصف دینا پڑیگا۔ اگر مہر معین تہا اور خلوت صحیح کا بہی اتفاق ہوا پہر جدائی ہوئی تو پورا مہر واجب ہوگا۔ اور اگر مہر معین نہوا تہا اور بعد خلوت صحیحہ کے مفارقت ہوئی مہر مثل لازم ہوگا۔ اور مہر معین نہ ہوا تہا اور

Marfat.com

ہمبستری یعنی خلوت صحیحہ بھی نہ ہوئی اور جدائی ہوگئی تو متعہ واجب ہے۔
متعہ مراد پوشاک سے ہے جسمین ایک کرتی ایک اوڑھنی ایک چادر سر سے پیر تک بس تین کپڑے ہوتے ہین۔

فصل سوم طلاق کا ذکر

شریعت مین الفاظ مخصوص سے عورت کی قید نکاح رفع کرنے کو طلاق کہتے ہین۔
مرد کو اختیار ہے کہ جب چاہے طلاق دیدے مگر طلاق بغیر ضرورت شدید نہ دینا چاہئے
طلاق ہر شخص عاقل بالغ کی اوسکی زوجہ پر واقع ہوسکتی ہے خواہ کسی کی زبردستی سے دی ہو یا ہنسی مین یا حماقت سے یا نشہ مین دی ہو۔ ہان نشہ کسی نے جبراً پلا یا ہو یا دردسر وغیرہ کی وجہ سے بیعقل ہوگیا ہو اور طلاق دی تو نہ واقع ہوگی۔ علی ہذالقیاس مجنون کی۔ لڑکے کی۔ پریشان عقل یعنی بدحواس آدمی کی مرض سرسام والے کی غشی والے کی طلاق واقع نہین ہوتی۔ گونگے کی طلاق اشارہ سے ہوجاتی ہے۔ جو مریض شدت مرض سے عاجز آگیا ہو قریب بہ ہلاکت ہو یا اور کسی وجہ سے اپنی زندگی سے مایوس ہو تو اوسکو طلاق دینا جائز نہین۔ طلاق کی تین قسمین ہین۔ ایک احسن یعنی اگر دے تو اسطرح پر دینا چاہیے کہ جب نہاکر پاک ہو مرد اوسکے پاس نہ جاوے اور اوسکو طلاق دیکر چھوڑ دے یہانتک کہ اوسکی عدت گزر جاوے۔ دوسری قسم حسن یعنی اسطرح بھی دینا جائز ہے کہ اگر عورت جوان ہے حیض آتا ہے اور ہمبستری ہنوز نہین ہوئی ہے اوسکو ایک طلاق دیجاوے خواہ بحالت حیض ہی کیون نہ ہو۔ اور اگر ہمبستری ہوچکی ہے اوسکو تین طہر مین جدا جدا طلاق دیجاوے اور اون طہر و نمین بلکہ اون طہرونسے پہلے حیض مین عورت کے پاس گیا ہو۔ اگر حیض نہین آتا یعنی زیادہ عمر والی یا صغیرہ ہے یا حاملہ اُس کو تین طلاقین ہر مہینے مین

Marfat.com

ایک طلاق دید یا کرے۔

تیسری قسم بدعی ہی یعنی ناجائز جس سے گنہگار ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ جدا جدا یا ایک ساتھ بحالت حیض یا نفاس یا ایک ہی طہر مین تین طلاقین دیجائین۔ اور اس طہر مین اُسکے پاس بہی گیا ہو۔

خلاصہ یہ کہ احسن اور حسن کے سوا جو طلاق ہو وہ قسم بدعی ہے۔ طلاق احسن ہو۔ یا حسن یا بدعی رجعی ہوتی ہے (یعنی اُس مین خاوند بغیر نکاح جدید عدت گزرنے سے پہلے رجوع کرسکتا ہی خواہ عورت یا اُسکے ولی راضی ہون یا نہون۔) یا بائن ہوتی ہی جسمین عورت خاوند سے بالکل چھوٹ جاتی ہے۔ مگر ایک یا دو طلاق دی ہین تو بغیر نکاح جدید خاوند پھر اُس عورت کے پاس نہین جاسکتا اور اگر تین طہر مین تین طلاقین دی ہین تو جب تک یہ عورت دوسرا خاوند نہ کرے اور وہ خاوند اُس کو اپنی مرضی سے نچھوڑدے یا مرنہ جاے تب تک یہ عورت اُسکو جائز نہین۔ اور طلاق تینون قسمون سے کسی قسم کی ہو۔ یا صریح ہوتی ہی یعنی ایسے لفظون مین طلاق دیجاے جنسے صراحتًہ طلاق سمجھی جاے اور وہ لفظ سوا طلاق کے اور معنی کے واسطے مستعمل نہین ہوتے جیسے کہے مینے تجھکو طلاق دی (اس حالت مین ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہی۔) اگرچہ طلاق دینے والے کی کچھ ہی نیت ہو اگر اِن الفاظ سے دو طلاقون کی نیت ہو تب بہی ایک رجعی ہوگی اور اگر تین طلاق کی نیت ہوگی تو تین طلاق واقع ہونگی۔ یا کنایہ کی ہوتی ہے یعنی اُس مین طلاق کے صریح لفظ نہون بلکہ ایسے ہون جنسے طلاق کا بھی احتمال ہوتا ہو اور دوسری معنی بھی نکلتے ہون مثلًا عورت سے کہا کہ تو اکیلی ہی یا تو اپنے گھر جا۔ اِسکے معنی یہ بہی ہوسنے ہین کہ تو اس وقت یہان

Marfat.com

اکیلی ہے اور اُسکو اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت دی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ طلاق ہو ایسے موقع پر نیت مرد کی دیکھی جاتی ہے۔ کنایات کی طلاق رجعی بھی ہوتی ہین اور بائن بھی۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد طلاق کو کسی شرط پر معلق کردیتا ہو اور یہ جائز ہے مثلاً یون کہے کہ اگر تو اس گھر سے باہر گئی تو طلاق ہو پس اگر وہ باہر چلی جائیگی تو طلاق واقع ہو جائیگی۔ اور اگر باہم عورت مرد کے نا اتفاقی ہو اور عورت مہر معاف کرکر یا اور مال دیکر خاوند کو راضی کرے کہ وہ اس سے دست بردار ہو جائے اور طلاق دیدے تو ہو سکتا ہو۔ اسکو خلع کہتے ہین خاوند کے الفاظ مین خلع کا ذکر ضرور ہو یعنی وہ کہے مین نے تجھسے خلع کیا اس کہنے سے ملکیت نکاح زایل ہو جائیگی اگر مرد نے طلاق باین نہین دی ہے تو عدت کے اندر خاوند رجعت بھی کرسکتا ہو عورت راضی ہو یا نہو مگر صاف کہدینا چاہیے کہ مین نے رجعت کی۔

چوتھی فصل عدت کا بیان

عدت شرع مین اُس انتظار کو کہتے ہین جو بعد ازالہ نکاح کے عورت کو لازم ہو یعنی جو مانع ہو دوسرے مرد کے پاس جانے سے اُسکے دور ہونے کا انتظار کرنا۔
پس جو عورت آزاد ہے اور اُس کو حیض آتا ہے اور اُسکو طلاق واقع ہوئی یا اور کسی وجہ سے اُس کا نکاح فسخ ہوا اُسکی عدت تین حیض ہین بعد طہارت کے اس مدت کے گزر جانے کے بعد اُس کو نکاح کرنیکا اختیار ہو۔
اور جس عورت کو حیض نہین آتا صغیرہ ہو یا زاید عمر کی (جس کو آنا بند ہو گیا ہو) یا جوان ہے مگر حیض ابھی آیا ہی نہین اُسکو تین مہینے ہین تیس تیس دن کے (اور عدت

اُس عورت پر واجب ہوگی جسکے ساتھہ خلوت صحیحہ ہوئی ہوگی) اور جس عورت کا خاوند مرگیا ہے اُسکی عدت چار مہینے وس دن ہین۔ خواہ خلوت صحیحہ ہوئی ہو یا نہوئی ہو۔ اور جس عورت کو حمل ہو اُسکی عدت وضع حمل تک ہی۔ اگر صغیرہ یا آئسہ نے تین مہینے عدت کے پورے کیے اور اب حیض آگیا تو عدت کا پھر سے شروع کرنا ضرور نہین ہے ہان اگر اندر تین ماہ کے حیض آے گا تو دوبارہ عدت بحساب حیض شروع ہوگی اگر مریض نے طلاق دی اور قبل انقضاے عدت مرگیا تو عورت ترکہ پائیگی۔ اور اگر اُس مرض سے اچھا ہوگیا اور ہنوز عدت باقی تھی کہ پھر بیمار ہوا اور اندر ہی عدت کے مرگیا تو عورت ترکہ کی مستحق نہین ہی۔

پانچوین فصل ایلاؤ ظہار و لعان کا ذکر

اگر مرد و عورت مین نااتفاقی ہو جاے یا اور کسی وجہ سے مرد قسم کہاے کہ مین تیرے پاس چار مہینے تک نہ جاؤنگا تو اسکو ایلاء کہتے ہین۔ پس چار مہینے کے اندر عورت سے ہم بستری کی تو کفارہ قسم کا لازم آویگا۔ (یعنی غلام آزاد کرنا۔ یا دس مسکین کہلانا یا تین روزہ رکھنا۔) اور اگر قسم پوری کی تو عورت کو ایک طلاق بائن واقع ہوگی آزاد عورت کا ایلاؤ چار مہینے سے کم کا نہین ہوتا۔ اور ایلا بھی صریح اور بالکنایہ دونو طرح سے ہوتا ہی۔

جو عورتین ہمیشہ کو حرام ہین اُنسے اپنی عورت کو تشبیہ دینا یا اُسکے کسی عضو کو اُنکی پیٹھ وغیرہ سے تشبیہ دینا اسکو ظہار کہتے ہین مثلاً یہ کہے کہ تو میرے نزدیک ایسی ہی جیسے مان کی پیٹھ یا تیری پیٹھ مثل میری بہن کی پیٹھ کے ہی یا تیرا آدہا بدن ایسا ہی

Marfat.com

جیسے میری پھوپھی کی بیٹی تو اگرچہ وہ عورت اس کہنے سے مرد کی ماں ۔ بہن ۔ پھوپھی نہین ہوگی لیکن اُس کو بغیر کفارہ دیے عورت کے پاس جانا منع ہی۔ کفارہ ظہار کا یہ ہے کہ یا متواتر دو ماہ روزہ رکھے یا ساٹھ مسکینون کو کھلاے یا غلام آزاد کرے اگر مرد نے عورت سے یہ کہا کہ تو میرے نزدیک مثل میری ماں کے ہی تو یہ الفاظ کنایہ ہین اگر ان سے طلاق مراد ہے تو طلاق واقع ہوگی اور ظہار مراد ہی تو ظہار ہوگا۔

اگر مرد عورت کو تہمت زنا لگاے تو چار گواہیاں قسم کے ساتھ اس بات کی کہ مین سچا ہون اور پانچوین اس طرح کی کہ خدا کی لعنت مجھپر اگر مین جھوٹا ہون گزرانے اور عورت صفائی مین چار گواہیان قسم کے ساتھ اس بات کی کہ مین سچی ہون اور پانچوین اس طرح کی کہ مجھ پر خدا کا غضب اگر مین جھوٹی ہون گزرانے اس قسمین کھانے سے مرد حد قذف سے بچتا ہی اور عورت کے ذمہ سے حد زنا ساقط ہوتی ہی اس کو لعان کہتے ہین ۔ لعان کے بعد مرد عورت مین جدائی ہو جاتی ہے یعنی طلاق بائن واقع ہوتی ہے مرد عورت کے پاس نہین جا سکتا اور عورت عدت گزرنے تک دوسرا نکاح نہین کر سکتی۔

فصل ششم عنین کا حکم

اگر خاوند نامرد ہو یعنی مجبوب ہو (مقطوع الذکر و الخصیتین) تو عورت سے فوراً جدائی کرا دی جاویگی اور اگر عنین ہو جو عورت کی ہم بستری پر قادر نہین ہو سکتا (بوجہ مرض یا بڑھاپے وغیرہ کے یا خصی (مقطوع الخصیتین) ہو) تو حاکم ایک برس قمری کی مہلت دے گا بعد ایک سال کے تفریق کرا دیجاویگی ہان اگر زوجہ پھر راضی ہوگئی تو بعد تفریق کے پھر نکاح کر دیا جایگا۔

Marfat.com

ساتوان باب نسب اور نفقہ کا بیان

فصل اول نسب کا ذکر

اقل مدت حمل چھ ماہ ہے اور اکثرت مدت حمل دو سال - جو شخص نکاح سے بعد چھ ماہ کے پیدا ہو وہ صحیح النسب ہی - جو شخص طلاق یا وفات شوہر کے دو برس کے اندر پیدا ہو وہ بھی صحیح النسب ہی -

طلاق رجعی کی مطلقہ کا لڑکا خواہ کتنے ہی برس بعد پیدا ہو صلب شوہر سے قرار دیا جاسکتا ہے مثلاً مرد نے طلاق رجعی دی اور عورت چند سال پاک رہی اور مرد نے اس عدت کے اندر رجوع کیا اور حمل رہا تو یہ لڑکا صحیح النسب ہی - مگر یہ اس شکل مین ہی کہ عورت نے اس عرصہ مین کسی وقت عدت گزر جانے کا اقرار نہ کیا ہو ورنہ بعد انقضاے عدت پھر دو سال کے اندر ہی پیدا ہونے سے نسب ثابت ہوگا -

اگر کوئی شخص کسیکو اپنا لڑکا اقرار دے اور کوئی قرینہ ایسا نہو جس سے یہ امر محال متصور ہو تو وہ بیٹا ہی سمجھا جاے گا بشرطیکہ وہ لڑکا معروف النسب نہو اور وہ اس شخص کے بیٹا ہونے سے انکار نہ کرتا ہو - زید ہندو عورت مسلمان سے ہم بستر ہوا اور لڑکا تولد ہوا پھر زید مسلمان ہوکر ہمیشہ اس کو اپنا لڑکا ظاہر کرتا رہا وہ لڑکا مستحق وراثت تھا (فیصلہ چیف کورٹ پنجاب نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۲ء)

فصل دوم نفقہ کا ذکر

شرع مین نفقہ کھانے - کپڑے اور رہنے کی جگہ کو کہتے ہین اور عرف عام مین

Marfat.com

نفقہ فقط کھانے کپڑے کو بولتے ہین - نفقہ واجب ہونے کے تین سبب ہین زوجیت
قرابت - ملکیت - پس زوجہ نکاحی کا نفقہ مرد پر واجب ہے بشرطیکہ نکاح صحیح ہو -
اگر وہ دوسرے کی معتدہ تھی اور نکاح ہوگیا تو نفقہ مرد پھیر سکتا ہے اسپر واجب نہ تھا -
اگر عورت (چھوٹی ہو یا بوڑھی) لایق گھر مین رہنے اور خدمت کرنے کے ہے اُس کا نفقہ
واجب ہے گو کسی سبب سے قابل معاشرت نہو - اگر عورت باجازت مرد اپنے باپ کے
گھر رہتی ہو اور مرد کو وہان اُسکے پاس اُٹھنا بیٹھنا تخلیہ ممکن ہو - یا وہ بسبب بیماری شدید
کے وہان سے اسکے گھر نہ آسکتی ہو تب بھی نفقہ واجب ہے - بحالت عدت زوجہ
مطلقہ وجدا شدہ کا بھی نفقہ (اگر اُس کا قصور نہو) مرد پر واجب ہے - البتہ موت کی عدت
مین عورت کا نفقہ مرد والوں یعنی اُسکے مال پر واجب نہین ہے صرف رہنے کو جگہ دینا
واجب ہے - اولاد صغیر کا نفقہ بھی تابلوغ باپ پر واجب ہے - اگر لڑکا لڑکی مالدار ہو تو
باپ پر اُس کا نفقہ واجب ہے - جوان لڑکا اگر مرض یا کسی وجہ سے اپنی پرورش سے عاجز
ہو اُس کا نفقہ بھی باپ پر واجب ہے - لڑکیون کا نفقہ نکاح ہونے تک باپ پر واجب
ہے - ماں باپ کا نفقہ بھی بیٹے پر واجب ہے - اگر دونو کا نفقہ نہ دیسکے تو ماں کا نہایت
ضرور ہے - اگر کسی کے باپ بھی ہو اور لڑکا بھی تو لڑکے کا نفقہ بحالت عدم استطاعت
مقدم ہے - محتاج نانا نانی کا بھی نفقہ واجب ہے اگر ماں مرگئی ہو - اور محتاج دادا دادی
کا نفقہ بھی واجب ہے اگر باپ مرگیا ہو - اگر محتاج ہون تو محرم لڑکی اور بچہ کا نفقہ
اور خالہ پھوپھی بہن - بھانجی بھتیجی کا نفقہ (اگرچہ جوان ہون مگر شادی نہوئی ہو)
واجب ہے - اُس قریب محرم کا نفقہ بھی واجب ہے جو جوان ہو مگر کسب معاش سے
عاجز ہو - جب شخص محتاج کے چند قسم کے سگے اور سوتیلے مالدار بھائی ہون اوسپر

Marfat.com

نفقہ دینا اور اُسکے گزر کے لیے اس قدر حصہ رسدی خرچ دینا ضرور ہے کہ جتنا وہ
اسکے مالدار ہونے کی حالت میں اس کے ترکہ سے پاتے مثلاً سگا بھائی کل کا مالک
ہوتا اور سوتیلا بھائی سدس پاتا تو سوتیلے بھائی پر اسکا نفقہ بقدر چھٹے حصہ کے واجب
اور باپ، دادا، بیٹا، پوتا۔ زوجہ کا نفقہ اگر وہ غیر مسلم ہوں تب بھی واجب ہے۔ اور
ماں، باپ اولاد صغیر زوجہ شخص غایب کا مال ناج کپڑے یعنی نان نفقہ کی جنس سے
ہو بلا اجازت لے سکتے ہیں بیچ سکتے ہیں اور تاوان نہیں آسکتا۔
اور باندی غلام کا نفقہ بھی آقا پر واجب ہے۔ (یہ قسم ہندوستان میں نہیں ہے۔)

باب شفعہ کا بیان

مشتری نے جس قیمت پر کوئی جایداد غیر منقولہ بایع سے خریدی ہو اوسی قیمت اصلی پر
شفیع کا اُس جایداد کو خریدکرنا۔ اسکو شفعہ کہتے ہیں اور لغت میں شفعہ کے معنی ملانے
کے ہیں گویا اس جایداد کو وہ شخص اپنی جایداد میں ملاتا ہے جو شخص اس جایداد کو
مشتری سے لیتا ہے اُسکو شفیع کہتے ہیں جسکے لغوی معنی ہیں ملانے والا۔
استحقاق شفعہ کوئی دوبارہ خریداری کا حق نہیں ہے صرف تبادلہ کا حق ہے جس سے
شفیع ایک امر قانونی کی وجہ سے جسکا بایع بھی پابند ہے بیع کی کل حقوق اور ذمہ داریوں
میں مشتری کا قایم مقام ہوتا ہے۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۷۵)
شفعہ بجز جایداد غیر منقولہ اور کسی شی میں نہیں ہو سکتا۔ بصورت پابندی شرایط
مندرجہ ذیل حق شفعہ پیدا ہوتا ہے۔
(۱) کوئی معاہدہ تبادلہ کا ہو یعنی بیع ہو یا مثل اُسکی کوئی اور معاملہ (۲) تبادلہ مال

کا مال سے ہو (۳) شے مبیعہ غیر منقولہ ہو (۴) بائع کی ملکیت منقطع ہو جاوے (اگر بائع یا مشتری کو کوئی اختیار دیا گیا ہو تو اُنکا اختیار زایل ہونے پر حق شفعہ پیدا ہوگا) ایک سُنی مسلمان نے جایداد غیر منقولہ جسکی مالیت سو سے زائد تھی فروخت کی اور مشتری کا قبضہ جایداد پر ہو گیا مگر بیعنامہ تحریر نہین ہوا ایسی صورت مین اگرچہ بیع قانونی طور پر واقع نہین ہوئی مگر چونکہ شرعاً بیع مکمل ہو گئی حق شفعہ پیدا ہو گیا۔ (انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۴)
جب بایع بیع کو تسلیم کرے تو گو مشتری خرید سے انکار کرے حق شفعہ پیدا ہو جاتا ہے (کتاب ہدایہ مولفہ ہملٹن صاحب مطبوعہ ۱۷۹۱ء صفحہ ۵۶۸ ومطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۵۵۰)
استحقاق شفعہ کا مابین اہل ہنود ایک معاہدہ یا رواج ہے جسکی نسبت کسی گروہ نے اقرار کیا ہو اور اگر کسی ہندو نے ایسے شخص ہندو کے ہاتھ جایداد غیر منقولہ فروخت کی جو اُس رواج کا پابند نہین ہے تو اُس جایداد کی بابت حق شفعہ قایم نہین ہو سکتا (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۹۱۶)-
چونکہ شفعہ کے واسطے بیع کا ہونا ضرور ہے اسلیے ہبہ وغیرہ مین شفیع نہین ہو سکتا (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۹۱۷)-
جایداد جو بعوض مہر غیر معین دی ہے اُسپر شفیع نہین ہو سکتا۔ البتہ اگر تعداد مہر معین ہوگی اور انتقال جایداد بعوض کل مہر یا کسیقدر جزو معینہ کے ہوگا تو حق شفعہ پیدا ہو سکتا ہے (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۵ و ۶۸ و ۶۹)-
بیع ناجائز مین شفعہ پیدا نہین ہوتا۔ ہبہ اور وصیت اور وراثت مین حق شفعہ نہین پہونچتا البتہ اگر ہبہ بالعوض ہو اور معاوضہ کی صراحت ہو گئی ہو تو حق شفعہ پیدا ہوتا ہے۔

Marfat.com

- بیع مشروط یا رہن پر حق شفعہ پیدا نہین ہوتا - (ویکلی رپوٹ جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ صیغہ نظائر دیوانی) جب تک کہ بیع نہ ہو کسی زمین کا محض پٹہ دینے پر اگرچہ پٹہ موروثی ہو حق شفعہ نہین پیدا ہوتا - (انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۸۴) ضرور ہے کہ جس جائداد کی روسے شفعہ کیا جاتا ہے اوسپر شفیع کی پوری ملکیت ہو پس مرتہن کو حق شفعہ کا نہین پہونچتا - یہہ بھی ضرور ہے کہ وقت نالش شفعہ شفیع اوس اپنی جائداد پر مالک و قابض ہو اگر بعد دائری اپیل وہ جائداد کسی مطالبہ مین نیلام ہوگئی تو کچھہ ہرج نہین (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۲) اگر نسبت جائداد مملوکہ شفیع بعد ڈگری شفعہ بدوران اپیل کسی عدالت سے حکم ہوا کہ اوسپر شفیع کا کوئی حق ملکیت نہین ہے تو ڈگری شفعہ بیکار و کالعدم ہو جائیگی - (ویکلی نوٹس صفحہ ۱۶۹ بابت ۱۸۸۴ء)

عمارت اور نخلستان مین اگر وہ بغیر زمین کے فروخت کئے جائین تو شفعہ کا حق نہین قایم ہوتا غرض حق شفعہ کی یہہ ہے کہ غیر شخص کو بطور حصہ جائداد مذکور کے مداخلت حاصل نہو - اشخاص مفصلہ ذیل شفعہ کا دعوی کرسکتے ہین - خلیط فی نفس المبیع خاص اوس جائداد کا شریک یعنی جو جائداد فروخت ہوئی ہے اوسمین پہلے سے جو شخص شریک اور حصہ دار ہے وہ شفعہ کا دعوی کرسکتا ہے - مگر مشتری بھی شریک اور حصہ دار ہوگا تو دوسرا شریک شرعاً شفعہ کا دعوی نہین کرسکتا (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۳) مذہب امامیہ مین حق شفعہ اوس صورت مین حاصل نہین ہوسکتا جبکہ جائداد دو سے زائد شرکا کی ہو (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۹)

خلیط فی حق المبیع یعنی حق جائداد مبیعہ مین جو شخص شریک ہو وہ دعوی شفعہ کرسکتا ہے

Marfat.com

جیسے پانی کے حق یا راہ کے حق کا شریک یعنی نہر یا کنوان یا گلی کوچہ مین تو شریک نہین ہے لیکن پانی لینے کا رستہ چلنے کا حق ہے وہ دعوی شفعہ کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ کنوان وغیرہ جس سے پانی لیا جاتا ہے (جو فروخت کیا گیا ہے) اور وہ گلی کوچہ خاص ہو شارع عام اور بڑی نہر مین حق شفعہ نہین پہونچتا۔ خلیط جار ملاصق یعنی شریک ہمسایہ جسکی دیوار سے دیوار ملی ہو اور اسکے مکان کا دروازہ دوسری طرف ہو وہ دعوی شفعہ کا کر سکتا ہے۔ اگر ایک شخص کی چھت کی کڑیان پٹیان دوسرے کی دیوار پر رکھی ہون تو وہ بھی شریک ہمسایہ تصور ہوگا نہ شریک حق بیع۔ جو ہمسایہ دیوار مین شریک ہو وہ اور ہمسایوں پر مقدم نہ ہوگا۔ شریک مقدم ہے ہمسایہ پر۔ مذہب امامیہ مین خلیط جار شفیع نہین ہوتا۔ جسوقت بیع کا حال معلوم ہو فوراً شفعہ طلب کرنا چاہیے۔ اگر بیع کا حال معلوم ہونے کے بعد مشتری کو سلام کیا تو شفعہ باطل ہو جائیگا کیونکہ اسکو سلام پر بھی مقدم کرنا چاہیے۔ اگر شروع خط یا نصف خط مین حال بیع لکھا ہے اور یہہ شخص سارا خط پڑھتا رہا فوراً شفعہ طلب نہ کیا شفعہ باطل ہوگیا۔ طلب شفعہ کے واسطے ضرور ہے کہ یہہ کہے کہ مین شفعہ کا طالب ہون یا اور ایسے الفاظ جنسے طلب شفعہ سمجھی جائے علم بیع کے بعد شفعہ طلب کرنے کو طلب مُواثبت کہتے ہین۔ مُواثبت کے لغوی معنی ہین کودنا اور اصطلاح فقہ مین مراد ہے جلدی اوٹھ بولنا کہ مین شفعہ کا طالب ہون ایک شخص نے خبر بیع سننے کے بعد ۲۴ گھنٹہ تک طلب شفعہ نہ کیا لہذا شفعہ باطل ہوگیا (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ا صفحہ ۲۸۳)۔ طلب شفعہ وقت رجسٹری دستاویز روبرو رجسٹرار کافی تعمیل شرع کی ہے (رپورٹ ہائیکورٹ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۸۴) خبر بیع سنکر قبل شفعہ طلب کرنے کے موقع متنازعہ پر گیا۔ یا روپیہ لینے گھر گیا شفعہ

Marfat.com

باطل ہوا (ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۵۹) وصی یا طفل صغیر کا باپ طلب شفعہ سے سکوت کرے تو شفعہ باطل ہوگا۔ شفعہ کے عوض کچہ مال لینا شفعہ کو باطل کرتا ہے اور مال لازم نہین آتا۔ اگر خبر بیع سنکر اسوجہ سے توقف ہوا کہ یہہ خبر صحیح ہے یا غلط تو حق شفعہ زائل نہین ہوا اور قانون کی روسے تھوڑا سا توقف واسطے غور کے عطا ہوا ہے (بنگال لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۴۴ ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۹) اگر جائداد بائع کے قبضہ مین ہو تو بائع پر ورنہ مشتری پر استشہاد کرے لغت مین استشہاد کے معنی ہین گواہی چاہنا اور اصطلاح شرع مین مراد ہے جلسہ عام مین یہہ بات کہے کہ (فلان شخص نے فلان مکان خرید کیا اور مین اوسکا شفیع ہون اور شفعہ طلب کرچکا ہون اور اب طلب کرتا ہون تم میرے گواہ رہو) اسکو طلب تقریر بھی کہتے ہین اور طلب استحقاق بھی بولتے ہین۔ اگر شفیع قادر ہو اور باوجود قدرت استشہاد بذریعہ تحریر یا بارسال قاصد کرے اور گواہ نکرے تو شفعہ باطل ہوگا۔ اور اگر شفیع قادر نہ ہو تو شفعہ باطل نہوگا۔ شفیع کو اختیار ہے کہ رسم استشہاد صرف بموجودگی مشتری بجالائے گو اوسکا قبضہ نہو (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۰)

اگر دعویدار شفعہ نے گواہون کے روبرو طلب مواثبت کی لیکن اوس وقت نہ تو وہ جائداد مبیعہ پر موجود تھا نہ بائع یا مشتری کے پاس۔ تو حق شفعہ نہین ہے (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۸)۔

طلب شفعہ سے پہلے شفیع کے مرجانے سے شفعہ باطل ہوجاتا ہے۔ جس زمین یا گھر کی وجہ سے شفعہ طلب کیا تھا اوسکو قبل حکم عدالت بیچڈالنے یا مسجد یا قبرستان یا وقف کردینے سے شفعہ باطل ہوتا ہے۔ اگر جائداد مبیعہ کو مشتری سے بطور

Marfat.com

خود خرید کیا یا کرایہ پر لیا شفعہ باطل ہوگیا - جسکو حق شفعہ پہونچتا ہے وہ خود مشتری کا متولی ہو جائے تو حق شفعہ زائل ہو جاتا ہے - اگر یہ بتا یا کہ مشتری زید ہے اور اوسکی خریداری تسلیم کی پھر ظاہر ہوا کہ مشتری بکر ہے تو اب شفعہ طلب کر سکتا ہے - اگر بتایا کہ نصف مکان فروخت ہوا ہے اور تسلیم کیا پھر معلوم ہوا کہ کل مکان فروخت ہوا ہے تو اب شفعہ طلب کر سکتا ہے - چاہیئے کہ اول دعوی شفعہ یا طلب مواثبت کرے پھر اثبات بذریعہ گواہان بائع یا مشتری کے پاس یا جایداد مبیعہ پر کرے جسکو استشہاد کہتے ہین (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۴۵) عدالت مین دعوی رجوع کرنے کو طلب خصومت یا طلب تملیک کہتے ہین اور شفعہ کا دعوی عدالت مین پیش کرنے کی میعاد امام محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے قول کے موافق ایک ماہ تک ہے - اور حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک کچھ میعاد نہین اور قانوناً شفعہ کے دعوی کی میعاد ایک سال ہے - دعوی شفعہ بابت ایک جزو جائداد مبیعہ نہین ہو سکتا (ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۱) شفعہ کا دعوی شرعاً اوس وقت پیش ہو سکتا ہے جب کہ جملہ مراتب شرعی کی تعمیل عمل مین آئی ہو - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۸۳) اگر کوئی خاص رواج متعلقہ شفعہ مخالف شرع نہ ہو تو مقدمہ لیے شرع محمدی متعلق ہوگی (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۱۳) ہندو بائع کے مقابل مین نالش بربنائے شرع نہین ہو سکتی (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۶۴) شفیع اور بائع مسلمان مشتری ہندو وغیرہ اور قوم ہو تو شرع محمدی متعلق کیجائیگی (انڈین لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۷۷۹) ایک شفیع کا دوسرے شفیع کو اپنا حق دینا ناجائز ہی مگر اوس سے حق اس شفیع کا زائل ہو جاسے گا - بلا لحاظ دیگر اشخاص وحصہ داروں کے کل

Marfat.com

جائداد مبیعہ کے شفعہ کی نالش دائر کیجائے عدالت کا کام یہہ تجویز کرنے کا ہے کہ
کونسی نالش سبز ہونی چاہیے یا کس کی کسقدر ڈگری ہونا چاہیے (انڈین لارپورٹ
الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۰۷ و ۳۷۵) اگر کسی حقیت کے حصہ دار نے ایک شریک اور ایک
شخص غیر کو اپنا حصہ فروخت کردیا تو مشتری حصہ دار حق شفعہ سے محروم ہوگیا اسوجہ
سے کہ ایک شخص غیر کو اوسنے اپنا شریک گردان لیا (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴
صفحہ ۲۵۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۴) جب چند اشخاص مالک اوس
جائداد کے ہوں جسکے ذریعہ سے حق شفعہ پیدا ہوا ہے اور وہ نالش شفعہ کی کریں
تو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ ہر شخص مساوی حق رکھتا ہے یہہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ بلحاظ اپنے
اپنے حصص کے دعویدار ہیں (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۰۷) ایک حصہ دار
بغیر شمول دیگر حصہ داروں کے دعوی شفعہ کرسکتا ہے (ہیلن دای جسٹ باب ۶ صفحہ ۱۹۴
مطبوعہ ۱۸۶۵ء) اگر شفیع قبل از بیع اپنا دعوی چھوڑدے پھر بھی بعد بیع دعوی کرسکتا
ہے - اگر شفیع اپنے استحقاق کی بنا پر بغیر کرنے نالش کے اس خیال سے کہ نزاع
نہ ہو مشتری سے باداے زرثمن خرید کرنے کا اقرار کرے تو یہہ نہیں کہا جاسکتا
کہ وہ بیع پر راضی ہوا اور اوس نے حق شفعہ سے دست برداری کی (انڈین لارپورٹ
الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۰) شفیع اگر نیک نیتی سے یہہ سمجھکر کہ قیمت مبیعہ زیادہ ظاہر کیگئی
ہے اوس قیمت پر جو بائع مشتری سے لینا ظاہر کرتا ہے لینے سے انکار کرے تو
حق شفعہ زائل نہیں ہوتا (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۳۶) شفیع قایم مقام
مشتری کے ہوتا ہے حیثیت خریدار نیلام اجراے ڈگری کی نہیں رکھتا لہذا مرتہن
کا حق ڈگری حق شفعہ ثابت ہوجانے سے جاتا نہیں رہتا اور وہ شفیع کو بیدخل کرسکتا ہے

Marfat.com

(انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۸۶۔)
شفیع کو اختیار ہے کہ شفعہ کا دعوی نکرے۔ اگر مشتری نے بعد خریداری مکان مین کوئی عمارت زیادہ کی یا درخت لگاے اور پھر وہ مکان شفیع کو ملا تو شفیع اُس زیادہ عمارت اور درختون کی قیمت علاوہ اصل قیمت مکان کے مشتری کو ادا کرے یا زیادہ عمارت اوتارنے اور درختون کے کاٹ لینے کے واسطے کہے۔ اگر مشتری نے مکان لیکر وقف کردیا۔ یا ہبہ کردیا پھر وہ مکان شفیع کو ملا تو وہ ان تصرفات کو دور کرسکتا ہی مگر مسجد یا قبرستان کردینے کی حالت مین شفیع تصرف نہین کرسکتا۔ اور اگر مشتری نے زمین پر کھیت بویا ہی تو وہ نہ اوکھیڑا جاے گا اسوا سطیکہ وہ چند روز کے لیے ہی بلکہ مشتری اُس کھیت کے رکھائی وغیرہ کی اُجرت دیگا۔ اور اگر مکان بعد خرید کرنے مشتری کے خود بخود خراب ہو گیا ہو یا درخت اوکھڑ گئے ہون تو شفیع کو پوری قیمت ادا کرنا پڑیگی۔ اور اگر مشتری نے مکان مین زیادہ عمارت بنائی یا کچھہ تعمیر کی اور پھر وہ مکان سوا بائع کے اور کسی شخص کی ملک نکلا تو مشتری کو صرف اصلی قیمت واپس دلاے جائیگی۔ اور اگر کچھہ عمارت قصداً مشتری نے ڈہادی ہے تو مشتری کو اُسکی قیمت مجرا دینا پڑیگی۔ اگر مکان مین یا زمین پر درخت ہین اور اُنین پھل لگے ہوے ہین تو شرعاً مشتری پھلون کی قیمت علاوہ قیمت اُس مکان یا زمین کے نہین طلب کرسکتا۔ اگر مکان یا زمین وغیرہ کو فروخت کیا اور کسی قدر جانب مکان شفیع نہ بیچا تو شفعہ نہ قایم ہوگا۔ (بوجہ عدم اتصال) اگر کل مکان فروخت کیا اور تھوڑا سا حصہ اُس مکان کا جو متصل مکان شفیع کے ہی مشتری کو ہبہ کردیا اور اُس نے قبضہ کیا تو شفعہ نہ قایم ہوگا۔ اگر اول کسی قدر حصہ مکان کا فروخت کیا اور بعد کو باقی سب مکان جو متصل مکان شفیع تھا وہ فروخت کیا تو اب اِس حصہ مین شفعہ قایم نہو گا اسوا سطیکہ یہ دوبارہ خریداری بحیثیت خلیط فی المبیع کے کی ہی اور شریک

Marfat.com

کا حق ہمسایہ پر مقدم ہی۔ اگر کسیقدر حصہ مکان کا کل مکان کی قیمت دیکر فروخت کیا صرف روپیہ دو روپیہ قیمت مین سے کم کر دئیے پھر باقی مکان روپیہ دو روپیہ مین فروخت کیا تو شفیع کو اُس پہلے حصہ مین شفعہ طلب کرنے کا اور اُسی قدر قیمت ادا کرنے کا اختیار ہی۔ اگر مکان مشتری نے بقیمت کثیر خرید کیا اور پھر اُس قیمت کے عوض ایک تہان کپڑے کا دیدیا تو شفیع کو نقد قیمت دینا پڑیگی۔ قیمت کا نہ معلوم ہونا شفعہ کا مانع ہی مثلاً مشتری نے مکان بعوض زمین اور ایک مٹھی پیسون کے مول لیا اور بایع نے وہ قیمت لیکر اُسی جلسہ مین پیسے کہین گما دئے یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ پیسے کس قدر تھے تو اب شفعہ نہین ہوسکتا اگر بایع ایک ہے اور مشتری چند تو شفیع کو ایک مشتری کا شفعہ لینا جایز ہے۔ اور اگر مشتری ایک ہی اور بایع چند تو شفیع یا سب مبیع لے یا سب چھوڑے۔ اگر منجملہ تین ہمسایون کے دو نے شفعہ کا دعوی کیا اور مکان اُنکو مساوی تقسیم کر دیا گیا پھر تیسرے ہمسایہ نے دعوی کیا تو بصورت ثبوت از سر نو تقسیم تین جگہ ہو کر تینون کو ملیگا —
باپ اگر طفل صغیر کے واسطے کوئی مکان وغیرہ خرید کرے تو اُسکا شفعہ باطل نہین ہوتا۔ اگر مکان فروخت ہوا اور شفیع اُس مکان کی مالکیت کا بھی دعویدار ہی تو یون کہے کہ یہ گھر میرا ہی اگر مجکو ملا تو بہتر ہے ورنہ مین شفعہ کا دعویدار ہون پس اگر اُسکی ملکیت ثابت ہوئی تو ٹھیک ہی ورنہ شفعہ کا دعوی کر سکتا ہی۔ اگر مشتری نے باغ خرید کیا اور اُسمین پھل آئے اور اُس نے کھائے پھر شفیع غایب حاضر آیا اور وہ باغ اسکو ملا تو دیکھا جائیگا کہ اگر مشتری کے قبضہ کے وقت پھل لگے ہوئے تھے تو شفیع قیمت پھلون کی کم کر کر دیگا ورنہ پوری قیمت مشتری کو دیگا۔

Marfat.com

حضرات

کیا عجب کہ اور بھی غلطیان رہگئی ہون میری کم استعدادی اور عجلت طبع سے جو کچھ نہ ہو تھوڑا ہے۔ درست کرلین اور معاف فرمائین۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۴	بیٹا پوتا	بیٹا پوتا۔ بیٹی پوتی
۶	۷	بیٹا پوتا (اور نیچے تک)	اولاد
۲۲	۱۱	دو ماہین	ایک مان ایک دادی
"	۱۲	ایک ایک مان کا ایک ایک مان کا	ایک مان کا ایک دادی کا
"	۱۵	ہر ایک مان کو	مان اور دادی کو
"	حاشیہ مسئلہ نمبر ۳	مان ۱/۶ مان ۱/۶	مان ۱/۶ دادی ۱/۶
"	حاشیہ مسئلہ نمبر ۴	مسئلہ ۶ عول ۱۴ مان ۱/۶ مان ۱/۶ دادی ۱/۶۔ ہ بیٹیان ۲/۳	مسئلہ ۶ عول ۱۴ مان ۱/۶ دادی ۱/۶ اخیافی بہن ۱/۶ ہ حقیقی بہنین ۲/۳

Marfat.com

حضرات

کیا عجب کہ اور بھی غلطیاں رہ گئی ہوں میری کم استعدادی اور عجلت طبع سے جو کچھ نہ ہو تھوڑا ہے۔ درست کر لیں اور معاف فرمائیں۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۴	بیٹا پوتا	بیٹا پوتا۔ بیٹی پوتی
۶	۷	بیٹا پوتا (اور نیچے تک)	اولاد
۲۲	۱۱	دو بہن	ایک ماں ایک دادی
〃	۱۲	ایک ایک ماں کا ایک ایک ماں کا	ایک ماں کا ایک دادی کا
〃	۱۵	ہر ایک ماں کو	ماں اور دادی کو
〃	حاشیہ مسئلہ نمبر ۳	ماں ١/٢ ماں ١/٢	ماں ١/٢ دادی ١/٢
〃	حاشیہ مسئلہ نمبر ۴	مسئلہ ٦ عول ۱۴ ماں ١/٢ ماں ١/٢ دادی ١/٢ ۔ ۴ بیٹیاں ٢/٣	مسئلہ ٦ عول ۱۴ ماں ١/٢ دادی ١/٢ اخیافی بہن ١/٢ ۲ حقیقی بہنیں ٢/٣

Marfat.com

اقرؤا القرآن بلحون العرب واصواتها

هزاران هزار شکر بدرگاه کارساز که دریں ایام میمنت فرجام

در سنه ۱۲[illegible] هجری ماه جمادی الثانی مطابق سنه [illegible] عیسوی

این رساله فیض عجاله عذیب المنابع کثیر المنافع مسمی

بمیزان حروف الهجا فی مشابهة الضاد والظاء

حسب فرمایش جناب مستطاب معلی القاب فخر الدوله

نواب مرزا علاؤالدین احمد خان صاحب بهادر رئیس لوهارو

از تصنیفات جامع کمالات قامع بدعات مولوی محمد امام الدین شرح الله صدره بنور الیقین

در مطبع بدر الدجی دهلی باهتمام خواجه قمر الدین خان طبع شد

Marfat.com